خرافاتِ مرزا حیرت دہلوی

کا جواب موسومہ بہ

حیرت کی حیرانی حصّہ اوّل و دوم

مؤلفہ

حضرت منشی عبدالعزیز صاحب رضؓ

کلرک دفتر سپرنٹنڈنگ انجنیئر نہر جمن غربی

ملنے کا پتہ

عبدالعظیم مالک احمدیہ بکڈپو قادیان دارالامان

قیمت سوا روپیہ

LANGLEY & SONS, LTD.
EUSTON PRESS, N.W.1

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین الصلوٰۃ علیٰ نبیہ الامین

انٹروڈکشن

کیا ہی خوش قسمت ہے وہ زمانہ جس مین کوئی سعید الفطرت کامل مصدق وجود ظاہر ہوا اور کیا ہی خوش نصیب ہین وہ اہل زمانہ جو ایسے نورانی وقت کو پائین اور اس سعید الفطرت انسان کی قدر کرین - ای ناظرین وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے ہمارے بزرگ آبا گذر گئے ہین اور جس کے شوق مین بیشمار روحین سفر آخرت کر چکی ہین اور اُن کو وہ مبارک وقت میسر نہ آسکا الحمد للہ وہ وقت اب ہم کو مل گیا ہی ہمین اس لئے یہی زیبا ہی کہ اس کی قدر کرین اور بے قدری کر کے اپنے تئین ان خرابیون اور مصیبتون مین گرفتار ہونے سے بچاوین جنمین ہمیشہ سے کفران نعمت کرنیوالے مبتلا ہوتے رہے ہین - ناظرین واقف ہونگے کہ عرصہ سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے رب جلیل کے القاء و اعلام سے یہ دعوے کیا ہی کہ حضرت مسیح اسرائیلی صاحب انجیل اپنے دوسرے بھائیون انبیاء علیہم السلام کی طرح فوت ہو چکے ہین اور کشمیر مین مدفون ہین اور وہ مین اصلاح خلق کیلئے بشارت الہیہ کی بنا پر مہدی و مسیح موعود ہو کر آیا ہون +

انہون نے ہر طرح سے اپنے ظہور و بروز کے ساتھ اپنے خادم اسلام اور غلام احمد ہونے کا حقیقی ثبوت زمانہ کو دیکر یہ ثابت کر دیا ہی کہ دراصل وہ اللہ کی طرف سے فیوض و برکات پاکر کافتہ الناس کو نور اسلام کی چمک دکھلانے آئے ہین آپکے آغاز ظہور پر پنجاب کے اکثر مساجد نشین علما نے اسے سنت اللہ کے موافق جو کسی مصلح کے ظہور کے وقت ہوا کرتے ہین مدت کی مانی ہوئی بات کی الفت کے سبب دنیا مین فوق العادت رستخیز پیدا کر دی ایک طرف تو حضرت مرزا صاحب کی تائید مین کتابین اور رسالے یکے بعد دیگرے شایع ہوئے دوسری طرف مخالفین و مدافعین نے بھی تحریراً و تقریراً اپنے پرانے عقاید کی حمایت مین ایڑی چوٹی کا زور لگانا شروع کیا۔ بعضون نے جو قوم مین شیخ الکل بنے بیٹھے تھے اپنی ہمہ دانی اور ہوائے نفسانی کی بنا پر تکفیر کے فتوے لکھے اور اس آسمانی نور کو اپنے منھ کی پھوکون سے بجھانا چاہا لیکن آلہی امداد انجام کار راست بازی کے ساتھ ہی سب یا تو ذلیل و خوار ہو کر بے نام و نشان ہو گئے یا جن کی قوت ایمانی ان کے مخالفانہ خیالات پر غالب آگئے انہون نے اپنے نور فطرت اور سلیم کونشینش کی بینائی سے اس نورانی چہرہ کے نور کو پہچان لیا جس کی پہچان سے دوزخ کی آنچ حرام ہو جاتی ہی اب ہوتے ہوتے وہ وقت آگیا ہی کہ تمام روکون کا کوڑا کرکٹ سامنے سے صاف ہو گیا اور حق طلب لوگ فوج در فوج اس روحانی اور پاک سلسلہ مین داخل ہونے لگے ہین - فالحمد للہ رب العالمین ✣

وہ آلہی فرمان جہان فرمایا گیا ہی افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لایستوون - یعنے کیا وہ جو مومن ہے فاسق سا ہو سکتا ہی نہین وہ ہرگز ہرگز برابر نہین - کیا ہی صادق ثابت ہوا ہی - اگرچہ خود حضرت اقدس اور بعض آپکے خدام نے ہر طرح سے حجت پوری کرکے

غافل اور مست قوم کو خوب جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر جگا دیا ہی لیکن جذبات اور جوش جوہر انسانی طبیعت مین مخمر کیئے گئے ہین ہمیشہ اپنے ہمجنس کی دوسری بات پر سر تسلیم جھکانے سے روکتے ہین ایام جاہلیت کو نظر انداز کر کے اگر عرب کے بعد کی تاریخ پر بھی نظر ڈالی جاوے تو اس سے پتہ لگتا ہی کہ بڑے بڑے حمیت والے منکر سرداران عرب اسوقت تک بھی جبکہ ہادی علیہ الصلواۃ والسلام کی فرحت بخش اور ہمدردانہ آوازین انکے کانون مین اچھی طرح سے پہونچ چکی تھین اس پر فخر کیئے جاتے تھے کہ ہم وہ لوگ ہین جو کسی کی بات مانا نہین کرتے درحقیقت یہ ایک بھید ہی جو حکیم حمید نے انسانی فطرت مین ودیعت کیا ہی غرض اس سے یہ ہی کہ یہ ہستی بہائم کی طرح صم بکم اور مقلد محض نہو بلکہ ایک کی بات دوسرے کی جدت پسند ایجادی طبیعت کے حق مین زبردست محرک ہو۔

اگر زمانہ کا یہی ردیہ ہوتا کہ ایک نے کہی اور دوسرے نے مانی تو یہ عجائبات سے بھرا ہوا عالم ایک سنسان ویرانہ ہوتا۔ لیکن اس قابل قدر فضیلت کو تعصب بے جا ضد معاندانہ اصرار فرضی مسلمات قومی کے پیچ خلاف حق نفسانیت نے اس کے محققانہ بلند مرتبہ سے گرا کر عامیانہ اخلاق کی پست اور ذلیل سطح پر اُتار دیا ہی اسے فرضی مسلمات قومی کے پیچ سے متاثر ہو کر یا یون کہو کہ اپنے خود ساختہ خیالات کی الفت اور اپنی ہمہ دانی کے گھمنڈ نے مرزا حیرت صاحب دہلوی کو بھی اُبھارا چنانچہ کرزن گزٹ جلد ۱۸ نمبر ۸ مورخہ ۸ اپریل ۱۹۰۴ء سے انہون نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلواۃ والسلام کی کامیابی کو دیکھکر اور حیرت زدہ ہو کر آپکے متعلق مسلسل آرٹیکلون کا ایک سلسلہ شروع کیا ہی۔ یہ انہون نے کوئی نئی بات نہین کی ہی بلکہ ان کے اخبار کے مطالعہ کرنے والون پر یہ امر روز روشن کیطرح واضح ہے کہ

اسم بامسمی حیرت صاحب نے اپنا یہ وطیرہ اختیار کیا ہوا ہی کہ جس کی مخالفت پر ایک حصہ
قوم اسلام کو وہ آمادہ دیکھتے ہین اس کی مخالفت پر چند ایک آرٹکل لکھ دیتے ہین۔
قطع نظر اس کے کہ ان آرٹکلون مین کسی اصول پر قایم ہون اور ان کو یہ علم ہو کہ مین
کہین حافظہ نباشد کا مصداق تو نہین ہون بعینہٖ ایک حیرت زدہ انسان کی طرح
واہی تباہی جو کچھ منھ مین آتا ہی کہتے چلے جاتے ہین۔ اس قسم کے آرٹکلون مین وہ مصلح
اور ہمدرد قوم اپنے آپ کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور بار بار قوم کو فرقہ
بندی کے خیال سے ہٹا کر ایک ملتؔ واحد بننے کی نصیحت کرتے ہین لیکن تعجبؔ ہی کہ یہ
موٹی سے موٹی بات بھی ان کی سمجھ مین نہین آتی کہ خواہ خود حیرت یا اور کوئی صاحب اس
موجودہ اختلاف کو مٹانے کی کوشش کریگا اور ان کو ایک امتؔ بنانا چاہے گا تو
ضرور ہی کہ ان سب کو ان کی غلطی پر متنبہ کرکے ان کے عیوب سے اطلاع دیوے
اور بذات خود اُن تمام عیوب سے مبرّا ہو ایسی حالت مین جس فرقہ کا عیب اسے بتلایا
جاوے گا ضرور ہی کہ اس فرقہ کے ایک کثیر حصہؔ کو برا لگے اور وہ اس ناصح مشفق کی مخالفت
پر آمادہ ہوکر خود حیرت صاحب کی طرح سے ہی آرٹکل وغیرہ لکھنے شروع کردیوین۔
غرضیکہ اصلاح بذات خود ایک ایسی شی ہے کہ جو اس کے جھنڈے کے نیچے آویگا وہ ضرور ہی
کہ دوسرے سے متمیز ہو جاوے تبھی تو اسے اصلاح یافتہ کہا جاوے گا۔ پس یہ
خیال کہ دنیا مین سے یا امتؔ محمدیہؔ مین سے فرقہ بندی کو ہٹا کر کل کو ایک امتؔ
واحد بنا دیا جاوے سوائے اس کے کہ اسے کسی جنون کا پیش خیمہ کہا جاوے
اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ حضرت! این خیال است و محال است و جنون +
اور چونکہ یہ ایک گمراہی اور ضلالت کی راہ ہی جس کی طرف اکثر مدعیان اصلاح

آجکل قوم کو بلا رہے ہین اس لئے کوئی کامیابی انکو حاصل نہین ہوئی اور اگر کسی نے کچھ حاصل کی بھی ہی حالانکہ ابھی انجام کی تو خبر نہین مگر تاہم وہ خدا کی سچی کتاب سے دور جا پڑے ہین جسکا نتیجہ دوسرے الفاظ مین انجام کار ناکامی ہی ہی +

حیرت صاحب اپنی سابقہ آرٹکلون پر جو کہ اسلام کے ہر فرقہ کے متعلق وہ لکھ چکے ہین نظر ڈالکر یہ بتلاوین کہ کل قوم اسلام کو اُمّت واحد بنانے کیلئے وہ اپنی مصدّقہ اور مقبولہ باتون سے کیا کچھ چھوڑنے کو تیار ہین یعنے اگر وہ اہل سنّت والجماعتہ ہین تو شیعون نیچریون - وہابیون - خارجیون - بابیون وغیرہ وغیرہ مین سے ہر ایک کے ساتھ اتفاق کرنے یا ایک دوسرے کا کرانے کیلئے مختلف فیہ عقیدون اور مسایل مین سے وہ خود کون کون سے چھوڑنے پر آمادہ ہین اور دوسرون سے چھڑانا چاہتے ہین جن سے فرقہ بندی اُٹھ جاوے اور قوم ایک اُمّت واحد ہو جاوے +

کیا حیرت صاحب قوم کا اتفاق اسی طرح کرا سکتے ہین کہ آج مولویون کی پگڑی اُتر رہی ہی تو کل نیچریون کی عیب شماری ہو رہی ہی پرسون وہابیون کو برا کہا جا رہا ہی - چوتھے شیعونکو کوسا جا رہا ہی اسی قسم کی تحریرون سے تو پبلک کو خود بخود دھوکہ لگ سکتا ہی کہ آیا خود حیرت صاحب کا بھی کوئی اپنا مذہب ہی یا نہین کیونکہ ان کی آرٹکلون سے یہ امر روز روشن کی طرح سے ظاہر ہے اور جیسا کہ ہم انشاءاللہ آیندہ چلکر دکھاوینگے کہ جن باتون کو وہ آج قوم کے لئے ضروری خیال کرتے ہین ابھی اسپر کچھ عرصہ نہین گذرتا ہی کہ ایک دوسرے فریق کی تردید کرنے کیلئے اُنہین باتون کی تائید کرنے لگ جاتے ہین ہان اس سے یہ نتیجہ ضرور نکلتا ہی کہ حیرت صاحب شاید اپنے تئین بذریعہ کرزن گزٹ ایک صلح کل یا مسلمان اللہ اللہ یا برہمن رام رام کے مشرب کا آدمی ثابت کرنا چاہتے ہین

کیونکہ جب وہ ایک فرقہ کی تردید سے اسے ناراض کرتے ہین تومعًا اس کی خوشنودگی مزاج کے لئے انکو اسکے مخالف فرقہ کی تردید اور سابقہ فرقہ کی تائید کی ضرورت پیش آتی ہی +

حیرت صاحب کی آرٹکل واقعی انسان کو حیرت مین ڈالتے ہین اور اس امر کا ثبوت دیتے ہین کہ وہ ایک حیرت زدہ قلب سے یا مغشوش دماغ سے نکلے ہوئے ہین۔ جنکو اطمینان سکینت تدبیر اور غور کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ اگرچہ ہمارا مذکورہ بالا ریمارک پبلک پر یہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہی کہ اس قسم کے مضامین جو حیرت صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلواۃ والسّلام کے متعلق لکھنے شروع کئے ہین کہان تک قابل وقعت ہوتے ہین لیکن چونکہ اندیشہ ہی کہ ان کی غلط فہمی سے کسی ساده لوح کو ٹھوکر لگے۔ اس لئے ہمین یہ ضروری معلوم ہوا کہ ان مضامین کا جواب ترکی بہ ترکی دیا جاوے۔ ممکن ہے کہ خود حیرت صاحب کے لئے بھی ایک سبق ہو اور اگرچہ وہ کامل طور پر اس سے مستفید نہون تاہم کچھ نہ کچھ پہلو اصلاح کا اپنے آیندہ مضامین مین اختیار کر سکین +

اس رسالہ کو جلدی شایع کرنے کے لئے بیشمار تقاضون کے خطوط میرے پاس آچکی ہین اس لئے مینے ارادہ کیا ہی کہ کل رسالہ کو ایکدفعہ ہی شایع کرنے کے بجائے تھوڑا تھوڑا مضمون مختلف نمبرون مین شایع کرون تاکہ منتظر شائقین کی بے چینی رفع ہوتی رہے +

حصہ اوّل مین مفصلہ ذیل مضامین لکھے گئے ہین +

اوّل مختصر طور پر ان تعلقات کا ذکر کیا ہی جو حضرت مسیح موعود علیہ السّلام اور

حیرت صاحب سے مجھکو رہے ہین ضمناً حضرت مسیح علیہ السّلام سے بیعت کرنے کی کیفیّت اور اس رسالہ کی ترتیب دینے کی وجہ بیان کی ہی ان تمہیدی بیانات کے بعد حیرت صاحب کے مختلف دعاوی پر بحث کی ہی جو انہون نے آج تک کیے ہین تاکہ اس ابتدائی حصّہ مین ناظرین کو حیرت صاحب سے پورے طور پر انٹروڈیوس کراکے یہ دکھایا جاوے کہ وہ کس پائے کے آدمی ہین جنہون نے رئیس المکفرین میان نذیر حسین صاحب متوفی کے بعد دہلی کی طرف سے اپنی تئین فدیہ دینا چاہا ہے + اس بحث مین اوّل ہین حیرت صاحب کی تحریرات نقل کر دونگا اور پھر انکے دعاوی کی اصلیّت اور حقیقت کے جانچنے کی کوشش کرونگا +

حصہ دوم مین حیرت صاحب کے تمام آرٹکلون کو جو دسمبر سنہ ۱۹۰۴ع کے آخیر تک شایع ہو چکی ہین مسلسل طور پر تاریخوار پیش نظر رکھکر ان کے اعتراضات اور نکتہ چینیونکا جواب دُونگا جو انہون نے حضرت اقدس کے مشن کے متعلق کیئے ہین اس مین جہانتک مجھ سے ہوسکے گا اسبات کے اہتمام کرنے کا میرا ارادہ ہے کہ کوئی چھوٹی سے چھوٹی نکتہ چینی بھی جو حیرت صاحب نے کی ہی بغیر جواب دیئے نہ چھوڑی جاوے -
حیرت صاحب نے اگرچہ اصلی امور کو چھوڑ کر جو مرزا صاحب کی دعاوی کی بنا ہو رہی تھین لاطائل اور غیر ضروری بحثونکو تختہ مشق بنایا ہی اس میدان مین خواہ کسی نیّت سے انہون نے قدم رکھا ہو بہر حال ان پر بلکہ تمام اہل دہلی پر حجت تمام ہونیکا یہ دوسرا موقعہ پیدا ہوا ہی - اس حصّہ کے آخیر مین شہزادہ امن یا مہدی کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کرونگا اور اس کے اظہار کی وجہ یہ ہی کہ کچھ عرصہ ہوا اس مضمون پر حیرت صاحب مسلسل طول طویل مضمون لکھ چکے ہین اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوے حیرت صاحب

کے اس طول طویل مضمون کو بھی مدِ نظر رکھونگا۔

نمبر۳ مین حیرت صاحب کے اُن آرٹکلو ن پر بحث کرون گا جو دسمبر ۱۹۰۴ء کے بعد یا ۱۹۰۵ء مین شایع ہونگے اس کے علاوہ حیرت صاحب کی مختلف کتب کے مضامین پر بھی بحث کرونگا۔

مین نے ان رسایل مین جابجا الزامی جوابات سے بھی کام لیا ہی اور ہماری اس طرز تحریر پر حیرت صاحب نے نکتہ چینیان کر کے حضرت اقدس کو بہت کچھ گالیان دی ہین اس لیے بعض مقامات پر الزامی جوابات دینے کی وجوہات بھی مینے بیان کر دی ہین اور دراصل اس قسم کے جوابات کی دو بڑی بھاری وجہ تھین جو یہ پہلو اختیار کرنے کا باعث ہوئین - اوّل یہ کہ میرے نزدیک یہ خیال ہی غلط ہی اور مین اسکے موافق نہین ہون کہ الزامی جواب ہر حالت مین مصنف کی کمزوری ثابت کرتا ہی اور اسلیے مینے بعض جگہ جواب دیتے ہوئے یہ ظاہر بھی کر دیا ہی کہ حیرت صاحب کی نکتہ چینی ہی خود اسی قسم کی تھی کہ ان مقامات پر صرف الزامی جواب ہی مناسب تھا جو ہٹ دھرم نکتہ چین کا منھ بند کر کے اسے شرمندہ کر سکتا تھا۔

وجہ دوم یہ ہی کہ ہمارے نکتہ چین صاحب کا بھی یہی رویہ ہی کہ وہ الزامی جواب بکثرت دیا کرتے ہین اور یہ بات اُن کی تحریرات کے پڑھنے سے ثابت ہو سکتی ہی نفس الامر مین الزامی جوابات اگر موقعہ او رمحل پر دیئے جاوین تو وہ کمزوری پر ہرگز دلالت نہین کرتے ہین بلکہ ان سے کمزوری اس حالت مین ثابت ہو سکتی ہین جب موقع اور محل پر نہون اور کسی نکتہ چینی کو جو نفس الامر مین کوئی بڑا الزام ہو الزامی جواب

کی آڑمیں ٹال دیا جاوے لیکن ایسی نکتہ چینی جو دراصل لغو الزام ہو اور نکتہ چین نے از راہ شوخی و شرارت اسکا نشانہ بنایا ہو اس موقعہ پر الزامی جواب ہی دراصل مناسب ہوا کرتا ہی اور بزرگان دین کی تصانیف میں اس قسم کے نظائر نصاریٰ شیعہ اور ہنود کے مقابلہ میں بکثرت ملتی ہیں +

علاوہ ازیں الزامی جواب خصوصیّت کے ساتھ اس حالت میں کمزوری پر دلالت کرتا ہی جب کہ مصنف خود اس قسم کے جوابات کو کمزوری کا باعث تسلیم بھی کرلے اور پھر اپنی اُسی تحریر میں الزامی جوابات دینے لگ جاوے اس حالت میں خصوصیت کے ساتھ اسکی کمزوری ثابت ہو سکتی ہی جیسا کہ حیرت صاحب نے سیرۃ الرسول کے صفحہ ۴۶ پر اسبات کا اقرار کیا ہی کہ ہم الزامی جواب پسند نہیں کرتے ہیں کیونکہ اسمیں ایک محقق کی کمزوری پائی جاتی ہی لیکن جب کہ ان کی اسی تصنیف کو اوّل سے آخیر تک پڑھا جاتا ہی تو معلوم ہوتا ہی کہ یہ کتاب الزامی جوابات سے بھری پڑی ہی اور بعض اوقات الزامی جوابات سے صفحہ کے صفحہ سیاہ کردیئے ہیں چنانچہ منجملہ بہت سے مقامات کے صفحات ۹۱ - ۹۳ - ۱۰۰ - اور ۱۷۳ پر طول طویل مضامین لکھ کر مختلف معاملات کی بابت الزامی جوابات دیئے ہیں چونکہ سردست اس بحث کو میں طول دینا نہیں چاہتا ہوں اور جو کچھ اوپر لکھا گیا ہی ایک سمجھ دار شخص کے سمجھانے کے واسطے وہ بالکل کافی ہے۔ اس لئے فی الحال حیرت صاحب کی تصانیف سے بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہی +

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہمارے تعلقات

حضرت اقدس نے اپنی دعاوی کی ابتدائی تحریک کے لئے دو مختصر رسائل فتح اسلام اور توضیح مرام شایع کئے تھے اس سے پہلے نہ کبھی مینے آنکا نام ہی سنا تھا اور نہ انکی کوئی کتاب یا اشتہار دیکھنے کا مجھکو موقع مل سکا تھا اس لئے کہ وہ میری طالب علمی کا زمانہ تھا جو مدرسے کی تعلیم مین گذر رہا تھا۔ جب یہ دونون رسایل مین دیکھ چکا میرے ایک بزرگ نے ان کے مضامین اور حضرت اقدس کی دعاوی کی بابت مجھ سے استفسار کیا۔ وہ قدیمی خیالات جنہون نے بچپن سے دل مین نشو و نما پایا تھا ان رسائل سے ان میں ذرا بھی جنبش نہ ہوئی تھی بلکہ کثرت سے اگر مگر اور چون وچرا کے خیالات پیدا ہو گئے تھے اس لئے مینے اسوقت ان کو یہ جواب دیکر ٹال دیا کہ ان رسائل مین نصیحت کی گئی ہے کہ تیسرا رسالہ ازالہ اوہام جو بہت تفصیل سے لکھا گیا ہی اور عنقریب شایع ہونے والا ہی جب تک اسے نہ دیکھ لیا جاوے اسوقت تک کوئی مخالفانہ رائے ظاہر نہ کی جائے اس لئے جب تک مین اسکو نہ پڑھ لوں کسی قسم کا قطعی خیال قائم کرنا یا ظاہر کرنا ہرگز زیبا نہیں ہے تاہم میرے دل مین

ایک عجیب گھبراہٹ سی پیدا ہوگئی تھی اور میں انہی معاملات کی بابت سوچتا رہتا تھا زیادہ سخت پریشانی جس بات نے کی تھی وہ میرے بعض احباب کی جلد بازی تھی جنہوں نے نہ ابھی مدعی کے بیانات پورے طور پر سُنے تھے اور نہ اقلاً تستعجلوا کا ہی خیال کیا تھا اور اس زمانہ کی ٹکسالی تہذیب کے موافق حضرت اقدس کے متعلق مکروہ اور سخت لعن طعن کے الفاظ کہنے شروع کر دیئے تھے ظاہری طور پر غور و خوض کرنے کے علاوہ ان ایام میں میں نے دعاؤں سے بہت کام لینا شروع کیا۔ نہایت ہی عاجزی اور زاری کے ساتھ اس معاملہ کی اصل حقیقت کے اظہار کے لئے مولے کریم سے میں برابر دعا کرتا رہا آخیر ایک شب میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک مسجد کے دروازہ پر کھڑا ہوں ایک طرف سے مرزا صاحب تشریف لائے آپ نے مسکرا کر (وہ کیا ہی دلربا مسکراہٹ تھی) فرمایا کہ میاں عبد العزیز آؤ ہم تمکو ایک تماشہ دکھاتے ہیں اسوقت میں نے دیکھا کہ ایک طرف سے ایک شخص جو نہایت ہی ہیبت ناک شکل کا بدصورت اور سیاہ فام تھا چلا آتا ہی مرزا صاحب نے اُسے دیکھکر آستینیں چڑھا لیں تب مجھے یہ ظاہر کیا گیا کہ یہ سیاہ فام شخص شیطان ہے مرزا صاحب نے اُسے اُٹھا کر دے مارا اور اس کی چھاتی پر سوار ہو گئے اسے اسقدر دبایا کہ وہ بالکل بے حس و حرکت ہو گیا تب آپ اُٹھے اور مجھے ایک کاغذ دیکر فرمایا کہ اسکو بہت اچھی طرح سے اپنے پاس رکھو تو اس شیطان کا تم پر کبھی کچھ اثر نہ ہوگا۔ یہ فرما کر آپ تشریف لے گئے آپ کے جانے کے بعد وہ شیطان اپنی جگہ سے اُٹھکر میری طرف آیا اور مجھ سے وہ کاغذ چھیننا چاہا۔ کاغذ کا ایک سرا میرے ہاتھ میں تھا

اور دوسرا اس کے ہاتھ مین - مین عجب کشمکش مین تھا کیونکہ مجھے نہ کاغذ چھوڑتے
بن آتا تھا اور پھٹ کر تلف ہونے کے خیال سے نہ مین اسکو کھینچنا چاہتا تھا -
یکایک مجھے یہ خیال آیا کہ اسمین لکھا کیا ہے جب اس کاغذ کی تحریر کو مینے دیکھا
تو اس میں سورۃ اخلاص لکھی تھی جو نہی مینے اسے پڑھنا شروع کیا وہ کاغذ اُسکے
ہاتھ سے چھُٹ گیا اور جہاں تک میری آواز جاتی تھی وہ مجھسے دُور ہوتا جاتا تھا
حتیٰ کہ وہ غائب ہوگیا تب میری آنکھ کھل گئی +
اس خواب نے مجھکو امید و بیم مین مبتلا کر دیا - جب اسپر غور کرتا تو کبھی اس سے انکی
صداقت کا خیال غالب ہوتا - اور کبھی اسکو معمولی بات خیال کرتا - اس وقت
تک مینے مرزا صاحب کو دیکھا نہ تھا - انھی ایام مین مجھے ایک سفر کا اتفاق
ہوا - لدھیانہ درمیان مین واقع تھا اور اسوقت مرزا صاحب لدھیانہ رونق افروز
تھے - اس لئے یہ مینے ارادہ کر لیا کہ رستے میں مرزا صاحب سے قدمبوسی حاصل
کر لوُن - جب لسے میں لُدھیانہ جا کر ملا انکا لباس حالت اور شکل و صورت بعینہ
اسی طرح دیکھی جو مذکورہ بالا خواب مین دیکھی تھی - چونکہ لوگون کی آمد و رفت
اسوقت کثرت سے تھی اور دن بھر مختلف طرح کی گفتگو ہوتی رہتی تھی - اسوجہ سے
میرے بہت سے شکوک اس جگہ رفع ہوئے لیکن ابھی تک مرزا صاحب کی
دعاوی کی بابت مجھکو بالکل اطمینان نہ ہوا تھا اور مین شب و روز مولے کریم
کی جناب مین گریہ زاری کیسا تھ اس معاملہ کے متعلق دعا کرتا رہا - اس اثنا مین
مینے بکثرت اس قسم کے خوابات دیکھے جو مرزا صاحب کی صداقت ظاہر کرتے تھے
مین اس جگہ ان مین سے صرف چند کا ذکر کرونگا اور باقی تمام کا ذکر اگر مناسب

سمجھا گیا تو تفصیل سے کسی اور موقع پر علیحدہ کیا جاوے گا۔ ان مین سے ایک

خواب

یہ ہی - مین ایک میدان مین بہت بلند چبوترہ پر ہون جس پر دو تخت نہایت خوشنما اور شاندار بچھے ہوئے ہین ایک پر حضور سرور کائنات رسول اللہ صلعم رونق افروز ہین اور دوسرے پر حضرت مرزا صاحب بیٹھے ہین اور یہ عاجز دست بستہ نیچی نگاہ کئے سامنے کھڑا ہی اس چبوترہ سے تھوڑے فاصلہ پر ایک سڑک تھی جس پر ایک اندھا لکڑی ہاتھ مین لئے چند اشعار پڑھتا چلا جاتا تھا۔ جن مین سے صرف ایک مجھکو یاد رہا اور وہ یہ ہے :۔

شعر۔ منوّر کن دلم را یا آلہی از کتاب اللہ۔ بفیض آن امام قادیانی عارف و آگاہ۔

اس کے علاوہ باقی اشعار کی بابت اتنا مجھکو خیال ہی کہ ان مین احمد کا نام کثرت سے آتا تھا اور تمام مضمون ان اشعار کا مرزا صاحب کے متعلق تھا جیسا کہ مذکورہ بالا شعر کا ہی۔ یہ مذکورہ بالا شعر تمام اور اشعار کے بعد مین اُسنے پڑھا تھا۔ اسوقت مرزا صاحب نے مجھے اندھے کی طرف متوجہ ہونے کے لئے اشارہ کیا۔ جب مینے اسکی طرف دیکھا معًا اسی وقت اندھے نے اس طرف جہان رسول مقبول صلعم اور مرزا صاحب تشریف رکھتے تھے رُخ کیا فوراً اس کی آنکھین منوّر ہو گیئن اسنے لکڑی ہاتھ سے پھینک دی اور آزادانہ رستہ چلنے لگ گیا اور میری آنکھ کھل گئی کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ شعر

دیدۂ اعمیٰ ہوئے روشن تیری تنویر سے۔ گوش کر کانِ جواہر بن گئے تحریر سے۔
جہانتک مجھے واقفیّت ہے اور جس قدر میری عقل و سمجھ رہنمائی کر سکتی ہی۔
مینے مرزا صاحب کی دعاوی کے متعلق تحقیقات بھی خوب طرح سے کی اور
مولے کریم کی جناب مین افشاء حال کے لئے برابر دعائین بھی کرتا رہا اور جب
دونوں طرح سے بالکل اطمینان ہوگیا اس وقت بیعت کی۔
اُس ابتدائی زمانہ سے اسوقت تک جس قدر اشتہارات یا رسائل وغیرہ شایع
ہوئے وہ برابر تقریبًا تمام دیکھتا رہا ہون موافقانہ ہی نہیں بلکہ مخالفانہ رسائل
اور اشتہارات بھی جہانتک مجھ سے ہوسکا نہایت ہی تلاش کے ساتھ
بہم پہونچا پہونچا کر مینے دیکھے اور نہایت غور اور خوض کیساتھ پڑھی ہین اور اسلئے کہ
ابتدا مین مینے تحقیقات اور غور و خوض سے بہت کام لیا تھا مولے کریم کا خاص
فضل ہوا کہ مرزا صاحب کے کسی معاملہ مین رتی برابر بھی وہم یا وسوسہ کبھی میرے
دل مین نہین آیا۔ تاہم بیعت کے بعد بھی برابر مین دُعاؤن مین لگا رہا ہُون
اور اس معاملہ اور دوسرے دینوی معاملات مین جو خوابات مینے وقتًا فوقتًا دیکھی
ہین تعداد مین کئی سو ہوتے ہین جن کو برابر مین لکھتا رہا ہُون اور جو تقریبًا تمام
سچے ثابت ہوئے ہین۔ ہر ایک شخص خیال کر سکتا ہی کہ جب دینوی معاملات
مین کسی شخص کے خوابات تمام یا بکثرت سچے ثابت ہوں تو دینی امور مین اسے
ان کی صداقت مین کس طرح سے شبہ ہوسکتا ہی ❊ دو تین خوابات کا مین اور
ذکر کرنا چاہتا ہُون ❊ جن مین سے ایک یہ ہے ❊

خواب

مینے دیکھا کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ایک ہاتھ مین تین سانپ لئے کھڑے ہین ان مین سے ایک سانپ نے کاٹنے کے واسطے میری طرف مُونھ اُٹھایا مینے ایک ہاتھ تلوار کا ایسا مارا جس سے وہ سانپ کٹ کر زمین پر گر گیا۔ اور میری انکھ کھُل گئی اسوقت تک مجھکو نہ مولوی صاحب کی مرزا صاحب سے مخالفت کی کچھ خبر تھی اور نہ ان کے کفر نامہ کا مجھکو علم تھا۔ لیکن اس خواب کے چند ہی روز بعد مولویصاحب کا فتوے تکفیر جو علیحدہ علیحدہ تین حصّون مین چھاپا گیا تھا۔ دیکھنے کا اتفاق ہوا جنکو دیکھ کر مجھے مذکورہ بالا خواب یاد آگیا اس کفر نامہ مین بعض ایسے مولویونکے دستخط تھے جنہیں مین بہت ہی وقعت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ اس لئے اس بات کا بہت خیال ہوا اور مین ایک ہفتہ تک برابر دعا کرتا رہا جو معمول کی نسبت نہایت ہی توجہ سے کی گئی تھی آخیر ایک ہفتہ کے بعد جمعہ کی شب مینے یہ

خواب

دیکھا کہ میں ایک سڑک پر چلا جا رہا ہوں جسکے داہنی طرف ایک قبرستان ہے اس کی دیوار بہت بلند ہے سامنے سے رسول صلعم کو تشریف لاتے دیکھ کر مینے السلام علیکم کہا آپنے صلعم وعلیکم السلام فرما کر دست مبارک میری طرف

کیا اور میرا ہاتھ دست مبارک مین لیکر فرمایا میرے ساتھ چلو مین حضور صلعم کے ساتھ ہولیا چلتے چلتے کہ قبرستان مین پہونچا تب مینے دیکھا کہ ایک قبر جو بلندی پر واقع ہی اور اسکے ساتھ ملا ہوا ایک چبوترہ بھی ہے جس پر ایک شخص جسیم بدصورت اور سیاہ فام پڑا ہوا ہے اس کی چھاتی پر ایک اور شخص سوار ہے وہ سیاہ فام شخص بالکل ادموا ہوگیا ہے۔ لیکن کبھی کبھی ہمت کرا ٹھنا چاہتا ہے تو وہ شخص جو اسکی چھاتی پر بیٹھا ہی زور سے دبا لیتا ہی جس سے اس سیاہ فام شخص کو بہت اذیت پہونچتی ہی اور چلاتا ہی تھوڑی دیر تک مین یہی حالت دیکھتا رہا اسوقت مجھے کہا گیا کہ مکفروں اور مکذبون کا یہہ حال ہی اسی وقت میری آنکھ کھل گئی۔ ان مذکورہ بالا خوابات کے علاوہ بھی اور بہت سے خواب دیکھے ہین کئی مرتبہ قادیان کو عالیشان باغ کی حالت مین کئی دفعہ عالیشان مسجد کی صورت مین دیکھا۔ فی الحال مذکورہ بالا خوابات جو لکھے گئے ہین وہی کافی ہین انسے زیادہ اور لکھنے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی۔ ہان یہ بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح الزمان علیہ السلام سے جب سے میرا تعلق ہوا ہے اسوقت سے اب تک مینے پانچ مرتبہ رسول اللہ صلعم کی زیارت کی ہی +

ان خوابات کے متعلق میرے ایک دوست نے چند اعتراضات کئے تھے اُن اعتراضات مین سے صرف ایک کا ذکر کرنا اس موقعہ پر مین مناسب سمجھتا ہُون تا ممکن ہی کسی اور کے دلمین بھی وہی وسوسہ گذرے تو وہ رفع ہو جاوے اور وہ اعتراض یہ تھا کہ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو خواب مین ایکدفعہ شیطان نے کہا تھا کہ ای عبد القادر تیری عبادتین قبول ہوئین اب جو کچھ دوسرے

حرام ہی تیرے پر حلال اور نماز سے بھی اب تجھے فراغت ہی جو چاہے کر۔ تب انہوں نے
اپنی قوت ایمانی سے فوراً کہا کہ ای شیطان دُور ہو وہ باتین میرے لئے کب روا ہوسکتی ہیں
جو نبی صلعم پر روا نہیں ہوئین تب شیطان مع اپنے سنہری تخت کے اُن کی آنکھوں کے
سامنے سے گم ہو گیا۔ سو جبکہ سیّد عبدالقادر جیلانی جیسے اہل اللہ اور مرد فرد
کی یہ حالت ہوچکی ہے تو کسی عامی آدمی کے خوابات کی بابت یہ کسطرح خیال کیا
جاسکتا ہی کہ وہ شیطانی وساوس سے مبرّا ہین۔ میرے دوست کا اعتراض
ختم ہوگیا۔ یہ اعتراض قلت تدبر کی وجہ سے تھا کیونکہ صحیح احادیث سے یہ معلوم
ہوتا ہی کہ حضور سرور کائنات صلعم کی صورت مبارک پر شیطان نہین بن سکتا
لیکن محض اس خیال سے کہ مبادا اس بارے مین مجھکو دھوکا ہوگیا ہو مینے کئی
دن تک نہایت توجہ سے دعائیں کین تو ایک شب یہ

خواب

دیکھا ایک بڑے پلنگ پر رسول صلعم بالکل سفید کپڑے زیب تن کئے ہوئے تشریف
رکھتے ہین، اور یہ عاجز سامنے دست بستہ کھڑا ہی اس وقت مجھے معاً اس مذکورہ بالا
اعتراض کا خیال آیا یہ خیال آتے ہی میرے ذہن مین حلیہ مبارک کے متعلق وہ
تمام عبارتین آگئین جو حکیم نورالدین صاحب نے اپنی لاجواب تصنیف فصل الخطاب
مین اور مصنف موید الاسلام وغیرہ نے لکھی ہین مینے ان تحریرات سے حلیہ
مبارک کے تطبیق کے اور بالکل اطمینان ہوگیا کہ وہ رسول صلعم ہی ہین اتنے مین
آنکھ کھل گئی۔ اسی صورت پر جو اس خواب مین دیکھی تھی مینے اگلے سابقہ خوابات

مین بھی حضور صلعم کو دیکھا تھا +
اب اگر مین یہ کہون تو بیجا نہین ہوگا کہ خود سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی اس نازک زمانہ مین میری دستگیری فرما کر اپنے سچے خادم امام وقت حجۃ اللہ ہادی مہدی مسیح موعود سلمہ الرحمٰن مرزا غلام احمد قادیانی کے قدمون تک مجھکو پہنچا دیا سے جانم فدائے تو کہ عجب کارسیکنی +
وہ جو محض ضد سے صداقتوں کو چھپانا اور آسمانی نور پر تھوکنا چاہتے ہین گو ہمارے ان مذکورہ بالا بیانات کو پڑھ کر اپنی بے سر و پا دلیلوں کو مایہ ناز بناوین ہمین انکی قوت ایمانی کا اُس سے پتہ لگ جاویگا۔ ہر ایک سلیم الفطرت سمجھ سکتا ہی کہ اگر مگر کی توہمات منطقی اور فلسفی یا عقلی اور نقلی دلایل ہرگز وجدانی اور کیفی دلائل سے بڑھکر دائمی اثر انسانی قومی پر نہین کر سکتے کیونکہ وجدان ایک بڑے ورا الورا سرچشمہ فطرت سے اخذ ہوتا ہی۔ جس کے مقابل مین بہت کم کو دم مارنے کی جگہ ملتی ہے گو حق کے دشمنون اور ضدی مخالفون کا کچھ علاج نہین۔
شعر مرد حق بین نہ تواند بجز حق را دیدن۔ باطل اندر نظر مردم باطل بین است۔
اسبات سے کوئی بھی انکار نہین کر سکتا ہی کہ آج ایک شخص ایک طرح کی دلیلونسے کسی بات کا قائل ہو جاتا ہی اور کل دوسری قسم کی دلیلون سے مغلوب ہو کر اپنے پہلے مانے ہوئے خیالات کو خیرباد کہہ بیٹھتا ہے ہم نہین سمجھ سکتے ہین کہ اس مشاہدہ کو جسکے صدہا نظارے رات دن ہمارے مشاہدہ میں آتے رہتے ہین کوئی جھٹلا سکے مولنا روم نے اسی لئے فرمایا ہی ؎ پائے استدلالیان چوبین بود۔ پائے چوبین سخت بے تمکین بود۔ اس بیان سے ناظرین خیال کر سکتے ہین کہ

محض اپنی عقل پر تکیہ اور بھروسہ کرنا یا کسی نفس پرست کی اندھی تقلید مین گرفتار ہوکر اپنی اوقات ضایع کرنا یا صرف دلایل کا پابند ہونا اور اسی پر کل دار و مدار رکھنا بغیر وجدان صحیح اور سلیم اپنا مکان ریت پر بنانا ہے +
خوابات کے متعلق جبکہ مخبر صادق نے صاف طور پر فرما دیا ہی کہ الرؤیا جزأ من ستة واربعین جزأ من النبوة یعنی رویاء صالحہ اجزاء نبوت مین سے چھیالیسوان جزو ہے اور دوسری جگہ فرمایا ہی یبقے من النبوة الا المبشرات یعنی نبوت مین سے بجز مبشرات اور کچھ باقی نہیں رہا تو پھر ان وجدانی دلایل سے کام نہ لینا اور ایسے ایسے اہم معاملات کی افشاء حقیقت کے لئے نہایت گریہ وزاری کے ساتھ آستانہ الٰہی پر نہ گرنا سخت درجہ بدنصیبی ہے مجھے قوی امید ہی اس لئے کہ میرا ذاتی تجربہ ہی کہ اگر کوئی بالکل حضوری قلب کے ساتھ مولے کریم سے اس قسم کے معاملات کی بابت افشاء حقیقت کا طالب ہوگا تو اس کو صداقت کی راہ ملیگی +
خوابات کے فلاسفی پر ہمارے پیر و مرشد سلمہ الرحمٰن نے براہین احمدیہ جلد ۴ حاشیہ در حاشیہ نمبر ا صفحہ ۲۴۸ تا ۲۵۸ مفصل بحث کی ہی جہان حضور مقدس نے مومن اور کفار و منکرین اسلام کے خوابات کا فرق نہایت وضاحت سے دکھایا ہی اور وعدہ ربانی لہم البشریٰ فی الحیواة الدنیا سے استدلال کر کے خواب کے فلاسفی کو بہت صفائی اور تحدی سے سمجھایا ہی اس موقعہ کو اچھی طرح سے پڑھنا چاہیئے کیونکہ اس سے زیادہ لکھنا ہماری قوت سے باہر ہے اور اس کو بعینہ اس جگہ نقل کرنے کی اس مختصر رسالہ مین گنجایش نہیں العاقل تکفیہ الاشارت +

سببِ تالیف رسالہ ہذا

خاکساریم وسخن از رہِ غربت گویم ✦ یعلم اللہ کہ بکس نیست غبارے مارا ✦
جبکہ خود حضرت اقدس مسیح علیہ السّلام اور آپ کے اکثر فاضل خدام اپنی مختلف تحریرات
کے ذریعہ ہر طرح سے حجت پوری کر چکے ہین آپ کی مشن کے متعلق مجھ جیسے کا قلم
اُٹھانا دراصل اپنی بساط سے بڑھکر دم مارنا اور چھوٹا مُنہ بڑی بات ہی ہے اسلئے کبھی بھی
ارادہ نہین ہوا کہ اس بارے مین کچھ لکھون اور پھر خصوصاً مستقل رسالہ کی صورت
مین اگرچہ کچھ عرصہ ہوا ایک دفعہ مینے یہہ خواب دیکھا تھا کہ حضرت اقدس نے مجھے
دُودھ پینے کے واسطے دیکر یہ فرمایا کہ منشی عبد العزیز صاحب آپ اپنے خوابات
وغیرہ کچھ لکھو۔ لیکن اس خواب کا جب کبھی مجھکو خیال آتا تھا مین حیران ہوا کرتا تھا
اور اپنی کم مائگی کا خیال کرکے سوچتا تھا کہ یا الٰہی اس خواب کی تصدیق کے لئے
اگر مین کچھ لکھون تو کیا لکھون - الحمد للہ کہ اس رسالہ سے اس خواب کی تصدیق ہوگئی
اب رہی یہ بات کہ جناب حیرت صاحب کے مضامین کی تردید مین میری قلم
اٹھانے کی کیا وجہ ہے اسکا سبب ظاہر کرنا بھی مین ضروری سمجھتا ہُون تاکہ یہ
معلوم ہوجاوے کہ کسی اور بھائی کو یہ سعادت حاصل کرنے کا حق نہ تھا ✦
مین اُوپر یہ تحریر کرچکا ہون کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق صرف یہ مذکورہ بالا خوابات
ہی نہین ہین جن کی بنا پر مینے اُن بزرگوار سے بعیت اختیار کی ہی بلکہ جہاں تک مجھ سے
ہوسکا ہے مینے اپنی سمجھ اور واقفیت کے موافق دوسرے پہلو بھی تحقیق کے

نہین چھوڑے ہین۔ منجملہ ان کے بہت بڑی بات یہ ہوتی ہی کہ کوئی شخص جو اپنے
تئین مصلح یا ریفارمر کہتا ہو اسکے اندرونی ذاتی حالات دیکھنے چاہئین کہ وہ کیسے
ہین اسکا اخلاق عادات اور علی حسب مراتب برتاؤ کس قسم کا ہی اس بارے مین بھی
حتی المقدور جہان تک ہو سکا مینے بہت کچھ تحقیقات کی ہی جسے اگر ممکن ہو سکا
تو معہ بعض نکتہ چینیون کے جواب کے جو چند کوتاہ اندیشون نے آپکی ذاتی حالت
پر کی ہین آیندہ ہدیہ ناظرین کرونگا۔ فی الحال صرف یہ ظاہر کرنا ہی کہ اس ابتدائی
زمانہ مین جب کہ مینے بیعت کی ہی کئی دفعہ ایک ایک مہینہ اور بعض اوقات
اس سے کچھ کم یا زیادہ حضرت اقدس کے آستانہ عالیہ پر قیام کرنے کا موقعہ ملا ہی
بسا اوقات طول طویل سفر بھی حضور علیہ السلام کے ہمرکاب ہو کر کئے ہین چنانچہ
ابتدا دعوے کے زمانہ کا وہ طول طویل سفر جس مین حضور علیہ السلام امرتسر۔
لاہور۔ سیالکوٹ۔ جالندھر اور کپورتھلہ وغیرہ تشریف لے گئے تھے۔ اور جو بہت
ہی عرصہ مین ختم ہوا تھا اس تمام سفر مین یہ نیازمند برابر خدمت عالی مین حاضر رہا
بعض اوقات مع اہل وعیال مہینون قادیان رہنے کا موقع ملا ہی جس سے تمام
اندرونی حالات کماحقہ معلوم ہوتے رہے۔ اس کے علاوہ اسوجہ سے کہ معظمہ مکرمہ
بیوی صاحبہ کا دہلی سے تعلق ہے جو اس نیازمند کا بھی وطن ہے اور جس مین
باوجود حالت ملازمت ابتک میرا قیام ہے اور عرصہ دراز تک اس عظیم الشان
مگر بدنصیب شہر مین کسی اور شخص کا تعلق حضرت اقدس سے نہ تھا مجھے خانگی
خدمات کی بجا آوری کا بھی بہت کچھ موقع ملتا رہا ہی مینے وہ زمانہ اچھی طرح سے
دیکھا ہی جب کہ قادیان مین ایک ایک مہینہ رہنے کی حالت مین کبھی ایک تنہا

بھی آتے ہوئے نہیں دیکھا اور کبھی اکادکا وہ بھی کسی قرب وجوار کے گاؤن کا
آگیا آگیا نہ آیا نہ آیا۔ پس جہان تک مولے کریم نے مجھے عقل و انصاف کا مادہ
عطا فرمایا ہی مین پورے اطمینان سے یہ کہ سکتا ہون کہ مینے حضرت اقدس کے
ذاتی حالات کو بہت غور اور توجہ سے دیکھا ہی پس آپکی بابت میرے بیانات
بہت ہی محققانہ ہونگے +

حیرت صاحب سے تعلقات

مرزا صاحب کے متعلقہ مذکورہ بالا حالات کے مقابلہ مین حیرت صاحب کے
ساتھ بھی میرے تعلقات بہت وسیع رہے ہین تقریباً بارہ برس کا عرصہ ہوا
جو حیرت صاحب سے ابتداءً ملاقات ہوئی تھی یہ تدریج آمدورفت سے تعلقات
بڑھتے گئے چنانچہ جب کرزن گزٹ کی بنیاد پڑی ہے اسوقت مجھے ان سے
خاص ہمدردی تھی اور اب تک برابر رہی ہی میرے اور ان کے دوست اور
بعض دشمن بھی اس سے اچھی طرح سے واقف ہین بلکہ اڈیٹر اخبار دار العلوم نے
جب حیرت صاحب کے مخالفانہ مضامین لکھنے شروع کئے ہین اس وقت
محض انہی تعلقات کی وجہ سے گاہ بگاہ مجھپر بھی نظر عنایت کی تھی جس کے
اس قسم کے پرچہ اب تک میرے پاس موجود ہین۔ جب کہ حیرت صاحب نے
مرزا صاحب کے مخالفانہ مضامین لکھنے شروع کئے اس وقت تک اُس
سابقہ محبت مین کسی قسم کا فرق نہین آیا تھا

ان مذکورہ بالا بیانات سے ہر ایک شخص یہ نتیجہ نکال سکتا ہی کہ جس قدر مجھکو طرفین کے حالات سے کماحقہ واقفیت ہی بہت کم ایسے ہون گے بلکہ مشکل سے کوئی ایسا ہوگا جسے طرفین کے حالات سے اس قدر پوری پوری واقفیت ہو +

پس جب مینے یہ دیکھا کہ جیرت صاحب حضرت اقدس کی مخالفت مین خواہ مخواہ انصاف کا خون کر رہے ہین تو محض قدیمی ہمدردی اور محبت* کے تقاضہ سے جو مجھے ان کے ساتھ برابر رہی ہے یہ ضروری سمجھا کہ ان کو ان کی غلطیون پر متنبہ کرون اور عملی طور پر راستباز کا ساتھ دیکر ان کے انصار مین شامل ہون خدا کے فضل سے مجھے یقین ہی کہ میری نیت کا ثمرہ مجھے ضرور ملیگا - و انما الاعمال بالنیات - اللھم وفقنی لما تحب و ترضی و انت حسبی و نعم الوکیل +

اس مذکورہ بالا غرض کے پورا کرنے کے لئے اخبار البدر مین مسلسل مضامین کا سلسلہ مینے شروع کیا تھا اور جب تک مولے کریم چاہیگا وہ جاری رہیگا - لیکن ان تحریرات کا اکثر حصہ بعض احباب اور خود حضرت اقدس کو سنایا گیا تو یہی صلاح پائی کہ اسکو رسالہ کی صورت مین شایع کیا جاوے -

دراصل اخبار کے مختصر کالم تفصیلی بحث کیواسطے بالکل ناکافی ثابت ہوئے ہین

* مبادا اس موقعہ پر کسی ناسمجھ کے دل مین یہ خیال پیدا ہو کہ حضرت اقدس کی محبت کے غلبہ کی وجہ سے مینے یہ سلسلہ شروع کیا ہے تو مین اس وہم کا ازالہ خود جیرت صاحب کے ہی مسلمات سے کر دینا چاہتا ہون جیرت صاحب اپنی مصنفہ کتاب سیرۃ الرسول کے صفحات ۱۵ اور ۲۰ پر میور کی اسی قسم کی نکتہ چینی کے جواب مین جو

اسی وجہ سے بعض نکتہ چینیون کے جوابات کو حد سے زیادہ مختصر کرنا پڑا تھا
جن کی اِن رسائل کے سلسلہ مین انشاء اللہ تکمیل کر دیجاویگی +

بقیہ حاشیہ صفحہ سابق - اسنے صحابہ کی بابت کی تھی کہ وہ رسول صلعم کے عشق و محبت مین
اندھے ہوگئے تھے لکھا ہی کہ دو یہ محض غلط اور بے دلیل دعویٰ ہی کہ کسی کی غیر معمولی محبت عیب و
ثواب دیکھنے سے قاصر کردیتی ہے - محبّت کی دو قسمین ہوتی ہیں ایک تو وہ محبت جو کسی
دنیوی غرض سے تعلق رکھتی ہو - یہ محبّت بیشک اندھا بنادیتی ہی اور کسی کام کا نہین رکھتی -
دوسری محبّت دینی تعلق سے ہوتی ہے اس محبّت مین انسان کا ضمیر روشن رہتا ہی انسان
کی قوت مدرکہ اپنا کام کرتی رہتی ہے حواس خمسہ مین کچھ فرق نہین آتا تحقیق کی طرف طبیعت
دوڑتی ہے اور احتیاط کی عادت اس قدر پڑجاتی ہے کہ اپنی بے انتہا عرق ریزی اور
تحقیق پر بھی بھروسہ نہین ہوتا اور ہر وقت انسان خائف رہتا ہی ......
ہم روزمرہ آنکھون سے دیکھ رہے ہین کہ اس عشق کے متوالے جن کی نسبت مولٰنا
رُوم نے یہ لکھا ہی

این نہ عشق است اینکہ در مردم بود - این فساد از خوردن گندم بود +

اندھے ہوتے ہین اور اپنے اندھے پن مین ذلیل و نامراد رہتے ہین مگر وہ لوگ جنکی محبّت مین
پاکبازی صداقت اور صفائی ہو - اسمین نہ اندھا پن ہوتا ہی اور نہ غلاظت وہ عشق سخت
محتاط بنادیتا ہی اور جب محتاط ہوگئے تو پھر تحقیق حالات مقدم ہی" پس اس بحث سے معلوم ہوسکتا
ہی کہ ہمارا یہ سلسلہ تحریر طرفین کی سچی محبّت کے تقاضہ سے شروع ہوا ہی ورنہ کوئی نہین بتاسکتا
کہ طرفین سے ہمارا کسی دنیوی غرض کے لئے کبھی تعلق ہوا ہو +

حیرت صاحب کی مخالفت کے دو حصّے

موجودہ سلسلہ مضامین جو حیرت صاحب نے مرزا صاحب کے متعلق اخبار کرزن گزٹ مین جاری کیا ہی اس کی بابت حیرت صاحب کا یہ بیان ہی کہ انہون نے مرزا صاحب کی سچی محبّت اور ہمدردی کے بنہ پر یہ سلسلہ شروع کیا ہی چنانچہ ۲۳ اپریل سنہ ۱۹۰۴ کے گزٹ مین وہ لکھتے ہین کہ "محض اسوجہ سے کہ مرزا صاحب کی محنت رایگان جا رہی ہی ہمین انکے ساتھ دلی ہمدردی ہی اور اسی ہمدردی کی وجہ سے ہم ایک عرصہ تک خاموش نہ رہ سکے۔ اور آخر یہ مبارک سلسلہ جس سے مرزا صاحب بہت کچھ فائدہ اٹھا سکتے ہین محض انہی کی خاطر شروع کردیا" اس کے بعد اور کئی مقامات پر بھی یہی ظاہر کیا ہی چنانچہ یکم مئی کے پرچہ مین لکھتے ہین کہ "دو ایک غیر طرفدار اور سچے ہمدرد کی ضرورت ہی جو مرزا صاحب کو انکی اغلاط پر متوجہ کرے ہمین مرزا صاحب سے خاص ہمدردی ہی اسلئے ہم نے یہ کام اپنے ذمہ لیا ہی اور ہم خیال کرتے ہین کہ اگر ہماری سو نصیحتون مین سے صرف دو تین پر بھی عمل کرلیا تو یقیناً ان کی حالت بہت درست ہو جاویگی"۔

گویا ان موجودہ مضامین مطبوعہ کرزن گزٹ کے ذریعے سے حیرت صاحب بطور ہمدرد اور نصیحت باز کے ظاہر ہوئے ہین لیکن اس سے کچھ عرصہ پہلے انہون نے بالکل

نئے رنگ کا بہروپ بھرا تھا اور اپنے الہامات یا تخیلات کی ہدایت کے موافق بہ حیثیت مسیح معہود مرزا صاحب کے بالمقابل کھڑے ہوئے تھے اسلیئے یہ مناسب معلوم ہوا کہ ان کے سابقہ اور موجودہ مضامین اور نکتہ چینیون کو دو حصّون مین تقسیم کر کے اس رسالہ کے حصہ اوّل مین انکے سابقہ مضامین پر بحث کی جاوے اور دوسرے حصّہ مین انکی دلی اور سچی ہمدردی کو جانچ کر نصیحت بازی کی اصل حقیقت کا کھوج لگایا جاوے تاکہ حیرتی سوانح کا ابتدائی اور آخیر تمام تاریک حصہ جو حضرت اقدس کے بالمقابل گذرا ہی پبلک کے سامنے پیش کر کے اس کا حسن و قبح ظاہر کر دیا جاوے اور تمام ناظرین طرفین کے بیانات پڑھ کر اصل حقیقت سے آگاہ ہو جاوین اور آزادانہ رائے قائم کرنے کا موقع پا سکین۔ پس اب مین اس رسالہ کے اصل مضمون کو حیرت صاحب کے اس دعوے سے جو انہون نے ۹۱ء مین حضرت اقدس کے بالمقابل کیا تھا شروع کرتا ہون

حیرت صاحب کے دعاوی کی حقیقت

۲۸ ستمبر سنہ ۱۸۹۱ء مین جب حضرت اقدس دہلی تشریف لائے تھے اُسوقت منجملہ اور لوگون کے مفتریانہ اشتہارات کے حیرت صاحب نے بھی ایک اشتہار* شایع کیا تھا۔ جسکی نقل ناظرین حاشیہ پر ملاحظہ فرماوینگے اوسکا خلاصہ یہہ ہی

حیرت صاحب کے پے درپے اُلہام ربّانی نے اُنہین یہ تعلیم دی ہی۔ کہ سچّے مسیح معہود ہونے کے مدعی بینن اور احادیث سے وہی استنباط کرین جو انکا الہام سکہاتا ہی اون کا الہام اون تمام نشانیون اور خبرون کا اُنہین مرجع ٹھہراتا ہی جو مسیح معہود کی نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہین اسلیئے اونہونے الہامی ہدایت کے موافق یہ ظاہر کیا ہی کہ مرزا غلام احمد جو مسیحت کے مدعی ہین وہ جھوٹے اور اُن کی ہزار پشتین جھوٹی ہین اور وہ دجال ہین (نعوذ باللہ نقل کفر کفر نباشد) قرآن شریف کے ایک ایک ۔ نقطے سے حیرت صاحب الہامی تعلیم کے موافق اپنے مسیح معہود ہونے کے دلایل استخراج کرین گے ؛۔

حاشیہ* مسلمانو ذرا انصاف سے کہنا خدا لگتی۔ مین مسلمان ہون میرا انہی مقدس ہدایات پر ایمان ہی کہ جن کی قرآن شریف اور احادیث نبویہ مظہر و شاہد ہین میرا فرض ہی کہ مین ان پاک اور اطہر احادیث

بقیہ حاشیہ نبوی کے نتائج خیز مطالب سے وہی استنباط کرون کہ جو میرا الہام مجکو سکھاتا ہی لپے درپے کے الہام ربانی نے مجھے یہ تعلیم کی ہی کہ مین سچے مسیح معہود ہونیکا مدعی ہون۔ وہ نشانیان اور خبرین جو ہمارے سچے برحق آخرزمان نبی صلعم نے مسیح معہود کی نسبت ارشاد فرمائی ہین ان کل صفات لاثانی کا الہام مجھے مرجع ٹھیراتا ہی مین تین برس سے خاموش تھا ہان صرف الہامی ہدایت کے بموجب مین اودھ اخبار روزانہ مین ان فرائض کو قیمتی مضامین مین ادا کرتا رہا کہ جو ایک مسیح معہود ہونے کے لیے خاص ہی مگر مینے دیکھا کہ ایک شخص مرزا غلام احمد نامی یہ دعوے کر بیٹھا ہی اس لئے مجھے الہامی طور پر ہدایت ہوئی ہی کہ مین مسلمانون پر اس امر کو روشن کرون کہ سوائے میرے اگر اور کوئی مسیح معہود ہونے کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور اسکی سترا رشتین جھوٹی۔ کیونکہ تمام احادیث اس کی شاہد ہین کہ دجال پیدا ہونیکے بعد مسیح معہود کا ظہور ہوگا چنانچہ وہی ہوا دجال پیدا ہوا اور مسیح معہود بھی انکے پیچھے پیچھے موجود ہین۔ مجھے الہام نے تعلیم کی ہی کہ مین قرآن شریف کے ایک ایک لفظ سے جو بقول محی الدین عربی کجملہ واحدۃ ہی اپنے مسیح معہود ہونیکے مسلمہ دلایل مستخرج کرون۔ اگر مسیح کاذب کا دل چاہے تحریری یا تقریری جہاں چاہے سچے مسیح معہود سے ہر امر مین مباحثہ کر سکتے ہین پولیس کے انتظام کا خرچہ سچا مسیح نہین اٹھا سکتا ہان صادق اور کاذب مین نصف نصف خرچہ کا معاملہ ہو سکتا ہی کل ایک زبردست مجھے الہام ہوا جس سے مین کانپ گیا اور وہ الہام یہ تھا کہ مسیح کاذب سے کہدے کہ وہ چلا جاوے شہر دہلی سے جہانسے آیا ہی وہان ورنہ اُٹھائے گا دقتین شدید اور پڑ جائے گا مختلف مصائب مین فقط بر رسولان بلاغ باشد و بس۔ راقم سچا مسلمان اور برحق مسیح معہود مرزا حیرت دہلوی

در مطبع جیون پرکاش دہلی باہتمام احمد علی بیگ چھپا

حیرت صاحب نے پے درپے الہامات کی جنہون نے اونکو مسیح معہود بننے کی تعلیم دی تھی
کیا کچھ قدر کی - اس پر مین آگے چلکر بحث کرونگا فی الحال یہ دیکھنا چاہتا ہون کہ حیرت
صاحب کے نزدیک الہام چیز کیا ہی اور اسکی وقعت کیا ہی - اس بارہ مین انہون نے
مقدمہ تفسیر القرآن مین تفصیل سے بحث کر کے صفحہ ۱۳۴ پر یہہ نتیجہ نکالا ہی کہ ،، ہم الہام
کو تخیل کی بلند پروازی سمجھتے ہین ،، پھر طویل بحث کے بعد آخری فیصلہ صفحہ ۱۳۸ پر یہ
تحریر فرمایا ہی کہ ،، الہام کی بابت جو کچھ ہمین لکھنا ہی وہ لکھ چکے اور جو کچھ ہمارا خیال
تھا ظاہر کر چکے صرف اتنا بیان کرنا اور باقی رہ گیا ہی کہ یہودیون اور عیسائیون مین
سب سے زیادہ الہام کا چرچا ہوا ہی اون کی دیکھا دیکھی صوفیون نے بھی الہام
کو اپنے ہان رواج دے لیا - خود حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
محمود مین کسی صحابی کو الہام نہین ہوا کوئی معتبر شہادت نہین ملی کہ کسی صحابی نے اپنے
الہام کی بابت کچھ عرض کیا ہو نہ چار خلفاء* راشدین کے زمانہ مین کوئی صاحب
الہام تھا ،، اب یہہ بات غور طلب ہی کہ حیرت صاحب کے وہ الہامات جن کو انہونے
ربانی الہامات لکھکر اونکی ہدایت یا تعلیم کے موافق مسیح معہود بننے کی ٹھانی تھی اگر انکی
حیرت صاحب کے عقیدہ کے موافق درصل یہی اصلیت تھی کہ وہ محض تخیلات تھے

---

*حاشیہ یہ بہت بڑا افترا ہے کہ خلفاء راشدین کے عہد مین کوئی صاحب الہام نہ تھا -
حیرت صاحب کی مقدمہ تفسیر کے الہام والے مضمون پر اس رسالہ کے کسی آیندہ نمبر مین انشاءاللہ مین
تفصیل سے بحث کرونگا لیکن اسلئے کہ حیرت صاحب نے صحابہ کرام کی بابت جو افترا کیا ہی مبادا اوس سے
عوام کسی قسم کے دھوکہ مین مبتلا ہو جاوین اس بارہ مین مختصر اشارات لکھدینے مناسب معلوم ہوتے ہین

تو اون تخیلات کی بنا ر پر اس قدر جرأت کرنا کہ احادیث نبوی کے نتائج خیز مطالب کو توڑ مروڑ کر اون تخیلات کا پابند بنانا دراصل حیرت جیسے ہی انسان کا کام ہی

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ ایک دن آپ

المحب الطبری عن عمرو بن الحارث قال بینما عمر یخطب یوم الجمعة اذ ترك الخطبة ونادی یا سارية الجبل مرتين او ثلثا ثم اقبل علی خطبة فقال ناس من اصحاب رسول الله صلی الله عليه وسلم انه لمجنون ترك خطبة ونادی یا سارية الجبل فدخل عليه عبد الرحمن بن عوف وكان ينبسط عليه فقال يا امير المؤمنين تجعل للناس عليك مقالا بينما انت فی خطبتك اذ ناديت يا سارية الجبل ای شئ هذا قال والله ما ملكت ذلك حين رايت سارية واصحابه يقاتلون عند جبل ويؤتون من بين ايديهم ومن خلفهم

مسجد نبوی مین منبر پر جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ناگہاں اثنائے خطبہ مین آپ نے یہ الفاظ فرمائے یا سارية الجبل یعنی ای ساریہ (ریہ ایک امیر لشکر ہی جسکو آپنے سپہ سالار کر کے نہاوند مین بھیجا تھا اور وہ میدان جنگ مین بے موقعہ کھڑا ہوا تھا اور اُس کا یہہ بے موقعہ کھڑا ہونا خدا تعالے نے حضرت عمر کو غیب سے مشاہدہ کرا دیا تھا) پہاڑ کو پس پشت لے۔ لوگ آپ کے یہ الفاظ سنکر متعجب و معترض ہوئے تو بعد نماز حضرت عبد الرحمن بن عوف نے آپ سے استفسار حال کیا آپ نے فرمایا مین نے ساریہ اور اس کے ساتھ والون کو ایک پہاڑ کے پاس ایسے موقعہ پر کھڑے ہوئے دیکھا کہ اون کے آگے پیچھے دونون طرف

اگر وہ اسی حد تک رہتے تب بھی خیر تھی لیکن حیرت زدہ شخص اس پر کیونکر بس کرسکتا تھا احادیث سے گذر کر قرآن شریف کے ایک ایک لفظ کو اپنے تخیلات کا

فلم املك ان قلت یا سارية الجبل ليلحقوا بالجبل فلم تمض الايام حتى جاء رسول سارية بكتابه ان القوم لقونا يوم الجمعة فقاتلناهم من حين صلينا الصبح الى ان حضرت الجمعة وذرهاجب الشمس فسمعنا صوت منادٍ ينادي الجبل مرتين فلحقنا بالجبل فلم نزل قاهرين لعدونا حتى هزمهم الله تعالى۔

(ازالۃ الخفا حضرت شاہ ولی اللہ)

سے دشمن آرہے تھے جس مین اونکی شکست کا خوف تھا تو مین یہہ بات کہنے سے رک نہ سکا پھر بہت دن نہ گذرے تھے کہ ساریہ کا قاصد اُن کا خط لیکر پہنچا جس مین یہ لکھا تھا کہ صبح سے جمعہ کے وقت تک ہمارا دشمن سے مقابلہ رہا (اور میدان ہاتھ نہ آتا تھا) کہ ناگاہ ہمنے دو دفعہ یہہ پکار سنی کہ اے ساریہ پہاڑ کو پس پشت لے پس ہم نے پہاڑ کو پس پشت لیکر دشمن کا یکسو ہوکر مقابلہ کیا تو خدا نے دشمن کو بھگا دیا۔

اس حدیث کو امام بیہقی و حافظ ابی نعیم نے دلایل النبوّت مین لالکائی نے شرح السنت مین دیر عاقولی نے اپنے فوایدہ مین ابن الاعرابی نے کرامات الاولیاء مین خطیب بغدادی نے رواۃ مالک مین محب طبری وابن مردویہ ابویعلے وغیرہ نے اپنی اپنی تصانیف

اخرج البیهقی وابو نعیم فی دلائل النبوة واللالکائی فی شرح السنة والدیر عاقولی فی فوائده وابن الاعرابی فی کرامات الاولیاء والخطیب فی رواة مالك عن نافع عن ابن عمر

پابند بنانے اور اون سے اپنے تصدیق کے دلایل استخراج کرنے کی بھی خود بدولت کو سوجھی اور چونکہ ہر ایک عامی شخص اپنی حالت پر دوسروں کی حالت کا قیاس کیا کرتا ہی اسی وجہ سے میان حیرت نے بھی اپنے تخیلات کی بنا پر جو خاص خاص اغراض کی وجہ سے اونکو ظاہر کرنے پڑے تھے حضرت اقدس کی بابت قیاس کرکے اون کو

بقیہ حاشیہ

قال وجه عمر جیشا وامر علیهم رجلا یدعی ساریة فبینما عمر یخطب جعل ینادی یا ساریة الجبل ثلثا الحدیث قال ابن حجر فی الاصابة اسناد قصة ساریة حسن۔

(تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۲۴)

مین روایت کیا ہی اور ان سے اکابر محدثین ومتکلمین (متقدمین ومتاخرین) نے طبقہ بعد طبقہ اپنی تصانیف مین (جیسے صاحب مشکوۃ نے مشکوۃ مین حافظ ابن حجر نے اصابہ مین امام سیوطی نے تاریخ الخلفاء مین حضرت شاہ ولی اللہ نے ازالۃ الخفا مین ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین علامہ تفتازانی نے شرح عقاید مین) نقل کرکے اس سے استشہاد اور اس پر اعتماد کیا ہی۔ اور حافظ امام ابن حجر نے اصابہ مین اسکی اسناد کو حسن کہا ہی چنانچہ امام سیوطی نے تاریخ الخلفا مین ان سے نقل فرمایا ہی۔

اس حدیث مین ایک تو حضرت عمر فاروق کو خدا تعالی کا غیب پر اطلاع دینا پایا جاتا ہے۔ جنہون نے اتنی دور سے صف جنگ کا معاینہ کرلیا۔ دوسرے حضرت ساریہ اور ان کے ساتھ والون کو جنہون نے اتنی دور سے حضرت عمر فاروق کی آواز کو سن لیا۔

سفلہ اور کمینہ الفاظ سے یاد کیا اور لکھا کہ وہ جھوٹے اور اُن کی ہزار پشتین جھوٹی اور
وہ دجال ہین اب قبل اسکے کہ مین حیرت صاحب کے دعوے مسیح معہود کی حقیقت کی
بابت کچھ غور کرون مناسب معلوم ہوتا ہی کہ حیرت صاحب کی اور دعاوی کا بھی ذکر
کردون اور پھر ایک جائی طور پر ہر ایک دعوے اور اُسکے تمام متعلقہ امور کے متعلق
یکے بعد دیگرے سلسلہ وار بحث کرون کیونکہ ان دعاوی کو حضرت اقدس کے
مقاصد سے بہت کچھ تعلق ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ سابق

اول تو غور طلب یہ بات ہی کہ عدم علم سے عدم شے لازم نہین آتا کیا یہ ممکن نہین ہی کہ صحابہ کرام رضی اللہ
عنہم کو الہامات ہوئے ہون مگر مصلحت وقت سے عام طور پر اونکو شایع نہ کیا ہو اور خدا تعالےٰ کو
ہر ایک نئے زمانہ مین نئے نئے مصالح ہین پس نبوت کے عہد مین مصلحت ربانی کا یہی تقاضا
تھا کہ جو غیر نبی ہی اوسکے الہامات نبی کے وحی کی طرح قلمبند نہون تا غیر نبی کی کلام سے تداخل واقعہ
نہ ہو جاوے۔ پس یہ خیال کہ صحابہ کرام سے الہامات ثابت نہیں ہوئی بالکل بیجا اور غلط ہی
کیونکہ احادیث صحیحہ کے رُو سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے الہام اور خوارق بکثرت ثابت ہین
جیسا کہ مین اوپر لکھ چکا ہون حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ساریہ کے لشکر کی خطرناک حالت سے باعلام
الٰہی مطلع ہو جانا اگر الہام نہین تھا تو اور کیا تھا اور پھر اونکی یہ آواز یا ساریۃ الجبل الجبل مدینہ مین بیٹھے
مُنھ سے نکلنا اور وہی آواز قدرت غیبی سے ساریہ اور اوس کے لشکر کو دُور دراز مسافت سے
سنائی دینا اگر الہام اور خارق عادت نہین تھے تو اور کیا چیز تھی اسی طرح سے جناب علی مرتضیٰ کرم اللہ
وجہہ کے بعض الہامات وکشوف مشہور ومعروف ہین۔ ماسوائے اسکے جائے غور ہی کہ کیا
خدا تعالیٰ کا اس بارہ مین قرآن شریف مین شہادت دینا تسلی بخش امر نہین ہی کیا

منجملہ سیرت الرسول اور دیگر تحریرات کے حیرت صاحب نے مقدمہ تفسیر القرآن کے صفحات
۵۰-۱۵۲-۴۴۶-۴۵۸-۴۵۹ اور ۶۸۷ پر نیئے نیئے انداز کے دعوے کئے ہین
ان مین سے بعض مقامات کی نقل حاشیہ پر ہدیہ* ناظرین ہے۔ اسجگہ ضرورت کے
موافق یا چین بعض امور کی بابت مین بحث کرنی چاہتا ہون حاشیہ والے مضمون سے
بطور خلاصہ کردیتا ہون جو یہ ہین در مولائے کریم کا قاعدہ ہے کہ وہ ہر صدی مین ایک
شخص کو چن لیتا ہی جو دین کی تجدید کرتا ہی یعنے جو غلط خیالات یا اوہام باطلہ لوگونکے
دلون مین پیدا ہوجاتے ہین ان کی وہ اصلاح کرتا ہی اس صدی مین اس نے
حیرت صاحب کو چنا ہی تاکہ وہ بھکے ہوؤنکو راہ حق پر لادین پریشان دلون کو تسکین کرین
حیرت صاحب کو خاص برکت دی گئی ہی ان مین ہر وہ صفت ودیعت کی گئی ہی جو برگزیدہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۳ اوسنے صحابہ کرام کے حق مین نہین فرمایا کُنتم خیر امت اخرجت
للناس پھر جس حالت مین خدا تعالیٰ اپنے نبی کریم کے اصحاب کو امت سابقہ سے جمیع کمالات مین بہتر
و بزرگتر ٹھیراتا ہی اور دوسری طرف بطور مشتے نمونہ از خرواری پہلی اُمتوں کے کاملین کا حال بیان کرکے
کہتا ہی کہ مریم صدیقہ والدہ عیسیٰ اور ایسا ہی والدہ حضرت موسیٰ اور نیز حضرت مسیح کے حواری اور نیز
خضر جنمین سے کوئی بھی نبی نہ تھا یہ سب ملہم من اللہ تھے اور بذریعہ وحی و اعلام اسرار غیبیہ سے مطلع کئے
جاتے تھے تو اب سوچنا چاہیے کہ اس سے کیا نتیجہ نکلتا ہی کیا اس سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ امت محمدیہ کے کامل متبعین
اُن لوگونکی نسبت بوجہ اولیٰ ملہم و محدث ہونی چاہیئں کیونکہ وہ حسب تصریح قرآن شریف خیر الامم ہین اب
ہر ایک شخص کو یہ حاشیہ غور سے پڑھکر بحیثیت منصف دیکھنا چاہیے کہ حیرت صاحب کے یہ خیالات کہ صحابہ کے زمانہ مین کوئی

* بعض بعض مقامات کی اصل عبارت ناظرین کی آگاہی کے واسطے اسجگہ نقل کی جاتی ہے ہم مسلمانوں کو
خوشی کی خبر سناتے ہیں کہ ہمین خدا نے اسی کام کیلئے چنا ہی تاکہ ہم معترضونکے جواب دین بہکے ہوؤن کو راہ حق پر لاوین اور پریشان دلونکی تسکین کرین
خدا کا ہاتھ ہمارے ساتھ کام کریگا۔ اُسنے ہمین خاص برکت دی ہی اور اسکی نعمت کا دروازہ ہم پر کھل گیا ہی ہم مین اُسنے ہر وہ صفت ودیعت کی ہی
جو وہ اپنے برگزیدہ بندونکو بخشتا ہی ۔۔ (مقدمہ تفسیر صفحہ ۵۰)

بندونکو بخشی جاتی ہے منجملہ ان کے ایک یہ ہی کہ حیرت صاحب نے کبھی باقاعدہ تعلیم نہین پائی ہی اور نہ کبھی کسی مولوی کے آگے زانوئے شاگردی طے کیا ہی نہ انہوں نے فلسفہ اور منطق پڑھی ہی نہ اون کو صرف و نحو کا علم ہی نہ صدرہ اور شمس بازغہ کی ورق گردانی کی ہے اور کوئی یہ ثابت نہین کرسکتا ہی کہ حیرت صاحب نے ایک حرف بھی عربی فارسی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۳ اور ۳۴ صاحب الہام نہ تھا کس قدر جرأت کی بات اور صحابہ پر افترا اور بہتان ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۴۔ ہر صدی مین وہ اپنی مخلوق مین سے ایک عبد کو اس لیے چن لیتا ہی۔ کہ جو غلط خیالات بعض خارجی محسوسات اور باطل اوہام کی وجہ سے لوگون کے دلون مین پیدا ہوگئے ہین ان کی اصلاح اپنے اُن ہی قوانین کے مطابق کرائے جو ہزارون برس سے رائج ہین اور کائنات کا انتظام اُن ہی پر چل رہا ہی اس صدی مین اُس نے خاص اس عاجز کو چنا ہی۔ اور وہ خود مدد کرتا ہی چونکہ اس عاجز عبد کے کام مین برابر اُس کی مرضی شامل ہی اور عاجز کے ساتھ اسکا ہاتھ کام کر رہا ہی اس لیے خود بخود وہ معارف اور شریعت کے وہ دقائق جو ابھی تک سربمہر رکھے ہوئے تھے کھلنے شروع ہوگئے ہین ورنہ اس عاجز عبد کی تو لیاقت سے فی الحقیقت یہ عظیم اور اہم کام بہت ہی مستبعد ہی۔ نہ جس نے کبھی باقاعدہ تعلیم پائی نہ جس کے سر پر کبھی فضیلت کی پگڑی بندھی نہ جس نے کبھی مولوی کے آگے زانوئے شاگردی طے کیا نہ جسے صرف و نحو کا علم ہو نہ اس نے فلسفہ اور منطق پڑھی ہو نہ صدرہ اور شمس بازغہ کی ورق گردانی کی ہو اور پھر جب وہ آنکھ بند کر کے بیٹھے ظاہری علوم اور باطنی معارف کے کل عقدے حل ہوتے چلے جائین اور وہ قلم برداشتہ لکھتا چلا جائے۔ اور اجزا کے اجزا بلاتکلف لکھ ڈالے ان باتون سے شاید وہ لوگ چونکین گے جنہون نے مدت سے اُن تعلقات پر غور کرنا

اردو یا انگریزی کا پڑھا ہوا اور اس تمام بیان سے حیرت صاحب یہ نتیجہ نکالتے ہین کہ امی ہونے کا پرتو انپر پڑا ہی باوجود اس کے کہ حیرت صاحب کی تعلیمی حالت کی یہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۳ ترک کردیا ہی جو عبد اور معبود مین برقرار چلے آتے ہین اور سبکے دماغون مین موجودہ فلسفہ کے مفروضہ اصول نے بجائے روشنی کے تاریکی پیدا کردی ہی اور جو آنکھین بندکو سکے بے وقوف بھیڑون کیطرح اسی ٹبیا پر پڑلئے ہین جس پر یورپ کے ملحد جارہے ہین مگر جن کے قلوب تجلیات ربانی سے کسی قدر بھی منور ہین اور جن کے ربانی تعلقات میں کوئی فرق نہین آیا ہی وہ ہماری باتون کو کان لگا کے سنین گے اُنکو یقین کرینگے اور کوشش کرینگے کہ ان کے تعلقات بھی بڑہین خالق کی مرضی کا نقشہ اُنکی آنکھون کے آگے کھچ جائے ۔ اور وہ انہی آنکھون سے خدا تعالی کا جلال دیکھ لین ۔
اس عاجز عبد کو خواب مین خاص مدینہ منورہ مین حضور انور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکت زیارت کا اُسوقت شرف حاصل ہوا ہی جب حضور ایک کمرہ مین تشریف رکھتے ہین اور اس عالم کی رحمت نے اس عاجز عبد کی صورت دیکھتے ہی اپنے پاس بٹھالیا سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت دی جب آنکھ کھلی تو طبیعت کی عجیب کیفیت پائی بڑے غوامض اور گہرے نکات خود بخود حل ہونے لگے اور شریعت محمدی کا راز صاف عیان ہوگیا خالق حقیقی کی یہ رحمت سمجھنی چاہیے ورنہ من آنم کہ من دانم ۔ مقدمہ تفسیر صفحہ ۲۴۶
مجھے قرآنی مضامین سے ایک خاص تعلق ہی محض بے علم ہونے پر بھی آیت پڑھتے ہی اسکا وہ دو نقطی مفہوم سمجھ مین آجاتا ہی جو امام فخر الدین رازی کی جسنرو مین بھی اُسے ادا نہین کرسکتے ۔ مجھے فخر ہے کہ روح القدس میرے ساتھ کام کرتی ہی اور روح القدس ہر کام مین مجھے مدد دیتی ہی ہر شخص کو اس کے باور کرنے مین تامل نہ ہوگا ۔ کہ راقم الحروف نے کبھی ایک لفظ بھی عربی فارسی اور انگریزی کا نہین پڑہا مجھے فخر ہی کہ کچھ نہ کچھ امی ہونے کا پرتو مجھپر بھی پڑا ہوا ہی جو کچھ مین لکھ چکا ہون ان مین سے ایک مضمون کو

کیفیت ہی جب وہ آنکھ بند کرکے بیٹھتے ہین تو اُن پر ظاہری علوم اور باطنی معارف کے کل عقدہ حل ہوجاتے ہین اور قلم برداشتہ اجزا کے اجزا بلا تکلف وہ لکھتے چلے جاتے ہین باوجودیکہ وہ بے علم ہین لیکن قرآنی آیت پڑھتے ہی اُس کا دو لفظی مفہوم ایسا سمجھ لیتے ہین جو امام فخر الدین رازی اسے کئی جزو مین بھی ادا نہین کر سکتے اس لئے کہ انسانی قابلیت جو امام صاحب مین تھی اور روح القدس کی تائید جو حیرت صاحب مین ہی ان مین بہت بڑا فرق ہی اس کے علاوہ حیرت صاحب کو رسول صلعم کی زیارت کا بھی شرف حاصل ہوچکا ہی یہ ہی خلاصہ حیرت صاحب کی تحریر کا جس کی نقل حاشیہ پر ہمنے دی ہے اس موقعہ پر حیرت صاحب نے جو دعاوے کئے ہین وہ انکے سابقہ مسیح معہود کے دعوے سے بالکل نرالے ہین کیونکہ انکی بناء الہام یا اُنکے عقیدہ کے موافق تخیلات پر تھے جس نے انکو اُس دعوے کے لئے اکسایا تھا۔ لیکن ان مابعد کے دعاوی کی بنیادین دوسرے امور پر قائم کی گئی ہین اب اصل مقصد یعنے حیرت صاحب کے مسیح معہود ہونے یا اُن کی مجددیت کی بابت بحث کرنے سے پہلے اس بارے مین حیرت صاحب کی دلی بے اطمینانی کی زیارت ناظرین کو کرانی چاہتا ہون

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۶ - امام فخر الدین رازی کے مضمون سے ملایا جائے اور ایک ہی مطلب کے دو مضمونون کو ایک ساتھ رکھ کے دیکھ لیا جائے اس سے کھل جائیگا کہ انسانی اعلےٰ قابلیت اور روح القدس کی تائید مین بہت بڑا فرق ہی۔ مقدمہ تفسیر الفرقان صفحہ ۶۰۶ و ۶۰۷ - باقی مقامات جن کا حوالہ متن مین دیا گیا ہی وہ تمام عبارتین مذکورہ بالا مطالب و مقاصد کے تکرار کرتے ہین اس لئے اُن کو نقل کرنے کی چندان ضرورت معلوم نہین ہوتی ہے +

تاکہ اُن کو معلوم ہو جاوے کہ حیرت صاحب بطور مجدد اور مسیح معہود بھی چنے جا چکے ہین اور اس کے ساتھ ہی اُنکا ایسا چنا جانا کیا حقیقت اور اصلیت رکھتا ہی اس کے متعلق حاشیہ* پر کرزن گزٹ مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲ کا مضمون ہدیہ ناظرین کرتا ہون جسکا خلاصہ یہ ہی (۱) حیرت صاحب نے ایک نہایت حیرت انگیز بات سُنی ہی

حاشیہ* سب سے زیادہ ایک تعجب انگیز بات یہ سننے مین آئی ہی اور جسے جناب مولوی میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے بعض نافہم مریدون نے اُڑا دی ہی کہ میرزا حیرت بھی عنقریب کوئی دعوئے امامت کا کرنے والے ہین یہ خیال جیسا لغو اور بیہودہ ہی اسی قدر حضور انور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور سچی اطاعت سے بے بہرہ کرنے والا ہے . . . .
اس تمام گفتگو کا مطلب یہ ہی کہ جو لوگ ہماری نسبت یہ خیال رکھتے ہین کہ ہم کچھ بننے والے ہین انکے خیالات بالکل بے سر و پا ہین - خدا نے ہماری حیثیت کے مطابق ہمین روٹی کھانے کو دے رکھی ہی - اور الحمد للہ کہ کم و بیش کچھ عزت بھی حاصل ہی پھر ہمین نیا ڈھکوسلا لگا لینے اور اپنے سردار اور امام سے بغاوت کرنے اور دین و دنیا مین روسیاہ ہونے سے کیا ملیگا اگر ہم پیری مریدی کا سلسلہ جاری کرتے یا مجدد اور مجتہد ہونے کا دعوی کرتے اور اسی صورت سے گیروا کپڑے پہنکر اور کان کے برابر ایک عصا ہاتھ مین لیکر ہندوستان مین چکر لگاتے تو بہت آسان بات تھی کہ سال دو سال ہی کے عرصہ مین دو تین لاکھ آدمی ہمارے مرید ہو جاتے اس لئے کہ خداوند تعالی نے اپنی رحمت اور برکت سے کچھ اچھی بُری صورت اور ٹوٹی پھوٹی قابلیت اور کم و بیش طلاقت لسانی عنایت فرمائی ہی جبکہ ہم دیکھتے ہین کہ صدہا پیر اور مجدد جنہین سوا چند شعبدے بازیون کے بات کرنے کا سلیقہ نہین ہے اُنہین وہ کامیابی حاصل ہو رہی ہی کہ بایدو شاید پھر ہم اُن کے مقابل مین

جوان کے گمان کے موافق مرزا صاحب قادیانی کے بعض نافہم مریدونے اڑادی ہے اور وہ یہ ہے کہ حیرت صاحب عنقریب کچھ بننے والے ہین (۲) یہ خیال حیرت صاحب کے نزدیک جیسا لغو اور بیہودہ ہے اسی قدر حضور انور کی سچی محبت اور اطاعت سے بے بہرہ کرنے والا ہے نیز حیرت صاحب کے نزدیک وہ بدنصیب ہین جو ایسے دعوے کرین اور جو لوگ ان کی نسبت ایسے خیالات رکھتے ہین کہ وہ کچھ بننے والے ہین انکے خیالات بے سروپا ہین (۳) حیرت صاحب کو خدا نے روٹی کھانے کو دی ہے اور انکو کچھ عزت بھی حاصل ہے پھر اُن کو نیا ڈھکوسلا نکالنے اور اپنے سردار و امام سے بغاوت کرتے اور دین و دنیا مین روسیاہ ہونے سے کچھ حاصل نہین ہے (۴) حیرت صاحب اگر مجدد یا مجتہد ہونے کا دعویٰ کرتے اور ہندوستان مین چکر لگاتے تو آسانی سے سال دو سال ہی مین دو تین لاکھ آدمی انکے مرید ہو جاتے - ختم ہوا حیرت صاحب کے جولائی سنہ ۱۹۰۳ کے مضمون کا خلاصہ جس کے مختلف فقرون پر ہمنے نمبر لگا دیئے ہین

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۸ بھلا کس طرح کامیابی حاصل نہین کر سکتے مگر ہم ایسی زندگی پر لعنت بھیجتے ہین جسکو مفت کے لقمون سے پرورش دی جائے - ہم اپنے خیال مین ایسے شخص کو مسلمان نہین سمجھتے کہ جو ولیون کا روپ بنا کے غریب مسلمانون کے مال اینٹھے غرض ہماری نسبت اس قسم کی بیہودہ خیالی محض لغو اور بیہودہ ہی ہان ہمنے یہ دعویٰ کیا ہے اور ہم اب بھی دعویٰ کرتے ہین کہ ہمین بعض اوقات ایک ایسے شخص کی آواز آتی ہے کہ جو ہمین دکھائی نہین دیتا ہمین بہت سے معاملات مین خاص خدا کی طرف سے ہدایت ہوتی رہتی ہے حضور انور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زیارت سے ہمکو مشرف کر چکے ہین اور وہ بھی خاص مدینہ منورہ مین (کرزن گزٹ مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۰۳)

علی
۳ و ا
۱۹۰۵

اوراسی سلسلہ سے اس بارے مین مین بحث کرون گا۔

اب قبل اس کے کہ ناظرین ہماری آیندہ بحث کو پڑھین وہ اوّل یہ ذہن نشین کرلین کہ یہ مضمون جسکا مینے ابھی خلاصہ کیا ہی اورجس مین حیرت صاحب نے مجدد ہونے سے نہ صرف انکار کیا ہی بلکہ ایسے دعوے کو ڈھکوسلا۔ لغو اور بیہودہ خیال اور سردار و امام سے بغاوت کرنے اور دین و دنیا مین روسیاہ ہونے کا باعث بیان کرکے خواہ مخواہ حضرت اقدس کے مریدون کی بابت یہ بہتان باندھا ہے کہ انہون نے حیرت صاحب کی بابت ایسی باتین اُڑائی ہین یہ مضمون ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۰۳ کا ہی۔ اور حیرت صاحب کا دعوے مسیح معہود ہونیکا سنہ ۱۸۹۱ کا ہی جسکا ذکر صفحہ ۲۷ پر مینے کیا ہی اور مقدمہ تفسیر والا مضمون جس کی نقل صفحات ۳۴ بغایت ۳۷ پر درج ہی سنہ ۱۸۹۹ یا سنہ ۱۹۰۰ کا ہی۔ ان تاریخون کو اچھی طرح ذہن نشین کرنے کے بعد اب ناظرین حیرت صاحب کے جولائی سنہ ۱۹۰۳ والے مضمون کے ان چارون نمبرون پر توجہ کرین جو بطور خلاصہ مین اوپر لکھ چکا ہون جنمین حیرت صاحب نے مجدد ہونے سے انکار کیا ہی اور جن کی بابت اب مین مختصر بحث کرتا ہون۔

حیرت صاحب کا مجددیت سے پہلا انکار

(۱) حیرت صاحب نے یہ حیرت انگیز بات سنی ہی۔ جو مرزا صاحب قادیانی کے بعض

نافہم مریدون نے اڑا دی ہی کہ وہ عنقریب کچھ بننے والے ہین۔
ای ناظرین اب آپ ذرا اس بھلے مانس سے پوچھین تو سہی کہ جس حالت مین تم مسیح معہود اور مجدد وغیرہ سب کچھ بن بنا چکے ہو تو پھر مرزا صاحب کے نافہم مریدون کے اڑا دینے کے کیا معنے ہین۔ معلوم ہوتا ہی کہ اس ناخدا ترس حیرت انسان کے دل مین ذرا بھی خوف خدا نہین ہے جو افترا پردازی اور بہتان سے اس کی طبیعت ذرا نہین جھجکتی ہی لکھتے وقت یہ خیال کر لیا ہوگا کہ اس قدر غور اور تحقیق سے کون میری تحریرات کی پرتال کریگا لاؤ جو جی مین آئے ہانکتے چلے جاؤ۔ چہ دلاور است وزدے کہ بکف چراغ دارد۔

حیرت صاحب کا مجددیت سے

دُوسرا انکار

فقرہ نمبر ۲۔ جبکہ اس قسم کا خیال حیرت صاحب کے نزدیک حضور انور کی سچی محبت اور اطاعت سے بے بہرہ کرنے والا اور بدنصیبی کا باعث ہوا تو اب حیرت صاحب ہمین بتاوین کہ آیا جب احادیث نبوی کے نتائج خیز مطالب سے مسیح معہود ہونے کا ثبوت تمنے تلاش کیا ہوگا اور منجملہ بے شمار حدیثون کے صحیح بخاری کی وہ حدیث جس مین مسیح کو اماکم منکم کہا گیا ہی تم کو ملی ہوگی اور جب کہ قرآن شریف کے ایک ایک لفظ کو اپنی تخیلا نگا

پابند بنا کر اس سے اپنے مسیح معہود ہونے کے دلائل استخراج کئے ہونگے نیز مقدمہ تفسیر والی تحریر کے موافق جو صفحات ۳۴ لغایت ۳۷ پر نقل کی گئی ہے تم کو مجدد بننے کی سوجھی ہوگی۔ کیا ان تمام باتون سے تم خود اپنے ہی قول کے موافق رسول صلعم کی سچی محبّت اور اطاعت سے بے بہرہ اور بدنصیب نہین ہوئے اور یہ نئے ڈھکوسلے نکال کر اپنے سردار و امام سے باغی اور دین و دنیا مین روسیاہ نہین ٹھیرے۔

براہ مہربانی ہم کو اب آپ سمجھاوین کہ آپ کے پاس وہ کونسے وجوہات ہین جنسے آپ ان ڈگریون کے مستحق نہین ہوسکتے ہین جو خود اپنے ہی بیانات کے موافق اپنی کارگذاریون سے حاصل کی ہین۔

مجددیت سے حیرت صاحب کا تیسرا انکار

فقرہ نمبر ۲۔ حیرت صاحب کا یہ بیان کہ خدا نے ان کو روٹی کھانے کو دے رکھی ہی۔ اور اُن کو کم و بیش عزت بھی حاصل ہے اس لئے اُن کو نیا ڈھکوسلا نکالکر دین و دنیا مین روسیاہ ہونے سے کچھ حاصل نہین ہی۔ غور طلب ہی جس سے صاف طور پر بطور اقبالی ڈگری کے یہ بات ثابت ہوتے ہی۔ کہ سنہ ۹۱ اور پھر سنہ ۹۹ نیز سنہ ۱۹۰۰ تک جبکہ وہ نئے ڈھکوسلے نکالنے کے عادی تھے اس وقت تک نہ اُن کو عزت حاصل تھی اور نہ خدا نے ان کو اس وقت روٹی کھانے کو دے رکھی تھی۔

اس نتیجہ کو ناظرین اچھی طرح سے یاد رکھیں اسلئے کہ اس کا حوالہ آیندہ حیرت صاحب کی ایک خاص نکتہ چینی کے جواب مین دیا گیا ہی۔

مجددیت سے حیرت صاحب کا چوتھا انکار

فقرہ نمبر ۴۔ اگر حیرت صاحب مجدد یا مجتہد ہونے کا دعوے کرتے تو سال دو سال مین دو تین لاکھ آدمی باسانی ان کے مرید ہوجاتے۔ حیرت صاحب کے اس فقرہ کو پڑھ کر براہ مہربانی ناظرین اس عبارت کو پھر پڑھ لین جو صفحہ ۳۴ کے حاشیہ پر مقدمہ تفسیر سے نقل کی گئی ہے۔ اور جس کے مطابق حیرت صاحب اس تحریر سے تین سال پہلے بطور مجدد چنے جا چکے ہین۔

مجھے اس بات کی ضرورت نہین ہی کہ حیرت صاحب کے اس ایمانداری پر انکی طرح سے پیٹنٹ الفاظ مین صلواتین سنانی شروع کردون منصف ناظرین خود فیصلہ کرسکتے ہین۔ کہ حیرت صاحب کی اس گندم نما جو فروشی کے مقابلہ مین یہ لن ترانیان کہ مین ایسا اور ایسا ہون اور اگر ایسا اور ایسا کرتا تو سال دو سال مین دو تین لاکھ میرے مرید ہوجاتے۔ کیا یہ باتین کسی مجنون کی بڑ یا پاگل اور رٹری کے بکواس سے زیادہ وقعت رکھ سکتی ہین اور حیرت صاحب کو جو کسی ان دیکھے شخص کی آوازین سنائی دیتی ہین وہ جنون کا پیش خیمہ نہین ہی اسکا فیصلہ مین ناظرین پر

چھوڑتا ہون - مینے یہ مختصر بحث حیرت صاحب کے جولائی ۱۹۰۳ء والے مضمون پر اس غرض سے کی ہی کہ ناظرین کو یہ پتہ لگ جاوے کہ جیرتی مسلمات کے موافق انکی اپنی مجددیت اور مسیحیت کی کیا وقعت ہی اسکے بعد اب حیرت صاحب کے اس مضمون کے مختلف پہلوؤن پر بحث کرنی چاہتا ہون جسکی نقل صفحات ۱ لغایت ۲۷ کے حاشیہ پر کیگئی ہی اور جس کے موافق صرف یہی نہین کہ حیرت صاحب بطور مجدد چنے گئے ہین - بلکہ اپنی مجددیت کے دلایل بھی انہون نے ساتھ ہی بیان کر دئے ہین - اب بحث کرنے سے پہلے چار اس قسم کے دلایل جو حیرت صاحب نے پیش کئے ہین یہین نمبر وار لکھ دیتا ہون تاکہ ناظرین کو سمجھنے مین آسانی رہے -

حیرت صاحب کی مجددیت کی پہلی دلیل

حیرت صاحب نے کبھی باقاعدہ تعلیم نہین پائی ہی نہ کسی مولوی کے آگے زانوئے شاگردی طے کیا ہی نہ فلسفہ اور منطق وغیرہ پڑھی ہی نہ ایک لفظ اردو فارسی یا انگریزی کا پڑھا ہی - گویا امی ہونے کا پرتو ان پر پڑا ہی - اور یہ ان کی مجددیت کی پہلی دلیل ہی

حیرت صاحب کی مجددیت کی دوسری دلیل

باوجودیکہ حیرت صاحب جاہل مطلق ہین تاہم جب وہ آنکھ بند کرکے بیٹھتے ہین تو اُن پر ظاہری علوم اور باطنی معارف کے کل لمعقدہ حل ہوجاتے ہین اور قلم برداشتہ اجزا کے اجزا لکھتے چلے جاتے ہین باوجودیکہ وہ بے علم ہین لیکن قرآنی آیت پڑھتے ہی اسکا دولفظی ایسا مفہوم سمجھ لیتے ہین جو امام فخرالدین رازی کئی جزو مین بھی ادا نہین کرسکتے ہین -

حیرت صاحب کی مجددیت کی تیسری دلیل

حیرت صاحب بطور مجدد اسلئے چنے گئے ہین کہ جو غلط خیالات اور اوہام باطلہ لوگون کے دلون مین پیدا ہوگئے ہین ان کی اصلاح کرین بھکے ہوون کو راہ حق پر لاوین پریشان دلون کی تسکین کرین اور معترضون کے جواب دیوین اسواسطے ان کو خاص برکت دی گئی ہے -

حیرت صاحب کی مجددیت کی چوتھی دلیل

حیرت صاحب نے خواب دیکھا تھا جس مین رسول صلعم نے حیرت صاحب کو دیکھتے ہی اپنے پاس بٹھالیا سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت دی جس سے آنکھ کھلتے ہی شرع محمدی کا راز صاف عیان ہو گیا بڑے بڑے غوامض اور گہرے گہرے نکات خود بخود حیرت صاحب حل کرنے لگے۔ یہ ہین چار دلیلین جو حیرت صاحب کی مجددیت ثابت کرتی ہین اور جن پر اب مین سلسلہ وار بحث کرنی چاہتا ہون۔

پہلی دلیل

کی بابت تحقیق کرنے کے لئے جب مینے حیرت صاحب کی تحریرات کو غور سے پڑہا تو بکثرت ایسے مقامات مجھکو ملے ہین جن سے اُن کے یہ تمام دعاوے خاک مین مل جاتے ہین کوئی شخص اگر حیرت صاحب کی ابتدائی تحریرات کو غور سے دیکھیگا تو اُسمین ایسے مقامات ملینگے جنسے ثابت ہوگا کہ حیرت صاحب نے ضرور شاگردی کی ہے چنانچہ مسدس حیرت جو بہت ابتدائی تصنیف ہے حصہ اوّل کے دیباچہ صفحہ ۵ پر لکھتے ہین "مجکو نہ فرصت تھی اور نہ تحصیل علوم دیگر سے مہلت تھی کہ مسدس کے لکھنے کی جرات کر سکتا" لیکن مقدمہ تفسیر لکھکر وہ کچھ ایسے بہکے ہین کہ اب تک

عموماً ہر ایک تحریر اُنکے سابقہ بیانات کی تردید کرتی ہی چنانچہ ۸ جنوری ۱۹۰۵ء کے کرزن گزٹ مین صفحہ ۳ کالم ۲ پر بڑی لن ترانیون کے بعد لکھتے ہین "جس زمانہ مین کہ ہم روحانی قوت کے بڑھانے کی مشق کر رہے تھے ہم نے عجیب عجیب جلوے اپنی آنکھون سے دیکھے بغیر تعلیم کے یا بغیر کسی کی شاگردی کے ہمین بہت سے علم آگئے اور بلیش وکم ان زبانون پر قابو ہوگیا جو بالکل اجنبی تھین اور جنکی تعلیم کہین نہین پائی تھی"

ان تمام مقامات کی نقل فرداً فرداً دیکر مین طول دینا نہین چاہتا ہون کیونکہ اس مختصر رسالہ مین ان کی گنجایش نہین ہی۔ البتہ اگر حیرت صاحب کا اس مختصر بیان سے اطمینان نہوگا تو اور نظائر بھی ان کی تحریرات سے پیش کرنے سے مجھے دریغ نہوگا فی الحال صرف کرزن گزٹ مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۰۰ء کے ایک مضمون کی نقل حاشیہ* پر ہدیہ ناظرین ہی جو ہماری تعلیمی حالت کی سرخی سے بطور لیڈر حیرت صاحب نے شایع کیا تھا اور وہ انہین کا اپنا مضمون ہی۔ اس مضمون کے الفاظ اس قدر صاف ہین کہ اس پر چون وچرا کی گنجایش ہی باقی نہین رہتی ہی ناظرین کو چاہیئے کہ اس حاشیہ والے مضمون کے الفاظ کو پڑھکر حیرت صاحب کے اُن بیانات پر بھی سرسری نظر ڈال لین جو صفحات ۴۴ لغایت ۴۷ کی حاشیہ پر خطوط کے نیچے لکھے گئے ہین ان دونون مضامین کو ایک جائی طور پر پڑھکر ناظرین حیرت صاحب کی خوبیون سے واقف ہوگئے ہونگے۔ کہ وہ مفصلہ ذیل متضاد صفات سے موصوف ہین جو انکی مجددیت کی پہلی دلیل ہین یعنی اوّل تو حیرت صاحب نے کبھی باقاعدہ

حاشیہ* ہماری تعلیمی حالت۔ تتمہ مندرجہ کرزن گزٹ ۸۔ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء ۶ جلد اس ریاست

تعلیم نہین پائی ہو نہ کسی مولوی کے آگے زانوئے شاگردی طے کیا ہی - نہ کبھی ایک لفظ بھی عربی فارسی کا پڑہا ہی دوم ان تمام باتون کے مقابلہ مین ان مین یہ صفات بھی اسیوقت موجود ہین کہ انہون نے سبقاً سبقاً عربی کی کتابین پڑھی ہین - اپنی عمر کا بہت بڑا حصہ مولویون کی صحبت مین بسر کیا ہی نیز ایسی جماعت مین انہین علم حدیث پڑھنے کا فخر حاصل ہوا ہی جس مین ۱۲ طلبہ تھے وغیرہ وغیرہ - اور یہ تمام باتین حیرت صاحب کے مجدد ہونے کی دلیل ہین -

اب یہ مذکورہ بالا بیانات اگر پہیلی اور چیستان یا معمہ کی قسم سے نہین ہین تو ہر ایک ان بدیہی باتون سے حیرت صاحب کی ایمانی حالت کا اندازہ کر کے یہ فیصلہ کر سکتا ہی کہ ان کی ایمانی حالت گر کر تحت الثریٰ کو پہونچ چکی ہی یا ان کے تمام آرٹکل مجنون دماغ اور مغشوش قلب سے نکلتے ہین جن مین اٹکل پچو جو جی مین آتا ہے - لکھکر منہ زوری اور بڑے بڑے ہمہ دانی کے دعوون کے ساتھ بزرگان قوم کو گالیان دیتے رہتے ہین پیارے ناظرین یہ بات تسلیم کی جا سکتی ہی کہ ہر ایک شخص مختلف معاملات اور مضامین کی بابت اپنی خیالات کا اظہار کرتا ہی اگر وہ خیالات جو اسنے کسی مضمون کی بابت ظاہر کئے ہین دراصل وہ غلط ہون تو صرف یہہ کہا جا سکتا ہی - کہ فلان شخص کی رائے مین یہ غلطی ہو گئی یا اس سے یہ سہو ہو گیا ہی - ممکن ہی کہ کسی مورخ سے کسی تاریخی واقعہ کے بیان کرنے مین عدم واقفیت

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۷ اور ثروت کو مٹا وے کہ جہان اسلام کا پرتو نہو - اگر ہر مسلمان لکھپتی اور افلاطون وارسطو ہو جائے - مگر ارکان اسلام کی پابندی نہو تو قوم کی قوم برباد ہو جائے

کی وجہ سے غلطی ہو جائے یا کسی عالم سے بعض مسائل کے بیان کرنے مین اور کسی فلاسفر سے بعض فلسفیانہ امور کے بیان مین غلطیان واقع ہون اس قسم کی تمام غلطیان تحقیقات کی کوتاہی پر دلالت کرین گی لیکن خاص اپنے ہی نفس کی بابت ایسا بیان کرنا کہ جہان جاہل مطلق ظاہر کرنا مفید مطلب ہو وہان آنکھین بند کر کے بیٹھ جانا اور قلم برداشتہ ورق کے ورق اتنی بات کے ثبوت مین سیاہ کر دینا کہ مین جاہل کندہ ناتراش ہون اور دیوانہ لبکار خود ہوشیار کی طرح سے جھٹ یہ نتیجہ نکال لینا کہ مجھپر امی ہونے کا پرتو پڑا ہی اور جہان اس کے برخلاف حالت اپنے مفید مطلب ہو وہان بالکل دوسرا طرز اختیار کرنا اور محض شہرت اور ناموری حاصل کرنے یا اور اغراض کی بنہ پر بڑی تراش و خراش کرنا اور محض دھوکا دہی کا طرز اختیار کر کے اپنا فاضل اجل ہونا ثابت کرنا اور بڑے بڑے علماء کی شاگردی کا فخر کرنا کیا یہ کسی ایماندار شخص کا کام ہو سکتا ہی۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۷ ۔ کے قابل ہی ہماری حالت کیا بلحاظ تعلیم عربی اور کیا بلحاظ تعلیم انگریزی سخت ناگفتہ بہ ہی۔ اور افسوس ہی کہ ہم مطلق اُس کیطرف توجہ نہین کرتے انگریزی تعلیم کا نقشہ تو کسی قدر گزشتہ مضمون مین کھینچ چکا ہی اب عربی تعلیم پر بھی سرسری نظر ڈالنی چاہیئے۔ چونکہ ہم نے خود سبقاً سبقاً عربی کی کتابین پڑھی ہین اور اپنی عمر کا بہت بڑا حصہ مولویون کی صحبت مین بسر کیا ہی اس لئے ہمین ایک حد تک اس تعلیم سے زیادہ واقفیت ہی اور ہم دعوے سے کہہ سکتے ہین کہ دنیا مین کسی زبان کی تعلیم کا ایسا برا قاعدہ نہین ہی جیسا زبان عربی کا ہی۔ عربی زبان نیم مردہ حالت مین نہین ہی بلکہ مولویون نے اسے بالکل مار ڈالا اور اب کوئی امید اس کی زندگی کی نہین ہی۔ مرنے کے بعد زندہ ہونا ناممکن ہی ہان جب تک کوئی خدا کا بندہ منصور کی روح لیکے پیدا نہوا اور یہ نہ کہے اٹھ میرے حکم سے عربی کا

حیرت صاحب سُنو اور غور سے سُنو

تم نے کرزن گزٹ مین حضرت اقدس کو گالیان دیتے ہوئے لکھا ہی "ہر ایک برائی اور شرارت کی ایک حد ہوتی ہی مگر آپکی بے اعتدالیون کی کوئی حد نہین رہی" اور پھر لکھا ہی۔ "ہمنے صدہا شریرون کو دیکھا ہی مگر تم جیسا کوئی نظر نہین آتا" اور پھر ایک جگہ لکھا ہی۔ "آپ کی طبیعت مین یہ بات پیدا ہو گئی ہی کہ مین بھی کچھ ہون اور آپ (یعنی حضرت اقدس) اس طرح یکایک ابل پڑے ہیں جیسے چھوٹا ظرف زیادہ پانی سے چھلک جاتا ہی" اور پھر یکم جولائی ۱۹۰۴ء کے اخبار مین لکھا ہی "مرزا صاحب اب چڑی چڑیا کی کہانیون کا زمانہ نہین رہا ہی لیاقت اور قابلیت کے معیار بدل گئے ہین۔ آپ جو کچھ گوہر فشانی کرتے ہین اس مین کورده کا رنگ پایا جاتا ہی بالغ اور ہوشیار شخص ایسی بہکی بہکی باتین نہین کیا کرتے ہین"

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۷ جی اُٹھنا محال ہی نہین بلکہ ناممکن محض ہی اور ایک سچے مسلمان کے لئے اس سے زیادہ ماتم اور ہو نہین سکتا۔

جب طالب علم پڑھنا شروع کرتا ہی تو اسے صرف و نحو کی کتابین پڑھائی جاتی ہین اور یہ خشک تعلیم اس کمبخت کے لئے ایسی دشوار ہو جاتی ہی کہ وہ کئی سال کے بعد بمشکل منزل مقصود تک پہونچتا ہی یعنی صرف و نحو کی

ہینے دوسرے حصہ مین جن جن مقامات پر یہ الفاظ تمنے لکھے ہین انکی بابت پورے
طور پر بحث کر کے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کر کے دکھادیا ہی اور اچھی طرح
سے یہ ثابت کر دیا ہی کہ تمہاری ناخدا ترس طبیعت نے کس قدر ظلم اور زیادتی پر کمر باندھکر
اپنی دریدہ دہنی سے ایک کثیر گروہ کا دل دکھایا ہی لیکن فی الحال مین آپ سے یہ
دریافت کرتا ہون کہ اوّل آپ کی مجددیت کی دعاوی اور پھر نہایت رنگ آمیزی
اور افتراؤن کے ساتھ اس سے انکار کرنا دوم آپکا اُمّی ہونا اور پھر دوسری ضرورتےکے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۷ کل کتابین پڑھ لیتا ہی اگرچہ ان کتابون پر اُسے جب بھی عبور نہین
ہوتا۔ ان چار پانچ سال مین جو صرف و نحو مین بلا ضرورت صرف کئے جاتے ہین اس کمبخت کا دماغ خراب
ہو جاتا ہی اور گردان چیتے چیتے اُسے جھک جھک کرنے کی عادت ہو جاتی ہی اور پھر کوئی معقول بات
اس کی زبان سے نہین نکلتی۔ کسی نے سچ کہا ہی "صرفیان را مغز باشد چون سگان"۔ پھر اس بدنصیب
کو بوسیدہ اور لاطائل فلسفہ کی چند کتابین پڑھائی جاتی ہین جو اُسے رہا سہا اور بھی بیکار کر دیتی ہین اور
پھر وہ آدمیون مین بیٹھنے کے قابل بھی نہین رہتا"۔ ہم اس کے بعد شہنشاہ اورنگ زیب کی ایک حکایت
بیان کرنے کے بعد لکھا ہی۔ "رہی دینی علوم کی تعلیم اس کی حالت بھی بہت ہی خراب ہی نہ باقاعدہ امتحان
ہین نہ جماعت بندی ہی اور نہ سلسلہ وار تعلیم ہی۔ جس جماعت مین مجھے حدیث پڑھنے کا فخر حاصل ہوا ہی
اس مین اکیس ۲۱ طلبہ تھے۔ ان اکیس طلبہ مین صرف دو تین ایسے شخص تھے جو عربی عبارت پڑھ کے
اس کا ٹوٹا پھوٹا مطلب سمجھ لین باقی اور طلبہ ایک سطر بھی عربی کی پڑھ نہ سکتے تھے۔ وہی طالب علم
جو صحیح غلط عربی پڑھتے تھے ہمیشہ قاری ہوا کرتے تھے۔ یہان تک کہ تحصیل پوری ہو گئی اور مولانا
صاحب نے سب کو سندین عطا کر کے رخصت کر دیا۔ مولوی صاحب تو یون خوش تھے کہ ان کے

موقعہ پر جھٹ تعلیم یافتہ بن جانا اور دوسرے اسی قسم کے مضامین جنکی بابت اس رسالہ مین بحث کی گئی ہی آیا یہ بے حد شرارت اور بے اعتدالیون مین داخل ہین یا نہین اور جن صد ہا شریرون کو آپ نے دیکھا ہی ان مین ایسے شخص کا کونسا نمبر ہی۔ اور جس کسی شخص کی ایسی حالت ہو آیا اس حالت سے یہ ثابت ہوتا ہی یا نہین کہ وہ یکایک ابل پڑا ہی جس طرح سے چھوٹا ظرف زیادہ پانی سے چھلک جاتا ہی آیا اس قسم کی باتین کرنے والے کو بہکی بہکی باتین کرنے والا کہتے ہین یا بالغ اور ہوشیار نیز اس قسم کے بیان مین کوردہ کا رنگ ہی یا نہین ہی اور کیا قابلیت اور لیاقت کے معیار بدلکر ایسے ہی ہو گئے ہین کہ جب تک اس طرح سے رکابی مذہب انسان نہ بنے وہ قابل اور لائق نہین سمجھا جا سکتا ہی؟

امید ہی کہ اس کا تم معقول جواب دوگے اور تمہارے جواب کی معقولیت پرکھنے کا انصاف مین ناظرین کے حوالہ کرتا ہون لیکن

جیتر صاحب پھر سنو اور غور سے سنو

تم نے ۲۳ اپریل ۱۹۰۴؁ کے اخبار مین حضرت اقدس کو لکھا ہی "میری سنو مین تمہین نیک اور سیدھا راستہ دکھانے آیا ہون،، اور پھر لکھا ہی جہان تک

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۷ ہان سے اتنے طلبہ سندلے کے نکلتے ہین اور طالب علم یون خوش تھے کہ پڑھے نہ لکھے اور فضیلت کی سند مل گئی"۔ پھر چودھوین کی مورخہ یکم ستمبر ۹۸؁ مین

ہم سے ہو سکیگا مرزا صاحب کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرین گے اور ایک حد تک اس رستہ سے بچاوین گے جو نجات جاوید کے لئے بہت خطرناک ہی" اور پھر ۱۵ جون ۱۹۰۴ء کے پرچہ مین لکھا ہی "میری سنو اور غور سے سنو کہ تمہین ہدایت کا رستہ آنکھون سے دکھائی دینے لگے" اور پھر لکھا ہی "تم اپنے حواس خمسہ کی اصلاح کرو اور اپنے کو زیادہ مت بہکاؤ تم پشیمان ہوگے اور تمہاری پشیمانی دائمی ہوگی"

اب حیرت صاحب مین تم سے دریافت کرتا ہون کہ تمہاری اس جو فروش گندم نما حالت کے مقابلہ مین جس کی بابت اس رسالہ مین بحث کی گئی ہی ایسے بڑے بڑے الفاظ "نجات جاوید" وغیرہ کا زبان پر لانا کیا یہ ثابت نہین کرتا ہی کہ تم بہک گئے ہو اور حواس خمسہ کی اصلاح کی تمکو ضرورت ہی اگر ایسا نہ کروگے تو تم بہت پشیمان ہوگے اور تمہاری پشیمانی دائمی ہوگی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

دوسری دلیل

اب مین حیرت صاحب کی مجددیت کی دوسری دلیل مرقومہ مقدمہ تفسیر صفحات ۶۸۶ و ۶۸۷ و منقولہ بر حاشیہ صفحات ۶ و ۳۶ و ۳۷ رسالہ ہذا کی بابت

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۷ سر سیّد کے مذہبی خیالات پر رائے دیتے ہوئے حیرت صاحب لکھتے ہین "مل۔ ڈارون۔ ملتھس۔ کومٹی۔ ریکارڈس۔ ایم ڈی جونس کی تصانیف کو ایک یورپی فلاسفر سے سبقاً سبقاً پڑھا ہی"

بحث کرکے ناظرین کو حیرت صاحب کے وقائق ومعارف کی کسی قدر بانگی دکھانی چاہتا ہون ان وقائق کے متعلق اگرچہ اس رسالہ کے آیندہ حصون مین مختلف مقامات پر پورے طور پر بحث کرون گا اور اسی حصہ کے صفحہ ۴۳ پر حیرت صاحب کے خیالا اصحابہ کرام کے الہام کے متعلق ناظرین مشاہدہ ہی کرچکے ہین غالباً وہ بیانات نیز حیرت صاحب کا مسیح معہود اور مجدد ہونا اور پھر مجددیت سے انکار نیز انکا امی ہونا اور پھر چھوٹے سے لیکر بڑے تک تمام مولویون کا شاگرد ہونا اور یورپی فلاسفرون کی کتب کا کسی یورپی فلاسفر سے سبقاً سبقاً پڑھنا یہ تمام باتین بھی وقائق ومعارف ہی مین شامل ہونگی جنپر گذشتہ صفحون مین مین بحث کرچکا ہون فی الحال مقدمہ تفسیر سے صرف ایک مضمون جواز سود کی بابت پیش کرتا ہون جسے پڑھ کر میان حیرت کی مجددیت کی داد دینی چاہیئے - نہایت ہی تراش وخراش اور کھینچ تان کرکے اور بعض صحابہ اور مجتہدین پر تبرّے بازیان کرکے اس مضمون مین میان حیرت نے سود کے جواز کو ثابت کیا ہی چنانچہ مقدمہ تفسیر کے صفحہ ۶۵ پر لکھتے ہین "سود کی خوفناک صورت جس طرح حکایتون مین بیان ہوئی ہی اگرچہ شریعت نے اس کو اتنے مبالغہ سے بیان نہین کیا ہی وہان صرف حرام کا لفظ آیا ہی اور حرام چیز نہ ہرگز دائرہ اسلام سے خارج کرسکتی ہی اور نہ دائمی جہنم کا وارث بنا سکتی ہی * تو بھی مسلمانون مین اس سود نے وہ خوفناک رنگ اختیار کیا ہی کہ سخت تعجب ہوتا ہی .... سود خوارون کے مظالم دیکھ دیکھ کے ان کی برائیون کا مبالغہ

حاشیہ * حیرت صاحب شاباش ہی تمکو اور آفرین ہی تمہارے اس منطق پر - اب کیا ہی خوب آزادی سے شرابین پیو اور لحم خنزیر اڑاؤ -

مسلمانون مین بڑھتا گیا اور ہوتے ہوتے یہان تک نوبت پہونچی کہ وہ شافع روز محشر کی شفاعت سے محروم کردیا گیا۔ پھر صفحہ ۵۶ پر لکھا ہی وہ ایسا سود جس سے طرفین کا کوئی نقصان نہو اور تمدن مین بھی کچھ فرق نہ پڑے کبھی قابل اعتراض نہین ہو سکتا ہی عام طور پر اس کا تسلیم کرانا آسان نہین ہی چونکہ مسلمانون کے دلون مین سالہا سال سے ایک نفرت سود کی طرف سے پیدا ہوگئی ہی اور وہ لفظ سود کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہین اسلیئے ممکن ہی کہ اس کے قبول کرنے مین چون وچرا کرین اگرچہ ان مین سود کا لین دین بکثرت رائج ہی تو بھی وہ زبان سے سود خواری کو جائز اور اپنے کو سود خوار کہلوانا کبھی پسند نہ کرین گے ....

بات اصل یہ ہی کہ قرآن مجید نے کہین بھی ربو کی تعریف نہین کی ہی اور نہ اس کی اصل حقیقت بیان کی ہی اسلیئے فقہا کو اس کی شرح کرنے مین سخت سخت مشکلات پیش آئی ہین۔

اور یہ معاملہ ایسا پیچیدہ ہوگیا ہی کہ عام عقول تو کیا خاص عقلین بھی اس کے سمجھنے مین قاصر ہین اور ابھی تک دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کسی نے علیحدہ کرکے نہین دکھایا یہ بھی سمجھنے کی بات ہی کہ قرآن مجید مین بیع کے ساتھ ربو کا ذکر کیا گیا ہی یعنی بیع حلال ہی اور ربو حرام ہی بظاہر مطلق سمجھ مین نہین آتا کہ بیع کو ربو کے ساتھ کیا نسبت ہی کیون قرآن نے دونون کو ملا کے فرمایا ہی لیکن غور کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہی کہ کلام الٰہی کا اس مین بہت بڑا راز ہے اور اس راز کو وہی عقول سمجھ سکتے ہین جو روح القدس کے فیضان سے فیضیاب ہو چکے ہین اس راز* کی تہ تک

حاشیہ *: حیرت صاحب کیون شریعت کے رازون کے پیچھے پڑے ہو قوم پھلی ہی مسلمانان

پہونچنے کے لیئے بہت کوششین کی گئی ہین لیکن اسکا حل ابھی تک نہین ہوا ہی یہی وجہ ہی کہ شریعت کا ایک بہت بڑا مسئلہ مسلم اور دوسرا غیر مسلم ہی اور سمجھ مین نہین آتا کہ ایسا کیون کیا جاتا ہی اور آیندہ قوم پر اس کا کیا اثر پڑیگا" اس کے بعد صفحہ ۶۱ سے فقہا کی بحثون پر رد و قدح شروع کر دی ہی۔ اور اپنے خیالات کی بابت یہ لکھا ہی کہ "سود کی بحث مین عمداً مفسرون کی رائے سے مینے مدد نہین لی ہی کیونکہ میری رائے نئے انداز اور نئے پیرایہ کی ہوگی اور مین مجتہدانہ طور پر بحث کرونگا" اس موقعہ پر ناظرین غور کرلین کہ مجتہدانہ بحث بھی ہو رہی ہی اور حیرت صاحب مجتہدی کے مدعی نہین بھی ہین جیسا کہ صفحہ ۳۹ پر ظاہر کیا گیا ہی اگر میان حیرت اس موقعہ پر یہ کہین کہ مینے صرف مجتہدانہ بحث کی ہی دعوے نہین کیا ہی تو یہ بھی غلط ہی اس لیئے کہ متعدد مقامات پر دعوے بھی کر چکے ہین جسے ہم ثابت کر سکتے ہین۔

غرض طول طویل بحث کے بعد مقدمہ تفسیر کے صفحہ ۷۰ پر اس تمام بحث کا جو نتیجہ نکالا ہی وہ یہ ہی۔ "دو یہ بات عجیب ترین ہی کہ حدیثین صرف ابو سعید جذری نے ربو کے معاملہ مین بیان کی ہین مشکل سے کوئی ایسی حدیث نکلے گی جس مین ابو سعید

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۵ در گور اور مسلمانی در کتاب کی مصداق ہو چکی ہی جو کچھ کسر باقی ہی وہ تم پوری کرنے کے درپہ ہو تمہاری روح القدس کی حقیقت بہت کچھ ظاہر ہو چکی ہی اب اسکے ذکر سے اپنی زبان و قلم کو روکو قبل اس کے کہ شریعت کے رازون کی جستجو کرو خود اپنے ذاتی رازون کے سلجھانے کی کوشش کرو جن کی بابت گذشتہ صفحون مین بحث کی جا چکی ہی۔

خدری کا نام نہو یہ ایک راز ہی جو سمجھ مین نہین آتا وجہ کیا کہ صحیحین نے اور صحابہ کی احادیث کو اس کثرت سے بیان نہین کیا جیسا انہون نے ابو سعید خدری کی روایت کردہ احادیث کو درج کیا ہی سوائے اس کے اور کوئی بات نہین کھلتی کہ صحابہ کا بہت بڑا گروہ معاملہ ربو مین خاموش ہے اور یہ خاموشی صرف اس وجہ سے ہی کہ قرآن مجید مین نہ صحیح احادیث مین اُنکی تفصیل و تشریح درج ہی سب سے زیادہ ابو سعید خدری نے اس مین حصہ لیا ہی اور یہ حصہ لینا صرف اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ آپ جماعت صحابہ کے خلاف ربا کے معاملہ مین خاص ایک مسلک اختیار کرنے والی تھی ممکن ہی کہ آپ نے خاص طور پر رسول کریم سے اطمینان کے قابل کوئی حدیث سُن لی ہو مگر اس کثرت روایات پر بھی کوئی انقطاعی فیصلہ نہ کر سکے" اس کے بعد حیرت صاحب ایک حدیث

حاشیہ ع۱ حیرت صاحب۔ اسکی وجہ صرف دو سمجھ مین آتی ہین اوّل تو یہ کہ امام بخاری و مسلم کو یہ خبر نہ تھی کہ آپ جیسا سعادت مند کبھی ان پر نکتہ چینی کریگا ورنہ کچھ نہ کچھ اسکی وجہ بیان کر دیتے دوم یہ کہ جو مسلک اس بارے مین آپ نے اختیار کیا ہی انکا وہ مذہب نہ تھا۔

ع۲ میان حیرت خدا سے ڈرو جب کہ یہ امکان بھی مانتے ہو کہ رسول صلعم سے انہون نے قابل اطمینان طور پر سن لیا ہو گا تو پھر یہ بہتان باندھنا کہ وہ علیحدہ مسلک اختیار کرنے والے ہین کیسی جرءت کی بات ہے ایسی باتین منھ سے نکالتے ہوئے محض اپنے بے بنیاد خیال کی تائید کرنے کی غرض سے کیون تمہارا دل نہین ڈرتا۔

نقل کرکے لکھتے ہین کہ "اس حدیث سے اگرچہ ابن عباسؓ* کا رجوع کرنا پایا جاتا ہی
مگر یہ ضرور ہی کہ اتنے بڑے جلیل القدر صحابی اپنی رائے اس مسئلہ مین ابو سعید
خدری کے خلاف ضرور رکھتے تھے جو اسبات کی شہادت ہی کہ مسئلہ ربو کے
بارے مین صحابہ مختلف الخیال تھے اسامہ بن زید ابن عباس ابن عمر کی تو یہی رائے
تھی گو بعد ازان ابن عباس نے اپنی رائے کو واپس لے لیا - یہ خدا جانتا ہی کہ ابو سعید
خدری کو صحیح حدیث ملی یا ابن عباس ابن عمر اور اسامہ بن زید کو ہم اسکا
کچھ فیصلہ نہین کر سکتے کیونکہ یہ سب صحابہ ہین اور ایک دوسرے سے بڑھا
چڑھا ہی کونسا پیمانہ ہی جس سے ہم یہ جانچ سکین کہ اسامہ بن زید کو غلط روایت
پہونچی اور ابو سعید خدری کو صحیح - فقہا نے ابو سعید کی روایت کردہ حدیث کو
تسلیم کر لیا ہی اور اسامہ بن زید کی حدیث کو ناقابل اعتبار ٹھیرایا ہے یہ اُنکی ذاتی
رائے اور مذاق ہی ضرورت نہین ہی کہ ہم ان کی رائے سے بلاوجہ ہم آہنگی کرین
کونسا اصول اسلام ہمین مجبور کر رہا ہی کہ ہم بالجبر ابو سعید کی روایت کردہ
حدیث پر عمل کرین کیونکر فیصلہ ہو سکتا ہی کہ ایک صحابی سچے ہین اور دوسرے
نہین اسمار الرجال ایک ناکافی اور قدیم زمانہ کا پیمانہ احادیث کی صحت اور غیر صحت

حاشیہ * جب اپنی سابقہ رائے سے رجوع کر لیا تو سابقہ رائے کا ذکر ہی کیا ہی
اور نہ معلوم اس سے زیادہ اور کس پیمانہ کی ضرورت ہی جب کہ ابن عباس جیسے جلیل القدر صحابی نے
ابو سعید کے قول کو تسلیم کر لیا - آپ فقہا سے ہم آہنگی کرین تو نہ کرین انہون نے جہان کہین اس قسم
کی بحث کی ہی وہان ابو سعید کے اقوال کو ترجیح دینے کے وجوہات بھی بیان کئے ہین -

کے جانچنے کا ہی موجودہ زمانہ مین جب تحقیق کو زیادہ وسعت ہوگئی ہی اور خیالات
مین فلسفہ اور طبیعات کا رنگ پیدا ہوگیا ہی وہ پیمانہ کام نہین دے سکتا۔ قدیم پیمانہ
کی تو یہ کیفیت ہی اب جدید پیمانہ کوئی ہمارے پاس نہین نہ اس زمانہ کا کوئی شخص
زندہ ہی۔ کہ اس سے فیصلہ کرین کہ ابو سعید کس پایہ کے تھے اور کیا ایسے اہم مسئلہ
کو سوائے اُنکے رسول کریم نے کسی کے آگے بیان ہی نہین کیا تھا"
اس کے بعد صفحہ ۶۸۶ و ۶۸۷ پر حیرت صاحب نے اپنے امی ہونے کا ذکر کیا ہی۔
اور اس عبارت کو مین رسالہ صفحہ ۲۶ پر نقل کر کے بحث کر چکا ہون۔
یہ ہین حیرت صاحب کے وقائق و معارف جو کسی قدر مینے بیان کئے ہین سود کی
نسبت جہان تک دیکھا جاتا ہی عام رواج زور شور سے ہوتا جاتا ہی حالانکہ اس
کی سخت ممانعت ہے یہان تک فرمایا گیا ہی کہ سود کے دینے والے۔ لینے والے
اور گواہون اور کاتب پر لعنت ہی مگر پھر بھی ربا کا استعمال اس کثرت سے ہوگیا
ہی کہ جس کا بیان نہین کیا جا سکتا ہی ابو داؤد اور نسائی کی وہ حدیث جو حضرت
ابو ہریرہ سے روایت کی گئی ہی کہ رسول صلعم نے فرمایا کہ لوگون پر ایک ایسا زمانہ
آئیگا کہ کوئی بھی ربا کھانے سے نہ بچیگا اور کوئی نہ بھی کھاتا ہوگا تو بھی اس کا بخار
تو اس کو ضرور پہونچے گا۔ یہ حدیث جو بطور پیشگوئی بیان ہوئی ہی۔ بالکل صادق
ہو چکی ہی جس کے دل مین ذرا بھی کلام خدا اور رسول کی عظمت باقی ہوگی وہ
ضرور سود کے متعلق مزید احتیاط سے کام لے گا نہ یہ کہ اپنے لغو اور بیہودہ خیالات
اور اغراض کی تائید مین بچارے فقیہون اور محدثین پر تبرہ بازی اور لعن طعن کر کے
سود کا جواز ثابت کرنے کی بیہودہ کوشش کرے گا۔ ناظرین حیرت صاحب کے

وقائق ومعارف کی کسی قدر بانگی ملاحظہ فرما چکے ہین تمام مقدمہ تفسیر اسی قسم کی معارف
سے بھرا پڑا ہی۔

تیسری دلیل

اب مین حیرت صاحب کی مجددیت کی تیسری دلیل پر توجہ کرکے ان کے اس دعوے
کے متعلق بحث کرتا ہون کہ وہ بقول خود معترضون کے جوابات دینے کیواسطے چنے
گئے ہین اس قسم کے نظائر حیرتی تصانیف مین بے تعداد موجود ہین جو ان کی پورے
طور پر قلعی کھولتے ہین اور جن سے مخالفین تو درکنار ایک عقیدت مند مسلمان
بھی حیرت صاحب کی طرح سے حیران وپریشان رہ جاتا ہی مین اس وقت صرف ایک
ہی نظیر پیش کرنی چاہتا ہون۔ جو سیرت الرسول سے نقل کرون گا اس کتاب پر
بھی حیرت صاحب کو مقدمہ تفسیر کی طرح سے بہت کچھ ناز ہی اسلئے کہ اول تو یہ
اُنکی سابقہ تصنیف سیرۃ محمدیہ کی ناسخ یا اس کی تکمیل کرنے والی ہی
اور حیرت صاحب کے اپنے ہی بیان کے موافق جو خرابیان اور کوتاہیان سابقہ
کتاب مین باقی رہ گئی تھین ان کو سیرۃ الرسول کے ذریعہ پورا کیا ہی دوم اس کتاب
کی بابت صفحہ ۱۴ اورہ پر مفصل ذیل الفاظ مین حیرت صاحب نے دعوے کیا ہی۔
"روح القدس کی تائید اور خداوند تعالی کے فضل پر بھروسہ کرکے مین دعوی
سے کہتا ہون کہ ہر واقعہ آنکھون سے (سچا کرکے) مشاہدہ کرا دونگا۔ اسکی قوت
اللہ تعالی نے مجکو عنایت فرمائی ہی" حیرت صاحب نے اپنی طرز تحریر و تحقیقات

کی بابت اسی قسم کی دعاوی اس کتاب کے ابتدائی صفحون مین کئے ہین جنہین پڑھکر خواہ مخواہ یہ خیال ہوتا ہی کہ ضرور ہر واقعہ کو حیرت صاحب نے انتہا درجہ تحقیق وتفتیش کے بعد لکھا ہوگا - لیکن ہمین اس بات کا افسوس ہوتا ہی کہ حیرت صاحب جب روح القدس کا تصوّر یا کسی وہمی تصویر اور خود ساختہ بت کا دھیان کرکے اور آنکھین بند کرکے لکھنے بیٹھتے ہین تو اُن کو سر اور پیر کی کچھ بھی خبر نہین رہتی - اور یہ معلوم نہین رہتا ہی کہ اب جو کچھ مین لکھ رہا ہون اس سے اپنی ہی ساختہ پرداختہ کی تردید تو نہین ہوتی ہی مثلاً حیرت صاحب نے سیرۃ الرسول کے صفحہ ۱۱۸ پر میور کے ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے جو اس نے زید کی بابت کیا ہی جو کچھ لکھا ہی وہ حاشیہ پر درج ہی -

حاشیہ* اس بیان سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہی کہ حضور سرورکائنات نے نصرانی عقائد کا حکم زید سے حاصل کیا تھا یہ خیالی پلاؤ جو عیسائی مورخون نے پکایا ہی ان کی محض خام خیالی ہی زید کے عالم ہونے کی نسبت کسی مسلمان مورخ نے اشارۃً تک نہین کیا نہ یہ معلوم ہوتا ہی - کہ بنی طے کے قبیلہ مین علوم کا اس قدر عروج تھا کہ معمولی چھوکرے بھی عالم بنجاتے تھے - مسلمان جو اپنے ہادی برحق کو اُمّی کہتے ہین عیسائی اس سے برافروختہ ہین اور وہ اسی کے متعلق بہت کچھ الٹی سیدھی باتین بناتے ہین مگر کوئی بات ان کی چلتی نہین - اس قسم کی باتین بازاری گپین ہین جنہین واقعات سے کچھ تعلق نہین ہی ایک بات یہی دیکھنے کی ہی کہ اُس زمانہ مین نہ کتابون کی اشاعت کا کوئی سلسلہ تھا اور نہ باقاعدہ کوئی تعلیم گاہ تھی بھلا یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ ایک وحشی قبیلہ کا بچہ بچہ ایسا تعلیم یافتہ ہو کہ وہ دوسرون کو سکھا سکے - اس زمانہ مین حالانکہ تعلیم کا پورا عروج ہے اور اشاعت اناجیل کی یہ کیفیت ہی کہ عیسائیوں کے ہاتھوں سے گذر کے پنساریون کی دوکانون مین اُنکے ڈھیر لگے ہوئے

یہ ہی حیرت صاحب کی اصل عبارت جو ہم نے اصل کتاب سے نقل کردی ہی غالباً
اس سے ناظرین میور صاحب کے اعتراض اور حیرت صاحب کے جواب کو
بہت اچھی طرح سے سمجھ گئے ہونگے۔ خیال کیا جا سکتا ہی کہ حیرت صاحب کے پاس
پادری کا اعتراض دور کرنے کے واسطے اور تھا ہی کیا سوائے اس کے کہ زید
کو جاہل مطلق بناکر ہر ایک پہلو سے اپنے بیانات کی تائید کرکے اسکو تقویت دے
دیوین لیکن حیرت صاحب کو اپنی تحریر کی دوڑ مین صرف عالی دماغی کی بانگی اور
قلم کا زور دکھانا ہوتا ہی کہ عبارت ضرور پر شوکت ہو واقعات کا خواہ کیسا ہی خون
کیون نہ ہو جاوے چنانچہ اسی کتاب مین جہان مذکورہ بالا بیان حیرت صاحب نے
لکھا ہی اس سے پچاس ہی صفحہ آگے چلکر ان کو اپنے یہ بیانات یاد نہ رہے اور اس
لئے یاد نہ رہے کہ دوسرا واقعہ زید کی بابت بیان کرنے کا وہ تھا جہان وہ رسول
صلعم پر ایمان لائے تھے اب ظاہر ہی کہ اس موقعہ پر حیرت صاحب کی تحریر
اسی حالت مین پر زور اور پر شوکت ہو سکتی تھی کہ جب زید کو فاضل اجل ثابت کیا
جاتا چنانچہ صفحہ ۱۶۹ پر انہوں نے جو کچھ لکھا ہی حاشیہ پر ہدیہ ناظرین ہی*

بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۱ ہین اور ان کی ٹریان بندھتی ہین کوئی کرسٹان ہمین ایسا
آج تک نظر نہین آیا جسکو اناجیل پر پورا عبور ہو اور وہ کل عقائد مسیحیت کسی کو تعلیم کر سکے۔ اسپرنگر نے
تو بہت زور مارا لیکن بیچارہ ثابت نہ کر سکا کہ فخر دو جہان کا معلم زید غلام تھا۔ سیرۃ الرسول صفحہ ۱۸ و ۱۹!!

حاشیہ صفحہ ہذا * حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بعد زید بن حارث ایمان لایا۔ اور یہ
وہی آزاد کردہ غلام تھا جسکی بابت پچھلے صفحون مین تذکرہ ہو چکا ہی۔ زید کا ایمان لانا بھی حضور انور

ناظرین کو چاہئے کہ زید کی بابت حیرت صاحب کے وہ بیانات جو ہمنے خطوط کے نیچے اس اور صفحات ۶۱ و ۶۲ کے حاشیہ پر لکھی ہین انکو مذکورہ بالا فقرات سے جو خطوط کے نیچے لکھے گئے ہین ملاکر پڑھین اور پھر حیرت کے اس دعوے کی داد دین کہ وہ مخالفون کے اعتراضات کا جواب دینے کے لئے چنے گئے ہین -

اۓ میرے قدیمی دوست حیرت صاحب اوّل تو تمہارے بیان کے موافق کسی مسلمان مورخ نے زید کے عالم ہونے کی بابت اشارہ تک بھی نہین کیا ہے - اور وہ بنی طے کے قبیلہ کا ایک چھوکرا تھا اور کوئی ثابت نہین کرسکتا ہی کہ اس قبیلہ کے چھوکرے بھی پڑھے لکھے ہون لیکن تھوڑے سے ہی اتار چڑھاؤ پر بچاس ہی صفحہ کے بعد جھٹ زید کو تمنے پڑھا لکھا بھی ثابت کردیا - مذہب نصاریٰ سے پورا واقف اور انجیل وتوریت کا فاضل بیان کردیا - اب تم خود ہی خیال کرو کہ اگر تمہارے ان دونون بیانات کو وہ لوگ پڑھین جن کے اعتراضات کا تم نے جواب دیا ہی تو وہ تمہاری دماغی قابلیت اور مجددیت کی کس قدر داد دین اور تمہارے تحریر سے کیا نتیجہ نکالین ہماری رائے مین تم ان دونون متضاد بیانات کے ہرگز ہرگز تطبیق نہین کرسکتے ہو البتہ تمہارا صرف ایک

بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۲ کی صداقت نبوۃ کی روشن دلیل ہی کیونکہ زید مدت سے حضور انور کی خدمت مین رہتا تھا اور خود پڑھا لکھا بھی تھا اسے مذہب نصاریٰ سے پوری واقفیت بھی اور وہ انجیل وتوریت کے متعلق بہت کچھ جانتا تھا ایسے شخص کا ایمان لے آنا جو اندرونی معاشرت سے واقف بھی ہو اور زمانہ کے مطابق پڑھا لکھا بھی ہو صدق دلی سے بہت بڑی بات ہی سیرۃ الرسول صفحہ ۱۶۹

جواب درست ہوسکتا ہی جسکے تسلیم کرنے مین کسی سلیم العقل کو کچھ چون وچرا کی گنجایش باقی نہین رہ سکتی ہی کیونکہ وہ جواب تمہاری طرف سے دراصل بے نظیر اور لاجواب ہوسکتا ہی اور وہ یہ ہی اگر تم یہ کہدو کہ جس حالت مین خود اپنی ہی بابت مین اکثر شش وپنج اور تردد مین رہتا ہون کہ آیا مینے تعلیم سبقاً سبقاً پائی ہی اور مولویون کے آگے زانوئے شاگردی طے کیا ہی یا اسکے برخلاف مین جاہل مطلق ہون کسی مولوی کی شاگردی نہین کی ہی اور کچھ پڑھا لکھا نہین ہون صرف اپنا نام محمد فاضل رکھ لیا ہی جبکہ میری واقفیت خاص اپنی بابت ایسی ہی تو اگر مینے زید کی بابت ایسے متضاد اور متناقص بیانات لکھدیئے ہین اس حالت مین کسی کو کیا حق حاصل ہی کہ نکتہ چینیان کرنے بیٹھ جاوے یہ جواب دراصل حیرت صاحب کی طرف سے ایسا بے نظیر ہوسکتا ہی کہ جس پر سوائے سر تسلیم خم کرنے کے اس پر رد وقدح کرنی نہایت نادانی مین داخل ہی لیکن ناظرین اس سے یہ ضرور نتیجہ نکالین گے کہ حمایت اسلام کے تمہارے دعوے دراصل خود اسلام پر حملے کرنے ہین اور جب تم آنکھین بند کرکے لکھنے بیٹھتے ہو تو سر اور پیر کی کچھ خبر نہین رہتی نہ تمکو کھائی دکھائی دیتی ہی نہ کنوان اور اوندھے منہ گر پڑتے ہو۔ امید ہے کہ اس ایک ہی نظیر سے ناظرین حیرت صاحب کی طرز جواب کا اندازہ کرسکتے ہین جو وہ مخالفین کو دیتے ہین اور جس کے واسطے وہ چنے گئے ہین ۔

چوتھی دلیل

اب مین چوتھی بات یعنی حیرت صاحب کے خواب کی بابت جسے صفحہ ۳۶ پر نقل کر چکا ہون اور جسے بار بار بیان کر کے حیرت صاحب بہت بہک گئے ہین سرسری نظر ڈالنی چاہتا ہون اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جاوے کہ کبھی رسول صلعم کو حیرت صاحب نے خواب مین دیکھا تھا - تو اس سے صرف یہ ثابت ہوتا ہی کہ قدرت نے اپنی برکات کی مختصر سی جھلک حیرت صاحب کو اس صلہ مین دکھائی تھی جو انھون نے سیّد امیر علی اور سر سید وغیرہ کی تصانیف سے مضامین اخذ کر کے (جسکا سیرۃ محمدیّہ کے صفحہ ۹ پر اقرار کیا ہی) سیرۃ محمدیّہ کو اردو مین شایع کرنے مین تکلیف اٹھائی تھی لیکن چونکہ مامورمن اللہ کی مخالفت اور عداوت کا بدنما داغ ان کی قسمت کی پیشانی پر ازل سے لگا ہوا تھا اس لئے بعدہٗ اس پہلو پر ساری نعمتون سے محروم رہے اور آخر کار ان کی حالت اس حد تک پہنچ گئی کہ نفس وجود الہام سے انکار کر کے صحابہ کرام پر بھی الہام الٰہیہ سے محرومی کا الزام لگا دیا جنکی بابت اولیاء اللہ کے مشاہدات اور تجربات سے دفتر بھرے پڑے ہین جو اس قدر حد تواتر کو پہنچ گئے ہین کہ ان سے سوائے ضدی اور ہٹ دھرم کے کوئی انکار نہین کر سکتا ہی جو اگر زمانہ نبوی صلعم مین بھی ہوتا تو اس کا حشر غالباً ابوجہل کے ساتھ ہی ہوتا جس نے اپنی ضد اور ہٹ کے مقابلہ مین کسی بات پر خواہ وہ کیسی ہی معقول اور راحت بخش تھی ذرا کان نہ دھرے اور توجہ نہ کی -

اس خواب کی بابت سوال یہ ہوتا ہی کہ جس رنگ آمیزی اور عبارت آرائی سے

حیرت صاحب نے یہ خواب مقدمہ تفسیر مین لکھا ہی اگر اسے اسی طرز اور انداز سے دیکھا ہوتا تو مقدمہ تفسیر کی تصنیف سے کئی برس پہلے سیرۃ محمدیہ مین بھی اسی طرح سے لکھا جاتا لیکن اس وقت حیرت صاحب کو اسقدر سوجھ بوجھ نہ ہوئی جو سیرۃ محمدیہ مین بھی یہ بیان کرتے کہ "دو میری صورت دیکھتے ہی پاس بٹھالیا سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت دی آنکھ کھلتے ہی بڑے بڑے غوامض اور گہرے گہرے نکات خود بخود حل ہونے لگے اور شرع محمدی کا راز صاف عیان ہوگیا" اس قدر عبارت آرائی کے بجائے سیرۃ محمدیہ کے صفحہ ۸ پر اس خواب کو بالکل معمولی طور پر مفصلہ ذیل الفاظ مین لکھا ہی کہ "مینے حضرت رسول خدا صلعم کی مدینہ منورہ مین زیارت کی جس سے میری محنت وصول ہوگئی اور مجھے پورا صلہ مل گیا کہ اس کام کو (یعنی سیرۃ محمدیہ کی تحریر کو) انجام کو پہونچایا" اگر یہ خواب دراصل اسی طرح سے دیکھا ہوتا جس طرح سے مقدمہ تفسیر مین لکھا گیا ہی تو ان تمام واقعات کے بیان کرنے کے لئے سیرۃ محمدیہ کی تصنیف کی وقت کوئی روک نہ تھی لیکن اس خواب کے دیکھنے سے برسون بعد جس قدر شرع محمدی کے رازون کا تجسّس ہوتا گیا اسی طرح سے اس خواب مین بھی رنگ آمیزی کا خیال بڑھا اور انجام کار اس حد تک پہونچ گیا۔

مذکورہ بالا بیان کے علاوہ ایک اور بات بھی غور طلب ہی اور وہ یہ ہی کہ جسطرح سے آجکل لوگون کی خوبتین افتراپردازی پر عموماً وسیع ہوگئی ہین اور جھوٹے خوابات کی طرز پر ناولون کے پیرایہ مین مختلف رسائل شایع ہوچکے ہین اور رویائی صادقہ اور خدا جانے کیا کیا اور کس کس قسم کے رویا ان کا نام رکھا ہی ناول نویسی کی عادت کی وجہ سے حیرت صاحب نے بھی ۸ راپریل سنہ ۱۹۰۱ء کے کرزن گزٹ سے میرا خواب کی سرخی

سے ایک طول طویل خواب ناول کی طرز پر لکھنا شروع کیا تھا یہ خواب چونکہ ۸ اپریل سنہ ۱۹۰۱ء سے حیرت صاحب نے شایع کرنا شروع کیا تھا اسلئے اغلب ہو کہ ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۰۱ء کی شب سے انہون نے اسے دیکھنا شروع کیا ہوگا اور ۱۵ ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء یعنی سوا پانچ ماہ تک بلا ناغہ دیکھتے اور درج اخبار کرتے رہے چونکہ کرزن گزٹ ہفتہ وار ہی اس لئے معلوم ہوتا ہی کہ آپنے خواب بھی ہفتہ وار ہی دیکھا ہوگا۔ یا تھوڑا تھوڑا ہر روز دیکھتے رہے ہونگے ؞

بہرحال ۲۲ ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء کو حیرت صاحب کا خیال کسی اور طرف یکایک منتقل ہوگیا اور یہ خواب درمیان ہی مین چھوڑ دیا گیا۔

اب جبکہ حیرت صاحب کے خیالات کی کیفیت خوابات کی بابت ایسی ناگفتہ بہ ہی تو اس خواب کی اصل حقیقت یا رنگ آمیزی کی بابت جس کا راگ حیرت صاحب وقتاً فوقتاً گاتے رہتے ہین ناظرین خود خیال کر سکتے ہین یہ بدیہی باتین ہین۔ اور خود حیرت صاحب کے قول کے موافق ”بدیہیات اور مشاہدات کا انکار قیامت تک نہین ہوسکتا ہی ہزار زور مارا جاوے لاکھ ایڑیان رگڑی جاوین مگر مشاہدات کا منکر مجنون ہی کہلائیگا“ دیکھو مقدمہ تفسیر صفحہ ۳۳۹ - اب ہم یہ دیکھنے کے منتظر ہین کہ حیرت صاحب ہمارے ان بیانات سے کس قدر فائدہ اٹھاتے اور اپنی غلط کاریون سے رجوع کرتے ہین یا اس شعر کے مصداق ہوتے ہین۔

شعر

ہر یکے ناصح برائی دیگران ناصح خود یافتم کم اندر جہان

مین حیرت صاحب سے یہ دریافت کرکے ان کے جواب کی معقولیت کو ناظرین

کے حوالہ کرتا ہون کہ آیا آپ اِس حدیث کے مصداق ہو چکے ہین یا ابھی کچھ کسر باقی ہی۔ من عادی لی ولیا فقد اذنتہ الحرب یعنی جو میری ولی سے عداوت کرے مین نے اُس سے لڑائی کا اعلان فرمادیا۔

آخیر مین یہ ظاہر کردینا بھی مین مناسب سمجھتا ہون کہ مجھے حیرت صاحب کی تعلیمی اور دوسرے حالات سے پوری پوری واقفیت ہی لیکن اپنی ذاتی واقفیت سے مینے اس لئے کام نہین لیا ہی کہ مین حتی المقدور تمام بحث انقطاعی طور پر کرنی چاہتا ہون۔ ناظرین کے واسطے جو بطور ثالث ہین اس قسم کی بحث جو ذاتی واقفیت کی بنہ پر کیجاوے قابل اطمینان نہین ہوسکتی کیونکہ میرے بیانات کی صداقت اور غیر صداقت کو جانچنے کے واسطے کوئی معیار نہین ہی اس وجہ سے مینے جابجا حیرت صاحب کے اقوال نقل کرکے ان کا حوالہ بھی ضرور دیدیا ہی تاکہ ناظرین کو ہر معاملہ مین قطعی رائے قائم کرنے کا موقع مل سکے اور ہر ایک شخص حوالجات کے ذریعہ سے اصل تحریرات کو پڑھکر اپنا اطمینان کرلے حیرت صاحب کے اصل نکتہ چینیو نکا جواب دینے سے پہلے جو بحث مینے اوپر کی ہی اور اس مین انکی جس قدر خوبیان اور صفات خود انہی کی تحریرات کے موافق بیان کی گئی ہین امید ہی کہ ان کا مطالعہ کرنے کے بعد منصف ناظرین کو ہمسے یہ سوال کرنیکا موقع نہ رہے گا۔ عیب ہا جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو۔

ممکن ہی کہ میان حیرت کی نکتہ چینیون کا جواب دیتے ہوئے کسی جگہ الزامی جواب دینے کی بھی ضرورت پڑجاوے اور اسوقت انکا کوئی عیب ظاہر ہوجاوے اس لئے بطور خلاصہ ہم ان کی خوبیون کو جو گذشتہ صفحون مین بیان کی گئی ہین ایک دفعہ پھر علیحدہ علیحدہ دو کالمون مین بیان کردیتے ہین تاکہ ہر ایک شخص بہت صفائی سے حیرتی صفات سے واقف و آگاہ ہوجاوے

زرّین کالم

پی دہر پی الہام ربانی کی تعلیم اور فیصلہ کے مواقق حیرت صاحب مسیح معہود ہین مولیٰ کریم کا قاعدہ ہے کہ ہر صدی ہین وہ ایک شخص کو چن لیتا ہے جو دین کی تجدید کرتا ہے۔ یعنے جو غلط خیالات اور اوہام باطلہ لوگون کے دلومین پیدا ہو جاتے ہین وہ اُن کی اصلاح کرتا ہے اس صدی ہین اس نے حیرت صاحب کو چنا ہے اس بات سے وہ لوگ چونکیں گے جنہون نے مدت سے ان تعلقات پر غور و خوض کرنا ترک کر دیا ہے جو عبد اور معبود مین برقرار چلے آتے ہین اور جو بیوقوف بھیڑونکی طرح اسی ٹبیا پر پڑے ہین جس پر ان کے ملحد جارہے ہین مگر جن کے قلوب تجلیات ربانی سے منوّر ہین وہ حیرت کی باتون پر یقین کرین گے۔ حیرت صاحب کے مجدد ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ

تاریک کالم

حیرت صاحب کے الہام تخیلات ہین جو یہودیون اور عیسائیون کی تقلید سے انہون نے رواج دیئے کیونکہ رسول صلعم کے زمانہ محمودمین کوئی صحابی صاحبِ الہام نہ تھا۔ مرزا صاحب قادیانی کے بعض نافہم مریدون نے یہ حیرت انگیز بات اڑا دی ہے کہ حیرت صاحب عنقریب کچھ بننے والے ہین ایسے خیالات لغو اور بیہودہ نیز حضور انور کی سچی اطاعت اور محبت سے بے بہرہ کرنے والے ہین اور حیرت صاحب کے نزدیک اس قسم کے مدعی بدنصیب ہین اور جو لوگ حیرت صاحب کی بابت ایسے خیالات رکھتے ہین ان کے خیالات بے سروپا ہین حیرت صاحب اگر مجدد یا مجتہد یا امام ہونے کا دعوےٰ کرتے تو سال دو سال ہین دو تین لاکھ آسانی سے ان کے مرید ہو جاتے۔

انہون نے کبھی کسی مولوی کے آگے زانوئے شاگردی طے نہین کیا ہی کبھی ایک لفظ بھی عربی فارسی اور انگریزی کا نہین پڑہا ہی نہ صرف ونحو نہ فلسفہ اور منطق پڑھی ہی اور اُن کو فخر ہی کہ امی ہونے کا پرتو کچھ نہ کچھ ان پر پڑا ہی

حیرت صاحب نے عربی کی کتب سبقاً سبقاً پڑھی ہین اپنی عمر کا بہت بڑا حصہ مولویونکی صحبت مین بسر کیا ہی جس جماعت مین انکو علم حدیث پڑہنے کا فخر حاصل ہوا ہی اسمین ۲ طلبہ تھے - ل - ڈارون ملیتھس کومٹی ریکارڈس ایم ڈی جونس جیسے فلاسفرونکی تصانیف ایک یورپی فلاسفر سے سبقاً سبقاً پڑھی ہین وغیرہ وغیرہ

یہ ہین حیرت صاحب کی خوبیان جنسے کوئی بھی انکار نہین کرسکتا - احمدی جماعت ان خوبیون پر ہزار پردے ڈالے مگر آفتاب کی روشنی کئی پردہ پڑنے پر بھی چمک ہی جاتی ہی اپنی ان خوبیون کے مقابلہ مین حیرت صاحب کو یہ حق حاصل ہی کہ وہ احمدی جماعت کو خطاب کرکے فرمائین -

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم - چشمۂ آفتاب راچہ گناہ

کرمک پروانہ راچون موت می آید فراز - می فتد بر شمع سوزان از رہ شوخی وناز

مینے اِس رسالہ کے ابتدائی حصہ کو اس زمانہ سے شروع کیا ہی جب حضرت اقدس ۱۸۹۱ء مین دہلی تشریف لائے تھے اور حیرت صاحب نے بالمقابل مسیح معہود ہونے کا اظہار کیا تھا اور چونکہ کرزن گزٹ مورخہ ۲۳ مئی اور یکم و ۸ ستمبر ۱۹۰۴ء مین حیرت صاحب نے حضرت اقدس کے دہلی تشریف آوری کا تذکرہ کیا ہی اس لئے مجھے یہ مناسب معلوم ہوتا ہی کہ صرف ۱۹۰۱ء کے واقعات

کی بابت جو کچھ حیرت صاحب نے نکتہ چینیان کی ہین انپر اسی پہلے حصہ مین بحث کرکے نئی نکتہ چینیون کوان سابقہ واقعات سے بالکل علیحدہ رکھا جاوے۔
ان مضامین پر بطور قولہ، واقول بحث کرونگا تاکہ حیرت صاحب کی تمام نکتہ چینیونکا جواب ہو جاوے اور ناظرین کو بھی اعتراض کی حقیقت اور جواب کی طرز اور نوعیت کے سمجھنے مین آسانی ہو۔
حیرت صاحب کے ۲۳ مئی کے مضمون کا سلسلہ ۱۵ مئی کے اخبار سے شروع ہوا ہی جہان انہون نے بطور ہمدرد ظاہر ہو کر حضرت اقدس کو نصیحتین کرنی شروع کی ہین اپنے جوابات کا سلسلہ مین اسی جگہ سے شروع کرتا ہون۔
قولہ ۔ پہلی نصیحت مشن مین کامیاب ہونے کے لئے انہین استقلال اور دلیری کی ضرورت ہی وہ بعض موقعون پر کچھ ایسے خائف ہو جاتے ہین کہ انکے آیندہ مقاصد پر پانی پھر جاتا ہی۔
اقول ۔ مرزا صاحب کے استقلال کی بابت مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہین ہی تم نے خود ان اپنی مضامین کے شروع مین ان کی مختلف پریشانیون وغیرہ کا ذکر کرکے لکھا ہی کہ مرزا صاحب ہی کچھ ایسے دل گردے کے آدمی ہین کہ باوجود اس قدر پریشانیون کے اپنی جگہ پر قائم ہین وہ بیانات لکھنے گے بعد اب استقلال کی ضرورت کا بیان کرنا اگر حماقت نہین ہی تو اور کیا ہی۔
اب رہی دوسری بات یعنے ان کا خائف ہونا جو آپکو نظر آتا ہی اگر شاید ایسا ہو بھی تو وہ رسول صلعم سے ورثہ مین پہونچا ہوگا اور اسی قسم کا ہوگا جس کی بابت تمنے سیرۃ محمدیہ صفحہ ۲۲۹ پر لکھا ہی دو محمد کے دلپر خود بخود یہ خوف طاری ہوا کہ میرے لئے

یہ سامان ہو رہا ہی وہ اپنی قوم کی بدکرداری سے واقف تھا اور اُنکے تیور پہچانتا تھا
اس کا دل بیدار رہتا تھا۔
خود بخود حضرت موسیٰ کی طرح جب اس پر اس کے دشمنون نے حملہ کرنے کا ارادہ کیا
تھا آگاہ ہوگیا تھا٭،،

حاشیہ۔٭ ناظرین کو اس عبارت کا طرز بیان بے ادبانہ اور گستاخانہ معلوم ہوگا
اور غالباً اس سے رنج بھی پہونچے گا لیکن مینے حیرت صاحب کی عبارت ہو بہو نقل کی ہی (نقل کفر کفر نباشد)
اس سے ان دلی تعلقات کا بخوبی پتہ لگتا ہی جو حیرت صاحب کو رسول صلعم سے ہی اس تمام کتاب
سیرۃ محمدیہ مین اس حیرت نے رسول صلعم کے لئے تعظیمی الفاظ استعمال کرنے کے معلوم ہوتا
ہی کہ قسم کھائی ہی اور نہایت بے ادبانہ طرز اختیار کیا ہی تاکہ ناظرین کو میرے بیان کی تصدیق ہوجاوے
کسی قدر جملے اس کتاب کے اور نقل کرتا ہون اور وہ یہ ہین ،،محمد جو کچھ کہتا ہی اس کا بیان صحیح ہی
محمد بھی ہم جیسا انسان تھا۔ محمد بیم و رجا مین مبتلا تھا۔ محمد اپنی جگہ سے نہ ڈگمگایا۔ وہ بھڑکتے ہوئے
الفاظ مین بتون کی برائی کرتا تھا۔ اس کے اسپیچ سے لوگ بھڑک اُٹھے۔ محمد اُنکی فکر مین مشغول
تھا۔ محمد جب انسان ہوا تو جو کیفیات انسانیہ کہ فطرت انسانی کو لازم ہین وہ سب محمد کو بھی لازم
تھین یہ انسانی کمزوری کا جذبہ تھا جو محمد کی زبان سے نکل گیا۔ جب اسکی شہرت ہوئی کہ محمد
لات و عزی کو بناوٹی بتاتا ہی۔ محمد خدا کے رحم کا طلبگار ہوا محمد یہی کہتا رہا کہ مین تم مین اتفاق
کرانے آیا ہون۔ محمد خدا نہ تھا۔ انسان تھا۔ محمد کیسا اپنے کو بے بس سمجھتا تھا۔ اسنے جو کچھ چاہا
خدا سے چاہا۔ محمد کو اس کے ارادہ مین کامیاب نہونے دین گے۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ محمد جو کہتا
ہی صحیح ہی۔ محمد اس رستہ سے بچ جائے گا۔ محمد اپنی اس ناکامی پر خاموش ہو رہے۔ محمد کو اپنے
ارادہ مین ناکامیابی ہوئی۔ وہ اپنی برچھیون کو محمد کے کلیجہ مین بھونک دین۔ (توبہ توبہ نقل کفر

میان حیرت دیکھا رسول صلعم کے لئے بھی تم خوف تجویز کر چکے ہو اگر اسی قسم کا خوف

بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۲ - کفر نباشد یہہ فقرات صرف ۱۲ صفحون سے لیکر لکھے گئے ہین ورنہ تمام کتاب اسی طرح کے کلام سے بھری پڑی ہی اب مین خود حیرت صاحب سے یہ دریافت کرتا ہون کہ جس شخص کی یہ حالت ہو کیا اس کی بابت یہ گمان کیا جاسکتا ہی کہ اسکے دل مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہی - مین یہ قسمیہ کہتا ہون کہ حیرت صاحب کی اس کتاب مین ڈہائی ہزار سے زیادہ مقامات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک آیا ہی لیکن صلی اللہ علیہ وسلم صرف پچاس کے قریب موقعون پر استعمال کیا گیا ہی - غالباً حیرت صاحب تو اپنی اس طرز تحریر کو بھی دقائق ومعارف مین ہی شمار کرتے ہون گے - اس موقعہ پر ایک یہ بات قابل غور ہی کہ میان حیرت نے سیرۃ محمدیہ کے شروع مین ایک دیباچہ لکھا ہی جسکے طرز بیان سے معلوم ہوتا ہی کہ بعد مین کتاب کے ساتھ شامل کیا گیا ہی - اس وقت معلوم ہوتا ہی انہین کچھ ہوش آگیا تھا اسلئے صفحہ ۸ پر اپنی اس طرز بیان کی لغویت کا عذر ان الفاظ مین کیا ہی دو مینے بعض مقامات پر اپنے آقائے نامدار حضرت مولٰنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو صیغہ واحد مین لکھا ہی - جس وقت ایک راسخ الاعتقاد ملا دیکھے گا ضرور مصنف کو بے ادب اور گستاخ کہے گا اور حقیقت مین بغیر وجوہات قائم کئے بات بھی گستاخی اور بے ادبی کی ہی مگر جس نظر سے مینے یہ دلیری کی ہی وہ سچی دلی پرجوش جذبہ کی حالت مین بے اختیاری کی صورت مین قلم سے ایسا سرزد ہوگیا جب مینے مختلف عربی تاریخون اور حدیثون اور احادیث کی مقدس کتابون مین مضامین جمع کرنے کے لئے نوٹ کئے تو آپکی عالی شان بزرگی اور عظمت کا وہ اثر ہوا کہ میرا دل یہ کہنے لگا بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر - اس بے مثال جوشیلے اثر نے ترقی کی اور صاف طور پر کھل گیا کہ

کبھی مرزا صاحب کو ہوا ہوگا تو واقعی طور پر ہم اس کو یہی سمجھینگے کہ وہ رسول صلعم

بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۳ کہ خدا اور رسول کی یہی دو برتر ذات ہین جو صیغہ واحد سے پکارے جانے کی مستحق ہین یعنے جس پہلو سے ہم اپنے برتر حقیقی خالق کو صیغہ واحد سے پکارتے ہین اور ذرا بھی گستاخی اور بے ادبی نہین خیال کرتے اسی پہلو سے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پکارا جاوے،،

حیرت صاحب کے اس بیہودہ اور نہایت ہی نامعقول عذر کو پڑھکر مجھے کسی کا یہ مقولہ یاد آتا ہے۔ کہ عذر گناہ بدتر از گناہ۔ اور اس مقولہ کی صداقت پر حیرت صاحب پیسہ اخبار کی مخالفت مین ایک طویل مضمون کرزن گزٹ مین لکھ چکے ہین اسلیئے وہ اس سے ہرگز انکار نہین کرسکتے ہین اس عذر کے بدتر از گناہ ہونے کا ثبوت حیرت صاحب کی اسی کتاب سے ملتا ہے اور وہ یہ ہے کہ عامی آدمیون اور کفار وغیرہ کے ذکراذکار کو نظرانداز کر کے ان بزرگون کی بابت جن کا نام اسلامی دنیا مین ادب اور تعظیم سے لیا جاتا ہے جو بیانات اس کتاب مین لکھے گئے ہین۔ وہ بھی بالکل اسی طرح پر ادا کیئے ہین جس طرح سے رسول اللہ صلعم کے متعلق لکھے ہین چنانچہ

نظر اوّل صفحہ ۲۱۰ پر لکھا ہے ،، وہ کو قریشیون کا بڑا معاون عمر مسلمان ہوگیا تھا،،

نظر دوم۔ صفحہ ۲۱۹ پر ،، خدیجہ ہمیشہ اس کے لیئے امید اور ڈھارس کا فرشتہ بنی رہی،،

نظر سوم۔ صفحہ ۲۳۰ ،، حضرت علی بھی آکر مل گئے یہ باوفا اور جان نثار چھپ چھپا کر مکہ سے بھاگا اور مدینہ کی طرف روانہ ہوا دن کو کہین چھپا رہتا تھا شب کو رستہ طے کرتا تھا کیونکہ خوف تھا کہ کوئی دیکھ لیگا اور قتل کرڈالیگا مگر خدا نے بچا دیا اور اپنے پیارے نبی سے آکر مل گیا۔

سے ورثہ مین پہونچا تھا لیکن خوف سب جگہ تم جیسے عالی دماغون کو ہی دکھائی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۲

نظر چہارم ۔ صفحہ ۲۹۵ "بہادر اور شجاع خمراچند شیر دل مسلمانون کے ساتھ شہید ہوا"

نظر پنجم ۔ صفحہ ۴۴۶ "زید میسیدان جنگ مین شہید ہوا۔

نظر ششم ۔ صفحہ ۴۴۷ خالد ایک تو خود ہی پر جوش تھا سرداروں کے شہید ہونے نے اور بھی غضبناک کردیا اور صلیبی نشان کی طرف باگین اٹھا کر چلا۔

بکثرت اس قسم کے نظائر اس کتاب سے دیئے جاسکتے ہین۔

ان نظائر کو پڑھکر ناظرین خیال کرسکتے ہین کہ حیرت صاحب کا یہ بیان کہ خدا و رسول کی ہی دو بزرگ ذات ہین جو صیغہ واحد سے پکارے جانے کے لائق ہین کس قدر بیہودہ عذر ہی اگر تمام ان بزرگون کی جن کا بیان حیرت صاحب نے اس طرح پر کیا ہی ایک فہرست پیش کرکے یہ کہتے کہ ان سب کے نام خدا کی طرح سے صیغہ واحد کے ساتھ پکارے جانے کے مستحق ہین۔ تب ان کا عذر درست ہوتا۔ لیکن حیرت صاحب یہ یاد رکھو کہ وہ اندرونی خرابی اور دلی خباثت جو پوشیدہ ہوتی ہی ظاہر ہوئے بغیر ہرگز نہین رہ سکتی خصوصاً مامورین اللہ سے مقابلہ کرنے کی حالت مین وہ ضرور رنگ لاتی ہی

سچ ہی ۔ بزیر جامہ نہان کردہ برص لیکن ۔ بچشم اہل بصیرت برہنہ می آئی ۔

حیرت صاحب اب مین آپسے دریافت کرتا ہون کہ ایسے شخص کے لئے جو اپنے تئین نہ صرف مسلمان بلکہ نصیحت بار مسلمان اور خدا جانے کیا کیا کچھ سمجھتا ہو اس سے زیادہ کوئی اور بات شرمناک ہوسکتی ہی کہ وہ رسول صلعم کے حالات مقدسہ ایسی ناپاک

دیتا ہی اب رہا آیندہ مقاصد پر پانی پھرنا یہ آپکی خوش فہمی ہی جو آپ جلیسون کو ہی دکھائی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۲ طرز سے بیان کرے جس سے معلوم ہوتا ہی کہ اس کے دل مین اتنی محبت بھی نہین ہی جتنی اردو پر سفید ی حیرت تم دراصل بعض ناعاقبت اندیش خریداران کرزن گزٹ کے چڑھاوے بڑھاوے مین آگئے ہو جنہون نے تمکو اشتعال دلایا تھا۔ اور جن کا تمنے گزٹ مورخہ یکم جون ۱۹۰۳ء پر ذکر کیا ہی وہ دراصل تمہارے نادان دوست تھے۔ جن کی طفیل تمکو یہ روزبد دیکھنا نصیب ہوا۔ ورنہ تم خود خیال کرو کہ مدت سے یہ تمہارا پردہ کس طرح سے ڈھکا ہوا تھا۔ خدا دراصل بڑا متحمل ہی کہ تم جیسے بدزبان شخص کی اب تک گرفت نہ کی لیکن سچ ہی عذابی کہ دیر تر آید سخت تر آید۔ تمنے بے باکی اور دلیری اور حیرت کرنے مین بعض عیسائی مصنفون کے بھی کان کترے ہین۔ صرف یہ مذکورہ بالا ہی نظیر ایسی نہین ہی جو یہ ثابت کرتی ہو کہ تمہارے دل مین رسول صلعم کی کچھ عظمت نہین ہی بلکہ اور بہت سے اسی قسم کے نظائر تمہاری تصانیف مین ملتے ہین جن مین سے چند اور مین اسجگہ لکھتا ہون تاکہ میرے اس بیان کی مزید تقویت ہو کر اصل حقیقت ناظرین پر کھلجاوے۔

ایک نظیر یہ ہی کہ تمنے الفاروق سیرۃ محمدیہ و سیرۃ الرسول مین جابجا رسول اللہ صلعم کو کمبل پوش اور صحابہ کو ریوڑ چرانے والا لکھا ہی۔ اور یہ تمہاری نظر مین بھی گناہ ہی۔ جس پر تم نے گزٹ مورخہ یکم جون ۱۹۰۳ء مین سرسید پر تبرا بھیجا ہی۔

دوسری نظیر کرزن گزٹ مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۲ کالم ۲ پر تمنے لکھا ہی دو رسول صلعم پر کئی کئی وقت گذر جاتے تھے کہ جو کا دلیا بھی انکو نہ ملتا تھا۔ اور آپ پیٹ سے پتھر باندھ لیا کرتے تھے۔ اور صدیق اکبر کی بھی یہی حالت تھی" نیز سیرۃ محمدیہ صفحہ ۳۹۱ پر لکھا ہی دو اکثر مہینہ کے مہینہ گذر

دیتا ہی اور اسی قسم کا ہی جس کی بابت سیرۃ محمدیہ کے صفحہ ۷۶ ا پر تم نے لکھا ہی وہ یہ سنتے ہین وہ بھڑکنے والی آگ کی طرح سے بھڑک اٹھے کسی نے قہقہہ مارا کوئی ہنس دیا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۶

جاتے تھے کہ آپکے چھوٹے سے حجرہ مین چراغ تک جلانے کو میسر نہ آتا تھا" حیات اعظم صفحہ ۱۶۶ پر بھی اسی قسم کا مضمون ہی۔

اِن مذکورہ بالا بیانات سے ہر شخص سمجھ سکتا ہی کہ یہ واقعات درست ہون یا نہون۔ ایک مسلمان کا دل کب گوارا کر سکتا ہی کہ ان کلمات کو دھرایا جاوے ہم اسکا انصاف حیرت صاحب پر ہی چھوڑتے ہین کہ آیا ایسا لکھنے والا رسول صلعم سے محبت رکھ سکتا ہی۔ تم نے خود خلافت شیخین مین لکھا ہی کہ کیا کوئی غیر شیعہ اپنے مان باپ کا ذکر ان الفاظ مین کر سکتا ہی جو وہ اہلبیت کے لئے استعمال کرتے ہین سو حیرت صاحب اگر اسی دل کے ساتھ تم اپنی ان تحریرات پر نظر ڈالوگے تو سمجھ سکتے ہو کہ جب تم اپنے مان باپ کی بابت یہ کہنا اور اخبار و رسائل مین مشتہر کرنا گوارا نہ کروگے کہ میرے مان باپ کو جلانے کے لئے تیل بھی نہین جڑتا ہی یا کئی کئی وقت گذر جاتے ہین اُنہین جو کا دلیا بھی میسر نہین ہی اور پیٹ پر پتھر باندھ لیتے ہین اگر تمہارے دل مین رسول صلعم کی عظمت ہوتی تو ایسی باتین کبھی منھ سے نہ نکلتین۔ مذکورہ بالا نظائر کے علاوہ اور بھی درجنون نظائر اس قسم کے ہین جو آیندہ حصون مین اپنے اپنے موقعہ پر لکھے جاوینگے لیکن اس موقعہ پر مین حیرت صاحب کو خاص طور پر مخاطب کرکے ان پر یہ بات ظاہر کرنی چاہتا ہون۔ کہ میرے ہاتھ مین بھی اسوقت قلم ہی اگر چاہون تو مذکورہ بالا نظائر لکھنے کے بعد جن مین اپنی طرف سے کسی قسم کی کھینچ تان نہین کی گئی ہی بلکہ وہ تمام بیان واقعہ اور صاف و صریح باتین ہین جس قدر چاہون سخت سے سخت الفاظ استعمال کرکے نوٹ کر سکتا ہون

کوئی کچھ بیہودہ بکنے لگا کوئی خفا ہوا کسی کے منھ مین غصہ سے کف بھر آئے کوئی اور بھی مخالفت پر آمادہ ہوا کوئی کچھ کہنے لگا کوئی کچھ کہنے لگا غرض محمد کو اپنے ارادہ مین کچھ بھی کامیابی نہ ہوئی سوائے اسکے کہ مخالفت کی آگ اور بھی زیادہ بھڑک گئی جیسا کسی نے آگ پر تیل ڈال دیا۔ محمد اپنی اس ناکامی پر خاموش ہو رہے،، حیرت صاحب یاد رکھو کہ مرزا صاحب کو بھی ایسے ہی موقع پیش آیا کرتے ہین جو تم جیسونکو ناکامی اور کچھ کا کچھ دکھائی دیتے ہین۔

حاشیہ صفحہ ۷۲ دنیا مین ایسا کون شخص ہر جو اینٹ کا جواب پتھر اور پتھر کا جواب تلوار سے دینا نہین جانتا ہی اور پھر خصوصاً تم جیسے بدزبان شخص کے لئے تمہارے برابر سخت الفاظ استعمال کرنے ہر حالت مین ہمارا حق ہی لیکن تمہاری ایک بدزبانی کو مین خدا کے حوالہ کر کے صرف واقعات بیان کر دینے پر بس کرتا ہون۔ مہربان من ہزار پردہ ڈالے جاوین لیکن دل کی تاریکی کبھی چھپ نہین سکتی ہی جس شخص نے تمہاری ایک بھی کتاب غور سے پڑھی ہوگی وہ ہمارے بیان کی تائید کر سکتا ہی تمنے بعض جگہ تو پیغمبر یون کو بھی پرے بٹھا دیا ہے جیسا کہ سوانح عمری حضرت عمرؓ کے صفحہ ۲۵ پر لکھا ہی کہ رسول صلعم کی قابلیت محض دماغی قابلیت کی طفیل تھی۔ اسی طرح سے اس کتاب کے صفحہ ۳۰ پر لکھا ہی کہ دو عموماً باہم نبی اور عمر مین اختلاف ہو جایا کرتا تھا اور بعض موقعون پر اس اختلاف کا فیصلہ وحی کرتی تھی۔ اکثر دیکھا گیا ہی کہ وحی کا فیصلہ عمر کے حق مین ہوتا تھا،،

مہربان تم واقعات کی حقیقت کو نہین سمجھا کرتے ہو اسلئے غلط استدلال کر کے واہی تباہی خیالات ظاہر کر دیتے ہو۔

اگر در اصل تم اپنا شمار مسلمانون مین کرتے ہو تو تمکو رسول صلعم کی عظمت اور شان کا خیال ضرور رکھنا چاہیئے +

جواب

کرزن گزٹ مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۰۴ء

قولہ ۲ جب وہ دہلی تشریف لائے تھے اور اہل دہلی سے ان کی اشتہار بازی ہوئی تھی۔.....الخ

اقول اخبار روزانہ پنجاب دہلی مورخہ ۸ اکتوبر ۹۱ء کے ایک مضمون کی نقل ہدیہ ناظرین کرتا ہون جس سے اس اخلاقی حالت کا اچھی طرح سے اندازہ کیا جاسکتا ہی جس کا اس موقعہ پر اہل دہلی نے نمونہ دکھایا تھا۔ اس اخبار کے اڈیٹر سے نہ کچھ ہمارا تعلق اسوقت تھا۔ اور نہ اب ہی اس لئے یہ مضمون اس بداخلاقی کے ثابت کرنے کے لئے قطعی حجت ہی اس کے علاوہ اور بھی بہت سے اسی قسم کے آرٹکل اس زمانہ کے اخبارات کے اس وقت میرے سامنے ہین لیکن خاص دہلی کے ہی اخبار کو پیش کرنا مین زیادہ مناسب سمجھتا ہون۔ اور وہ آرٹکل یہ ہی۔

ماخوذ از روزانہ پنجاب دہلی

مطبوعہ ۸ اکتوبر ۱۸۹۱ء

واجب التعظیم جناب مولوی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی

خوش نصیب ہی شہر دہلی کہ مولانا ممدوح کے قدم میمنت لزوم سے مشرف ہوا
اور بدنصیب ہی شہرت (یعنی خاکسار) کہ بباعث سخت علالت مولانا کی زیارت
سے محروم ہی - چونکہ دہلی مین نئی بات کا چرچا جلد ہو جاتا ہی اس لئے آج کل گھر گھر
مولانا ممدوح کا ذکر سنا جاتا ہی لیکن بہ کثرت اذکار جو آپ کے خلاف سنے
جاتے ہین اس کی وجہ یہ ہی کہ ہمارے شہر کے اکثر علمار نے تہذیب کے خلاف
مخالفت شروع کر دی ہی اور ہم سن رہے ہین (خبر نہین غلط یا صحیح) کہ چند مولوی
آپ پر تکفیر کا فتویٰ لگانے کے لئے تیار ہو گئے ہین اگر یہ سچ ہی تو یہ بات ان کی
نئی نہین ہی - بلکہ آج کل علمار کی یہی ٹکسالی تہذیب ہی کہ ایک دوسرے کو کافر
اور ملحد بناتے ہین زیادہ دیر نہین لگائی جاتی اور قوم کی بدنصیبی ہی کہ ہمارے
سربرآوردون کا یہ حال ہی دیکھنا چاہئے کہ ہم دوسری قومون سے کس تہذیب کے
ساتھ کلام کرتے ہین ناانصافی ہی اگر اپنی قوم کے سربرآوردون کو مطعون
بنایا جاوے اور گھر کی مرغی دال برابر کا نقشہ جمایا جاوے اسلام کا اخلاق
و اسلام کی تہذیب بتاتی ہی کہ آپس مین ملائمت اور محبت کے ساتھ بات کرو
دل کو ٹھیر اکر اپنی کہو دوسرے کی سنو اور گفتگو مین رنجش جوش کاوش
نہ لاؤ - مگر قوم کی بدقسمتی سے یہان معاملہ برعکس ہی کافر و ملحد تو تکیہ کلام ہی -
پھر ہم سوائے اس کے اور کیا کہین کہ اللہ ہماری قوم پر رحم کرا ور اس کے دل مین
سچا اخلاق اور سچی تہذیب ڈالے جس دہلی مین یہ اخلاق اور
یہ تہذیب سنی گئی ہی اس دہلی کا پہلا حال چند منٹ ہم بیان کرنا چاہتے ہین -
کاش ہمارے ناظرین سنکر نتیجہ کی طرف متوجہ ہون - ہند کے آفتاب

جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کے زمانہ مین ایک مولوی صاحب سنگھڑ شریف سے دہلی مین تشریف لائے تھے۔ آپس مین ہر دو صاحبان کے اختلاف واقع ہوا مولوی شاہ عبد العزیز صاحب فرماتے تھے کوّا حرام ہی اور سنگھڑ شریف کے مولوی صاحب نے فرمایا کوّا حلال ہی تمام شہر مین اس بات کا غل مچا شاہ صاحب کو بھی یہ حال معلوم ہوا آپ نے سنگھڑ شریف کے مولانا کو ایک رقعہ لکھا کہ جس کا مضمون یہ تھا کہ "مین آج وقت تخلیہ آپ کے پاس حاضر ہونا چاہتا ہون" جب رقعہ پہنچا تو انہون نے یہہ جواب دیا کہ آپ میرے بزرگ ہین ہیں فلان وقت خود حاضر ہون گا۔ قصہ مختصر سنگھڑ شریف کے مولانا۔ شاہ صاحب سے ملنے کے لئے روانہ ہوئے شاہ صاحب کو معلوم ہوا کہ مولانا قریب مکان کے آگئے آپ نے اپنی دستار اپنے ایک خادم کو دی اور کہا کہ اس کو دروازے تک بچھا دو اور اس پر سے مولانا کو لاؤ۔ خادم نے بچھا دی سنگھڑ شریف کے مولانا نئے فرش کو دیکھکر جھجکے اور سمجھے آپ نے پگڑی کا سرا سر پر لپیٹنا شروع کیا اور یہ کہا کہ اس کی جگہ یہ ہی جس سے مجکو فخر حاصل ہوا آپ نے کل پگڑی اپنے سر سے باندھلی اور اندر جاکر شاہ عبد العزیز صاحب سے ملاقاتی ہوئے۔ فوراً تخلیہ ہو گیا۔ تخلیہ مین سچائی کے ساتھ بحث ہوئی اور دونون صاحبون نے مانا کہ کوّا حلال بھی ہی اور حرام بھی ہی حرام تو یہی میدانی ممالک کا جو مردار کھاتا ہی اور حلال پہاڑ کا کوّا جو اناج کھاتا ہی پھر اس امر مین گفتگو ہوئی کہ اب کیا کرنا چاہیئے اگر یہ کہدیا جاوے کوّا حلال بھی ہی اور حرام بھی ہی تو دلّی کے لوگ سیکڑون پکڑ پکڑ کر کھا جاوین گے۔ آخر دونون واجب التعظیم بزرگ علماء

کی یہ رلئے قرار پائی عام لوگون سے کہدیا جاوے کو احرام ہی چنانچہ دونون صاحب
آفتاب ماہتاب حجرے سے برآمد ہوئے اور بآواز بلند کہدیا گیا کہ کو احرام ہی
پس ایک فتنہ جو دہلی مین برپا تھا مٹ گیا +
اس قصہ کے بیان کرنے سے میرا مدعا یہ ہی کہ پہلے ہمارے علماء کے بااخلاق
تھے جس کے سبب سے فتنے شورشین نہین مچاتے تھے اور اب تو پارٹیان ہین
جنسے امید اعلے اخلاق اور تہذیب کی بہت کم ہی مین نہایت ادب کے ساتھ
اپنے واجب التعظیم علماء دہلی سے عرض کرتا ہون کہ جناب مولوی مرزا غلام احمد
صاحب قادیانی آپکے مہمان ہین آپ پر ان کی خاطر داری واجب ہی۔ شریفانہ
مہذبانہ طور پر انکی مدارات کیجائے اور جو آپس مین اختلاف ہی بیٹھکر اُسکو طے
کردیا جاوے کیونکہ یہ تو دین کا کام ہی آپ کا یا اُنکا نہین۔ لیکن یہ امر جب ہی ہوسکے
گا کہ اپنے دل مین یہ خیال نہ لایا جاوے کہ ہی ہی ہم کو مات نہ ہوجاے دیکھئے
دیکھئے ہیٹی ہو کہ مرید منحرف ہوجائین،، وغیرہ وغیرہ تہذیب کے ساتھ انکے دعاوی
کے دلائل سنے جائین اگر اختلاف ہو بہ تہذیب جواب دینا اور رُسّا مناسب ہے
ہم چاہتے ہین اعلے اخلاق اور شریفانہ طور پر یہ کارروائی بھگتے تاکہ دوسری
قومین دیکھکر کہین کہ مسلمان اپنے اختلافون کو کس عمدگی کے ساتھ طے کرتے
ہین اور مرزا صاحب کو بھی دہلی کی اعلے تہذیب و اخلاق کا نشان ملے۔ ہم
رعایت نہین کرتے بلکہ انصافاً کہتے ہین کہ جناب مرزا صاحب نے جو دو
اعلان شایع فرمائے ہین نہایت نرم ہین جن پر نہایت عاجزی برستی ہی
اون کو دیکھکر بھی باب کفر بکفر کی گردان کرنی ناانصافی کی بات ہی ہم ان دونون

اشتہارون کی نقل اس پرچے مین چھاپتے ہین جس سے پورا حال ہمارے ناظرین باتمکین کو معلوم ہو جاویگا اور آیندہ بھی اس امر کے متعلق حالات لکھتے رہینگے۔

قولہ ۳۔ اس کے بعد چاندنی محل مین انسے مناظرہ ٹھیرا تھا حالانکہ پولیس کا انتظام کافی تھا لیکن خوف کے مارے وہ جلسہ مین نہین آئے جہان ہزارون مسلمان عیسائی اور آریہ وغیرہ انکے منتظر تھے۔ آخیر کئی گھنٹے تک بچارے پریشان ہوکر چلدیئے لیکن مرزا صاحب تشریف نہ لائے۔

قولہ ۲ کے جواب سے کم از کم یہ پتہ ناظرین کو لگ گیا ہے کہ علماء دہلی نے مرزا صاحب کے ساتھ شرط مہانداری اسلامی طرز پر ادا نہین کی تھی اور نیز بعض علماء کے یکطرفہ وعظون نے عوام الناس کو بھڑکا دیا تھا عوام اور علماء کی یہ حالت دیکھکر حضرت اقدس نے ۶ اکتوبر ۱۸۹۱ء کو ایک اشتہار بعنوان "اشتہار بالمقابل مولوی سید نذیر حسین صاحب سرگروہ اہلحدیث" شایع کیا اور اسمین میان صاحب کو مباحثہ کے واسطے طلب کرکے صاف لکھدیا کہ وہ بحث مین تنقیح طلب یہ امر ہوگا کہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ نبویہ سے ثابت ہوتا ہے کہ وہی مسیح ابن مریم صاحب انجیل اب تک آسمان پر زندہ ہین۔ اور آخری زمانہ مین آئینگے یا یہ ثابت ہوتا ہے کہ درحقیقت وہ فوت ہوچکے اور انکے نام پر کوئی اسی امت مین سے آئیگا اگر یہ ثابت ہوجائے گا کہ وہی مسیح ابن مریم زندہ بجسم عنصری آسمان پر موجود ہین تو یہ عاجز دوسرے دعوے سے خود دست بردار ہوجائے گا ورنہ بحالت ثانی بعد اس اقرار کے لکھا دینگے کہ درحقیقت اسی امت مین سے مسیح ابن مریم کے نام پر کوئی آنے والا ہے یہ عاجز

اپنے مسیح موعود ہونے کا ثبوت دیگا!!

ناظرین مذکورہ بالا عبارت کو جو حضرت اقدس کے اشتہار سے نقل کی ہی۔ دھیان مین رکھیئے۔ کیونکہ مین یہ ظاہر اور ثابت کرون گا کہ اس چیلنج کو قبول کرنے مین صفائی اور نیک نیتی سے کام نہین لیا گیا تھا۔ حضرت اقدس کے ۶ اکتوبر کے اشتہار پر میان صاحب تو دم بخود رہے لیکن شیخ محمد حسین صاحب بٹالوی نے جواب دیا۔ یہ یاد رہی حضرت اقدس نے مذکورہ بالا چیلنج والے فقرات کے ساتھ دو شرطین اور پیش کی تھین ایک یہ کہ امن قایم رکھنے کے تم ذمہ دار ہو گے اور کوئی فریق بیجا اور بد تہذیب کلمہ ایک دوسرے کے حق مین نہین کہے گا دوسری شرط یہ تھی کہ بحث تحریری ہوگی۔ اسپر شیخ محمد حسین صاحب نے اپنے اشتہار مین اوپر تو یہ لکھدیا کہ ہمین مرزا صاحب کی کل شرطین منظور ہین لیکن اشتہار مین آگے چلکر شرایط پیش کردہ مین ترمیم شروع کردی۔ چنانچہ پہلی شرط مین یہ ترمیم کی کہ "اس سے وہ کلمات حقہ اور احکام نفس الامر مستثنیٰ ہون گے۔ جو علم دین کے رو سے ایک فریق دوسرے فریق کے حق مین استعمال کر سکے مثلاً اس کے کسی عقیدہ کو کفر یا بدعت یا ضلالت قرار دے یا اس پر کسی مسئلہ مین مخالفت علوم و اصطلاح علماء کے سبب اس کے مناسب الفاظ ناواقفی یا بے علمی وغیرہ کا زبان پر لاوے" اور دوسری شرط مین شیخ صاحب نے یہ ترمیم کی تھی کہ "جو تحریری بیان کوئی فریق پیش کرے وہ پہلے حاضرین مجلس کے سامنے پڑھا جاوے حاضرین مجلس اس کو مطابق مدعا سمجھین تو وہ فریق ثانی کو جواب کے لئے دیا جاوے

اور اگر وہ غیر متعلق اور فضول اور خارج از بحث قرار دین تو اسکو غیر معتبر سمجھکر واپس کیا جاوے اور صاحب تحریر کو دوسرے بیان تحریری پر مجبور کیا جاوے" ناظرین اس پر خود غور کر سکتے ہین کہ حاضرین مجلس کون تھے جو تحریرون کا فیصلہ کرتے ان مین سے بہت بڑا حصہ تو ان عوام الناس اور رؤسار کا تھا جو علمار کی یکطرفہ وعظونسے متاثر ہو چکے تھے یا خود وہ علمار تھے جنکا ذکر زیر قولہ نمبر ۲ کے جواب مین ہو چکا ہی یہ لوگ گویا مرزا صاحب اور شیخ صاحب کی تحریرونکا فیصلہ کرنیوالے قرار دئے گئے تھے غرض ان دو شرطونکو شیخ صاحب نے صاف طور پر قبول نہ کیا۔
اس کے علاوہ وہ اصل بات جس پر سارا دار و مدار تھا اس کے متعلق شیخ صاحب نے یہ تحریر فرمایا "اور ہرگز مناسب نہین ہی کہ پہلے اس مسئلہ وفات مسیح مین بحث ہو" اور میان صاحب کی بابت یہ لکھا "یہ قرار پایا ہی کہ پہلے یہ خاکسار آپ سے گفتگو کرے پس اگر آپکو ساکت ولاجواب کر دے تو حضرت شیخنا کو کسے تکلیف کی ضرورت نہ رہے اور اگر خاکسار آپ کے خطاب وجواب سے ساکت ہو جاوے تو حضرت شیخ الکل سے آپ کے استفادہ کی نوبت پہونچی اور یہی امر بحکم عقل وانصاف وادب مناسب ہی شاگردون کے ہوتے ایک شیخ امام وقت کو زیبا نہین ہی کہ وہ آپ جیسون کو اپنا مخاطب ومناظر بناوین" غرض بہت سی کشمکش کے بعد اور آپ ہی یہ فیصلہ کرکے کہ جو کچھ لکھا گیا ہی مرزا صاحب کو منظور ہی اور مرزا صاحب کی رضامندی حاصل کرنے کی ضرورت نہ سمجھکر اسی اشتہار مین یہ بھی ساتھ ہی لکھدیا کہ ۱۱ اکتوبر کو چاندنی محل مین آجاؤ اور بحث کر لو۔
ناظرین نے مرزا صاحب کے چیلنج کے الفاظ بھی پڑھے اور جس طرح سے اسے منظور

گیا گیا وہ بھی ملاحظہ فرمالیا - اب انصاف آپ پر مین چھوڑتا ہون کہ کیا شرطون کا منظور کرنا اسی کا نام ہوتا ہی اور کیا وہ یکطرفہ جلسہ جائز سمجھا جا سکتا ہی اور کیا امید کی جا سکتی تھی کہ اس جلسہ کا نتیجہ اچھا نکلے گا کیا بتراضی فریقین کوئی امر قرار پاگیا تھا یہ وہی گیارہ اکتوبر والا جلسہ ہی جس پر شامل نہونے کا مرزا صاحب پر حیرت صاحب نے الزام لگایا ہی - اور ۸ ستمبر ۱۴ء کے اخبار مین لکھا ہی "مرزا صاحب ایک مکان مین بند ہو کے بیٹھ گئے تھے جب پے درپے اُن پر زور ڈالا گیا کہ آپ میدان مین آکے مناظرہ کرین تو آپ اوّل تو نئی نئی کھڑپنچین نکال کے ٹالتے رہے اور جب مسلمانون نے آپکے سب شرطون کو منظور کرلیا تو ناچار آپنے وعدہ کیا کہ مین چاندنی محل مین آکے مناظرہ کرون گا"

حیرت صاحب کچھ تو شرم کرو

اور سمجھو کیا غیرت بالکل دنیا سے معدوم ہوگئی ہی کیا تم ایسی کوئی تحریر پیش کر سکتے ہو جس مین حضرت اقدس نے شرایط طے ہوجانے پر چاندنی محل مین جانے کا وعدہ کیا تھا تم ہرگز ایسا نہ کر سکو گے کیا مرزا صاحب کے چیلنج کو صاف طور پر منظور کرلیا تھا جو اس جلسہ مین آپکا جانا فرض ہوتا - افسوس تمہاری ان چالاکیون پر اور حیف ہی تمہاری ان افترا پردازیون پر **ذرا شرم کرو**-

کون اس بات سے واقف نہین ہی کہ حضرت اقدس محض اسی غرض کے لئے دہلی تشریف لائے تھے - اور محض اسی مدعا کے لئے کامل ایک ماہ تک غربت کی

تکالیف برداشت کرتے رہے اور تم جیسا ایمان دار شخص یہ لکھتا ہی کہ "آدمی پر آدمی دوڑ رہا ہی کہ تشریف لائے مرزا صاحب ٹالے جاتے ہین کہ اب آتا ہون اب آتا ہون لیکن مکان سے جنبش نہ کھائی" **تمھین ایسی باتین کرتے ہوئے کیون غیرت اور شرم نہین آتی** اپنی ان طفلانہ حرکات کے زمانہ کو اب جانے دو۔ جب تم مسیح معہود بنے تھے اور جس کا بعدہٗ اب تک کبھی تمنے اشارہ تک نہین کیا تمھین اب ایسی حرکتین ترک کر دینی چاہئین۔

اس مین شک نہین ہی کہ حضرت اقدس نے یہ لکھا تھا کہ ہماری شرایط منظور ہون تو ہمین مباحثہ کے لئے بلالو لیکن سوال تو یہ ہی کہ بلا کم و کاست شرایط منظور کر لی گئی تھین اور اگر ان مین ترمیمین کی گئی تھین تو کیا حضرت اقدس نے رضامندی اُن کی بابت ظاہر کر دی تھی۔ مین اس جلسہ کی مختصر کیفیت بھی بیان کر دیتا ہون جو یہ ہی۔

گیارہ اکتوبر ۹۱ سنہ ۶ کو ۱۰ بجے قبل دوپہر حضرت نے اس رقعہ کا جواب لکھا جو علماء دہلی نے یکطرفہ جلسہ چاندنی محل مین کر کے حضرت کو بلانے کے لئے بھیجا تھا جب رقعہ کی نقل ہو چکی حضرت نے بعض خدام کو رقعہ دیکر جلسہ مین بھیجا۔ خدام نے جو کچھ وہان دیکھا اور سُنا وہ یہ تھا کہ دروازہ پر ایک شخص کو کھڑا کر دیا تھا جو چند کتابین لئے ہوئے بلند آواز سے پکار رہا تھا "جھوٹے مسیح کی تردید مین رسالہ ایک پیسہ کو" گویا ہر ایک شخص کو جو اس جلسہ مین شریک ہونے کے لئے جاتا تھا سب سے پہلے اس کے کان مین مرزا صاحب کی مخالفت کی آواز سنائی جاتی تھی۔ جب خدام جلسہ مین پہنچے اس وقت عبد المجید صاحب واعظ رسالہ توضیح مرام ہاتھ مین لئے ہوئے اس کے فقرات لوگون کو سُنا سُنا کر فتوے حاصل کر رہے تھے اور کہہ رہے

تھے کیون بھائیو جس شخص کے اعتقادات ایسے ہون اس کے حق مین تم کیا کہتے
ہو۔ جو کچھ لوگ اس کے جواب مین کہتے تھے وہ ظاہر ہی ہی غرض جس وقت خدام
نے مرزا صاحب کا رقعہ بلند آواز سے پڑہا اور شرائط کی منظوری کی سند طلب
کی تو عبدالمجید صاحب نے وہی اشتہار جسکے فقرے ہم اوپر نقل کر چکے ہین پیش کیا اور
اس مین سے یہ الفاظ پڑہکر سُنا دئے کہ ہمین سب شرطین منظور ہین مگر اپنی ترمیمون کو
چھپائے رکھا جس پر ایک عرصہ تک باہم تکرار رہی۔ جلسہ کی یہہ کیفیت تھی کہ جب
اِس طرف سے دلیل پیش ہوتی تو حاضرین جلسہ استہزا مین اڑا دیتے اور جب
عبدالمجید صاحب کی طرف سے جواب دیا جاتا تو مرحبا اور تحسین کے نعرے بلند ہوتے
کوئی پولیس کا آدمی اپنی وردی مین وہان دکھائی نہ دیا۔ خدام حضرت کی موجودگی مین
صاحب انسپکٹر پولیس بھی وہان موجود تھے بہ بعدہٗ ان کی زبانی معلوم ہوا تھا
کہ وہ خدام کے چلے جانے کے بعد گئے تھے اور اپنے طور پر گئے تھے کسی فریق نے
باضابطہ طور پر انہین اطلاع نہین دی تھی۔ اس وقت یہ بھی دیکھا کہ جلسہ کے عوام
حضرت کے خدام پر طرح طرح کے پھبتیان جا رہے تھے غرض یہ اس جلسہ کی کیفیت
تھی مباحثہ تو ابھی ہوا ہی نہین اور علماء دہلی نے عوام الناس کو اپنے یکطرفہ بیانات
سُنا سُنا کر پہلے سے ہی بھڑکا دیا اور مرزا صاحب کی مخالفت پر ان کو آمادہ و مستعد
کر دیا۔ کوئی ثالث وہان موجود نہ تھا یہ میان حیرت کا صریح جھوٹ ہی کہ ہزارون
عیسائی اور آریہ وہان موجود تھے معلوم ہوتا ہی کہ جھوٹ کی نجاست کو اس شخص نے
شیر مادر سمجھ لیا ہی کہ بات بات مین جھوٹ سے کام لیتا ہی اس جلسہ مین ایک ہی
پارٹی کے تمام آدمی موجود تھے۔ اور وہی پبلک تھے جنسے شیخ بٹالوی صاحب نے

فریقین کے تحریرین پاس کرانے کی شرایط پیش کی تعین یہ ہی۔ اس جلسہ کی کیفیت
کیا اس سے سمجھا جا سکتا ہی کہ دہلی کے مولویون کی نیت نیک تھی۔ غرض بہت سے
ردو قدح کے بعد شرایط طے ہوئین اور سند دی گئی اس عرصہ مین بارہ بجگئے گویا
اس دن بارہ بجے شرایط کا تصفیہ ہوا جب خدام حضرت کی خدمت مین پہونچے وہ
جواب پیش کیا اور چشم دید حالات بیان کر دیئے۔ اس رقعہ کا جواب حضرت صاحب
نے لکھا اور بحث کے لیئے مستعدی ظاہر کی۔ اور صاف لکھدیا کہ شرایط کا تصفیہ
اب ہو ہی گیا ہی اپنے طور پر بھی امن کا کچھ انتظام کر کے اطلاع دون گا۔ اور بتراضی
فریقین ایک تاریخ مقرر ہو کر جلسہ کیا جاویگا۔ اور بحث شروع ہو جاویگی چنانچہ
دوسرے ہی دن ۱۲ اکتوبر کو حضرت اقدس نے اپنا اطمینان کر کے میان صاحب
کو رقعہ لکھدیا کہ انہی شرایط تصفیہ یافتہ کے بموجب ۱۸ اکتوبر ہماری طرف سے مقرر ہی
اگر آپ کو یہ تاریخ منظور ہو تو رقعہ پر دستخط کر کے بھیجدیجئے تا کہ اسے شایع کر دیا جاوے
میان صاحب نے رقعہ تو لے لیا لیکن جواب دوسرے دن رات کے دس گیارہ بجے
مرزا صاحب کے پاس پہونچا جسمین میان صاحب نے مرزا صاحب سے خود گفتگو کرنیسے
صاف انکار کیا اور اپنے دو شاگردون شیخ بٹالوی صاحب اور عبدالمجید صاحب
کو بحث کے لیئے پیش کیا۔

اس کے جواب مین مرزا صاحب نے یہ لکھا کہ اگر میان صاحب یہ تحریر کر دین۔ کہ
شاگردون کا ساختہ پرداختہ مجھے منظور ہوگا اور بحث گویا میرے نام سے ہی
میرے شاگرد کرینگے اور ہر پرچہ پر میرے ہی دستخط بھی ہون گے۔ تو ہمین
ان کے شاگردون کے ساتھ بھی مباحثہ منظور ہی۔ غرض مدعا صرف یہ تھا

کہ بحث کا اثر عام ہو اور دہلی کے علما کو بھی بقول ہاتھی کے پاؤن مین سب کا پاؤن کچھ چون وچرا کی گنجایش نہ رہے لیکن اِس تحریک پر فریق ثانی نے پچھلا ساختہ پرداختہ سب کا سب کالعدم کر دیا اور شرایط کا جو تصفیہ ہوا تھا سب باطل کر دیا اور از سرِ نو شرایط کے پیش کرنے کی یہ تجویز پیش کی کہ ایک مجلس منعقد کی جاوے اور کثرت رائے پر شرایط کا تصفیہ کیا جاوے امر تنقیح طلب بھی پبلک کی کثرت رائے پر قرار پائے۔ ناظرین غور کرین کہ گیارہ اکتوبر کو ۱۲ بجے تک جن شرایط کا تصفیہ ہوا تھا اب فریق ثانی نے انہین توڑ دیا اور یہ ایک نئی حجت نکالی۔

مرزا صاحب نے اس تجویز کو اس طرح سے منظور کر لیا کہ دو آدمی اس طرف سے اور دو دُوسری طرف سے مقرر ہون (کیونکہ اگر عام مجلس منعقد کی جاتی تو لامحالہ کثرت فریق ثانی کی طرف ہی ہوتی) اور وہ باہم شرایط کا فیصلہ کر لین چنانچہ مرزا صاحب نے دو آدمی بھیجے مگر شیخ صاحب نے اس بات پر انکار کر دیا کہ مرزا صاحب کے دستخطی تحریر اس مجلس کی منظوری بابت پیش کی جاوے خدام حضرت نے کہا قلم دوات لاؤ ہم ابھی ان کی طرف سے منظوری لکھ دیتے ہین مگر انہون نے منظور نہ کیا اور خود مرزا صاحب کی تحریر پر ہی زور دیا جسکا جواب انہین یہ دیا گیا کہ آپ ہی اس مجلس کے انعقاد کی درخواست تحریری بھیجین یہ کل کارروائی زبانی ہوئی لیکن نتیجہ کچھ نہ نکلا آخیر ۱۷ اکتوبر کو حضرت اقدس نے ایک غیرت دلانے والا اشتہار شایع کیا اور اس کے آخیر مین یہ لکھا۔

"بالآخر یہ بھی کہنا چاہتا ہون کہ اگر آپ کسی طرح سے بحث کرنا نہین چاہتے تو ایک مجلس مین میرے تمام دلایل وفات مسیح سنکر اللہ جل شانہٗ کی تین مرتبہ قسم

کھاکر کہدیجئے کہ یہ دلائل صحیح نہیں ہیں اور صحیح اور یقینی امر یہی ہی کہ حضرت مسیح ابن مریم زندہ بجسد العنصری آسمان کی طرف اُٹھائے گئے ہیں اور آیات قرآنیہ اپنی صریح دلالت سے اور احادیث صحیحہ متصلہ مرفوعہ اپنے کھلے کھلے منطوق سے اس پر شہادت دیتی ہین اور میرا عقیدہ یہی ہی تب ہین ان کی حق پوشی اور بددیانتی اور جھوٹی گواہی کے فیصلہ کے لئے جناب الٰہی ہین تضرع اور ابتہال کرونگا اور میری توجہ پر مجھے ارشاد ہوچکا ہی ادعونی استجب لکم اور مجھے یقین دلایا گیا ہی کہ اگر آپ تقویٰ کا طریق چھوڑکر ایسی گستاخی کرین گے اور آیت لاتقف مالیس لک بہ علم کو نظر انداز کردین گے تو ایک سال تک اس گستاخی کا آپ پر ایک کھلا کھلا اثر پڑے گا جو دوسرون کے لئے بطور نشان کے ہوجائیگا تا وہ لوگ جو نشان نشان کرتے ہین انکو خدا تعالےٰ کوئی نشان دکھلا دیوے،،

اس اشتہار کو پڑھکر شیخ الکل صاحب دو دن تو خاموش رہے مگر آخیر ۱۹ اکتوبر کی رات کو ایک رقعہ پہونچا جس مین لکھا تھا کہ ۷ ارتاریخ کا اشتہار پڑھکر ہمنے آپ کو (یعنی مرزا صاحب کو) آزمایش کرنے کا ارادہ کرلیا ہی کل بیس ۲۰ تاریخ کو ۱۲ بجے جامع مسجد آجاؤ اور ہم قسم کھائین گے۔

مجھے اس حیرت زدہ انسان پر تعجب آتا ہی جو لکھتا ہی "کہ مرزا صاحب نے اندھا دھند لنگڑے اعتراضات کرنے شروع کئے،، اگر ایمانداری سے کچھ حصہ ملا ہی تو اس زمانہ کی کسی تحریر کے ذریعہ سے ان عذرات کو پیش کرکے ثابت کرے کہ وہ اعتراضات اور عذرات لنگڑے تھے۔ مجھے جو کچھ لکھنا تھا مختصر طور پر چاندنی محل کے جلسہ کی کیفیت لکھ چکا ہون جس سے ناظرین خود نتیجہ نکال کر اصل حقیقت کو سمجھ

سکتے ہین اس زمانہ کے طرفین کے اشتہارات اور بعض اخبارات کے فائل ہمارے پاس موجود ہین انہی کے ذریعہ سے یہ مضمون ہمنے لکھا ہئ اگر کوئی شخص چاہے تو مجھ سے ملکر اور ان اصل کاغذات کو دیکھکر میرے بیانات کی صداقت معلوم کر سکتا ہی۔

قولہ ۴۴ - اس کے بعد مرزا صاحب کی خوش قسمتی سے جامع مسجد دہلی مین شمس العلماء مولوی سیّد نذیر حسین صاحب مرحوم سے مناظرہ قرار پایا۔ مرزا صاحب مع اپنے احباب کے تشریف لائے خلقت کا ہجوم اس قدر تھا کہ الوداع کا لطف آرہا تھا شمس العلماء مرحوم بھی تشریف لائے تھے پولیس افسر مسٹر ہائٹ مع ایک دستہ پولیس کے خود موجود تھے جب متخاصمین جمع ہوگئے تو چند آدمیون کے ذریعہ سے مرزا صاحب اور میان صاحب مین پیغام آنے جانے شروع ہوئے قریب قریب دو گھنٹہ پیغام کی آمد و رفت مین گذر گئے آخیر مرزا صاحب نے مناظرہ کرنے سے انکار کردیا لوگ سخت پریشان ہوگئے کہ مفت مین وہ بیوقوف بھی بنے اور ان کا وقت بھی ضایع ہوا آخیر یہان تک نوبت پہونچی کہ پولیس افسر نے مرزا صاحب سے خود جاکے کہا کہ آپ کسی طرح کا خوف نہ کرین آپکی حفاظت کا مین ذمہ وار ہون۔ اگر مناظرہ نہین کرنا چاہتے تو کچھ وعظ ہی فرما دیجئے اور اپنے عقائد اور خیالات بیان کردیجئے کیونکہ یہ ہزارہا مخلوق آپ سے کچھ سننے کے منتظر ہین مگر مرزا صاحب کی طرف سے جواب صاف تھا۔ جب زیادہ اصرار ہوا تو خواجہ محمد یوسف صاحب مرحوم وکیل علیگڈھ کو بولنے کے لئے کھڑا کردیا گیا نہ اس مرحوم سے کچھ بولا گیا نہ ان کے کوٹ و پتلون کی وجہسے

مسلمانون نے کچھ توجہ کی چلو چھٹی ہوئی۔
اقول۔گذشتہ صفحون مین جو حالات مین لکھ چکا ہون ان واقعات کے بعد تاریخ مقررہ پر حضرت اقدس مع چند خادمون کے دو بجے کے قریب جامع مسجد مین جا پہنچے ناظرین خیال کرین کہ اس بڑے بھاری مجمع کا انتظام جس مین پانچ چھ ہزار آدمی تھے ایک مسافر کے ذمہ تھا جس کی مخالفت پر دہلی کے کل مسلمانی دنیا تلی ہوئی تھی۔فریق ثانی بہت مایوس ہوئے جب انہون نے انتظام کی معقولیت دیکھی اور حضرت اقدس کو مع خدام مسجد مین تیّار و مستعد بیٹھے پایا۔معلوم ہوتا ہی کہ اس روز شیخ الکل صاحب کا جلسہ مین آنے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔چنانچہ جب انہین خبر ملی کہ مرزا صاحب تیار و مستعد مسجد مین تشریف رکھتے ہین تو وہ بھی وقت مقررہ سے آدھ گھنٹہ بعد تشریف لائے۔ٹھیک ساڑھے تین بجے تھے جب انہون نے مسجد مین قدم رکھا اور نماز عصر ادا کرنے مین مصروف ہوئے۔حضرت اقدس اور ان کے خدام ظہر اور عصر جمع کر کے باجماعت ہی پڑھ آئے تھے چنانچہ جب جماعت کھڑی ہوئی تو فریق ثانی مین سے ایک شخص نے کہا کہ جماعت تیار ہی اسے کہدیا گیا کہ ہم باجماعت نماز پڑھ آئے ہین۔جب چار بج گئے تو شیخ الکل صاحب کی دری جو مرزا صاحب کے درمیانی درے مین بچھائی گئی تھی۔سمیٹ کر اٹھالی۔گویا شیخ الکل صاحب جلسہ مین آکر بھی مقابلہ مین بیٹھنے سے تامل مین تھے۔پس وہ ایک الگ دری مین جا بیٹھے۔ان کی اس حرکت پر سخت حیرت ہوئی۔اتنے مین عبد المجید صاحب واعظ رقعہ لئے ہوئے آئے اس وقت شیخ رحمت اللہ صاحب رئیس گجرات

صاحب سٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے پاس کھڑے تھے عبدالمجید صاحب نے آتے
ہی صاحب بہادر کو مخاطب کیا اور شیخ صاحب کو سنانے کی غرض سے کہا کہ
فریق ثانی اس رقعہ پر عمل کرنے کو تیار ہی یا نہین اسیوقت ان سے کہا گیا کہ آپکو
بپابندی الفاظ اشتہار کے جس کے بموجب آپنے مرزا صاحب کو آزمانے کا
ارادہ کیا ہی اور اس جلسہ مین بلایا ہی قسم کھانی منظور ہی یا نہین تب عبدالمجید صاحب
گھبرا کر شیخ الکل صاحب کی پرایویٹ چیمبر مین چلے گئے اور پھر تھوڑی دیر مین آکر کہا بس
ہم کچھ اور نہین پوچھتے ہمارا سوال یہ ہی کہ آیا آپ مسیح موعود ہین یا نہین ۔
ناظرین اسموقعہ پر غور کرین کہ اب خاص جلسہ مین آکر یہ دوسری بات پیدا
کی گئی ۔ ہماری طرف سے جواب دیا گیا کہ پہلے حیات و وفات مسیح کا فیصلہ ہو جس کے
لئے آج کا جلسہ منعقد کیا گیا ہی بعد ازان مسیح موعود کا ثبوت پیش ہوگا اتنے مین
انہون نے لوگوں کو مغالطہ دینا شروع کیا کہ گویا حضرت اقدس مسیح موعود پر بحث
کرنے سے گریز کرتے ہین اور دیگر عقاید پر بحث نہین کرتے اس مغالطہ کی اصل
حقیقت اسی وقت حاضرین کے ذہن نشین کی گئی اور ظاہر کیا گیا کہ حضرت
اقدس ہر ایک امر پر بحث کرنے کو تیار ہین شیخ الکل صاحب کا اختیار ہی خواہ قسم
کھاوین خواہ بحث کرین بلند آواز سے کہا گیا کہ اسیوقت بحث شروع ہو
پہلے حیات و وفات مسیح کا فیصلہ ہو پھر مسیح موعود پر بحث ہو پھر عقائد کے متعلق
حضرت اپنے مخالفون کے بہتانوں کی تردید کرین گے اور صاحب بہادر پر بھی
عبدالمجید صاحب کی مغالطہ دہی کھل گئی جب انہین اس تمثیل سے سمجھا دیا
گیا کہ جب تک عہدہ خالی نہو تب تک کوئی شخص اس کا جانشین کس طرح ہو سکتا ہی

پہلے یہ تو فیصلہ ہو جاوے کہ آیا عہدہ بھی خالی ہی یا نہین جب یہ ثابت ہو جائیگا
کہ عہدہ خالی ہی تو پھر مرزا صاحب اپنے استحقاق کی خصوصیت بیان فرمائینگے
اور کوئی بات قرار نہ پائی ۔ جب چند معزز حاضرین نے بھی اسی بات پر زور دیا
کہ بحث وفات وحیات مسیح مین ہی ہو تو عبدالمجید صاحب پھر کونسل چیمبر مین
گئے مولوی محمد حسین صاحب ان کے ہمراہ آئے جنہون نے کہا کہ اس مسئلہ پر
بحث مین کرتا ہون ان کو صاف کہدیا گیا کہ اس وقت آپ ہمارے مخاطب
نہین ہین میان شیخ الکل صاحب بحث کرین تو کرین ۔ اس پر وہ واپس
چلے گئے ۔ خواجہ محمد یوسف صاحب وکیل علیگڈھ نے بڑا زور دیا کہ کسی طرح
سے فیصلہ ہو جاوے لیکن فریق ثانی نے ان کو بھی مایوس کر دیا ۔ آخر الامر
سٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے یہ دیکھکر کہ بحث نہین ہو سکتی تو لوگون کو رخصت
کر دیا ۔ یہ اصل واقعات اس بڑے جلسہ کی ہین جو جامع مسجد مین ہوا تھا جس کی
بابت میان حیرت لکھتے ہین "دو ڈھائی گھنٹہ کامل نامہ و پیام مین گذر گئے
مرزا صاحب کی سب الٹی سیدھی شرطین منظور کی گئین مگر مرزا صاحب کسی
طرح راضی نہین ہوئے ہر چند انہین سمجھایا گیا لیکن انہون نے ایک نہ سُنی
اور وہی مرغ کی ایک ٹانگ کرتے رہے" ۔

یہ خیال کیا جا سکتا ہی کہ حضرت اقدس کی طرف سے اشتہار پر اشتہار اس
بات کے لئے جاری ہوا تھا کہ میان صاحب مسیح کی وفات کے بارہ مین بحث
کرین اور اسی غرض کے لئے حرج اور خرچ اٹھا کر ایک ماہ دہلی مین رہے تو
ایک حقیقت رس آدمی سمجھ سکتا ہی کہ اگر میان صاحب سیدھے دل سے

بحث کے لئے مستعد ہوتے تو کیون ان سے بحث نہوتی - دہلی سے تشریف لیجانے
کے بعد جب بعض اہل دہلی نے جھوٹے اشتہار دیئے کہ میان صاحب حضرت
اقدس کو آخیر تک بحث کے لئے بلاتے رہے اور قسم کھانے کے لئے بھی مستعد
تھے لیکن حضرت اقدس ان سے ڈر کر مقابلہ پر نہ آئے تو جھوٹون کو گھر تک پہنچا
دینے کے خیال سے حضرت اقدس نے آسمانی فیصلہ کے صفحہ ۵ پر لکھا کہ -
"اسی طرح سے بحث وفات مسیح کے لئے مین اب پھر حاضر ہون جیسا کہ پہلے
حاضر تھا اگر میان صاحب لاہور مین آکر بحث کرین تو مین ان کی خاص ذات
کا کرایہ آنے جانے کا خود دیدون گا اگر وہ آنے پر راضی ہون تو مین انکی تحریر پر
بلا توقف کرایہ پہلے روانہ کر سکتا ہون اب مین دہلی مین بحث کے لئے جانا نہین
چاہتا - کیونکہ دہلی والون کے شور و غوغا کو دیکھ چکا ہون اور ان کی مفسدانہ اور
اوباشانہ باتین سن چکا ہون - مین تو یہ بھی کہتا ہون کہ اگر مین بحث وفات مسیح
مین گریز کرون تو میرے پر بوجہ صد عن سبیل اللہ خدا تعالی کی ہزار لعنت ہو اور اگر
شیخ الکل صاحب گریز کرین تو ان پر آدھی سہی اور اگر وہ حاضر ہونے سے روگردان
ہین تو مین یہ بھی اجازت دیتا ہون کہ وہ اپنی جگہ پر ہی بذریعہ تحریرات اظہار
حق کے لئے بحث کر لین"
اسی قسم کی اور تحریرات بھی حضرت اقدس نے میان صاحب کو لکھی تھین
لیکن ان پر تو جان بچی لاکھون پائے کی مثل صادق آتی تھی وہ مقابلہ مین کیون
آنے لگے تھے یہ ہی مختصر کیفیت جامع مسجد دہلی کے واقعات کی - اس قدر
عرصہ کے بعد ان واقعات کا ذکر اگرچہ بے محل تھا لیکن میان حیرت کی گلفشانیون
کی وجہ سے مختصر طور پر انکو بیان کرنا عام واقفیت کے لئے ضروری سمجھا گیا اسلئے انکا تذکرہ کر دیا ہے

قولہ ۵ ۔خوش اخلاقی اور منکسر مزاجی سے آپ مسلمانون سے ملین اور اُن سے باتین کرین ۔انہین سخت الفاظ سے یاد نہ کرین اور انہین برا بھلا نہ کہین کیونکہ وہ آخرالزمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مرحومہ ہین اگرچہ ان کے اعمال خراب ہوگئے ہین توبھی وہ قابل رحم ہین نہ لائق سرزنش مرزا صاحب کو غور سے یہ پڑھنا چاہئے ۔

طعنہ کمتر زن حرم جویان رہ گم کردہ را ۔ این ملامت بس کہ مارا ہم حرم گم کردہ ایم یعنے جن حرم ڈھونڈنے والون نے رستہ بھلا دیا ہی ان پر طعن تشنیع کرنے کی ضرورت نہین ہی جبکہ ان کے لیئے وہی ملامت کافی ہی کہ انہون نے رستہ گم کردیا ہی ستائے ہوئے افسردہ دل لوگون کو ستانا یہ جوانمردی نہین ہی بلکہ بزدلی ہی مسلمانون کی توقیر کیجئے ان سے محبت کیجئے اوران پر مہربانی فرمائیے کیونکہ یہ اچھے ہین یا برے کہتے تو اپنے کو ہین امت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

اقول ۔ مذکورہ بالا نکتہ چینی کے ساتھ حیرت صاحب کا یہ فرض تھا کہ حضرت اقدس کے وہ سخت الفاظ جنسے انہون نے امت کو مخاطب کیا ہی معہ حوالہ کتب واشتہارات وغیرہ پیش کرتے تب ہم کو غور کرکے بحث کرنے کا موقع ملتا کہ حیرت صاحب کی یہ نکتہ چینی کہان تک درست ہی لیکن اب نہین کیا ہی اس سے ناظرین خیال کرسکتے ہین کہ مین حیرت صاحب کی نکتہ چینی کا حقیقی جواب کیا دے سکتا ہون ۔ لے دے کے ایک وہ نظیر پیش کیجاتی ہی جس کی وجہ سے کرم دین سے مقدمہ ہوا تھا اور جس پر حیرت صاحب نے بہت کچھ بغلین بجائی ہین ۔ لیکن اپیل مین جو فیصلہ ہوا ہی اور جسے ناظرین آئے

چلکر پڑھ لین گے اس نے پورے طور پر نکتہ چینیون کا منہہ کالا کرکے یہ دکھایا ہی
کہ جو سخت الفاظ سمجھے گئے تھے وہ سخت نہ تھے بلکہ بطور بیان واقعہ اپنے
موقع اور محل پر چسپان تھے اور فریق ثانی در اصل ان کا مستحق تھا اس کے علاوہ
جس وقت حیرت صاحب اس بارے مین مزید بحث کرین گے۔ہم بھی جواب
دینے کے واسطے موجود ہین انشاء اللہ اچھی طرح سے ان کی غلط فہمی ظاہر کردی
جاوے گی فی الحال مین یہ دکھانا چاہتا ہون کہ ہمارے ناصح جو اس قدر
لن ترانیون کے ساتھ نصیحت بازی کے درپہ ہین انکا اپنا کیا شیوہ ہی اور جس
امت پر طعن و تشنیع کرنا اس وقت ان کے نزدیک بزدلی مین داخل ہی اس کی
کس قدر توقیر و عزت کی ہی۔ہر جگہ مین حیرت صاحب کی کتاب یا اخبار کا حوالہ بھی
دے دینا مناسب سمجھتا ہون۔
(۱) امت کے ایک بڑے گروہ کی بابت حیرت صاحب لکھتے ہین۔"صرف
اہلی ہونے کا وہ دعوے کرتے ہین گریبان مین منہہ ڈالکر نہین دیکھتے کہ آیا ابھی
ہین یا نرا زبانی جمع خرچ ہی وہ سرکش اور باغی ہین اس لئے کہ عملی طور پر حضور سرور
کائنات کے دشمن ہین کیونکہ ان کی معاشرت اور اکثر باتین حضور انور اور صحابہ
کے خلاف ہین اور مختلف رسمون مین گرفتار ہین (کرزن گزٹ یکم مئی ۰۳ء)
ان کی عقلین بیکار ہوگئی ہین انسانیت سے گر کر بہایم سیرت ہو گئے ہین ان کا
ہمدرد مجنون ہی (سیرۃ الرسول صفحہ ۱۷) وہ انجیل کے عامل ہین اور عیسائیونکی
کل صفات انہون نے لے لی ہین (مقدمہ تفسیر صفحہ ۶۰۰)
(۲) ایک اور امتی گروہ جو خوارج کے نام سے مشہور ہی اس کی بابت لکھا ہی۔

کوتاہ اندیش ناشائستہ ازلی بدنصیب (سوانح عمری حضرت عمر صفحہ ۶)

۳- شیعہ کی بابت حیرت کی گالی گلوچ تنبذل ذلیل اور خوار قوم جن کی دینی اور دنیوی تمام باتین حد سے زیادہ ناپاک اور خراب ہین جنسے زیادہ خراب اخلاق رکھنے والی دوسری قوم نہین ہی (سوانح عمری حضرت عمر صفحات ۳۳ و ۳۴)

ان کی روایتین گندی اور ناپاک ہین - ان کا مفہوم سنڈاس مین پھینکدینے کے قابل ہی (سوانح عمری حضرت عمر صفحہ ۵) اسی کتاب کے صفحہ ۳۳ پر ایک شیعی مجتہد کے حالات چشم دید سخت توہین آمیز بیان کئے ہین -

خلافت شیخین مین لکھا ہی شیعی احادیث مجذوب کے بڑسے زیادہ وقعت نہین رکھتی ہین وہ مجنون کے بکواس اور طوفان بے تمیزی ہین (صفحات ۹ و ۱۰)

چھچھوری احادیث ہین نہ ان کا سر ہی نہ پیر ہی اوّل سے آخیر تک غلط ہین ان کے مورخ بدنصیب ہین جن کی روایتین چڑے چڑیا کی کہانیان ہین (صفحہ ۱۶)

ان کی روایتون سے جنون اور بدحواسی پائی جاتی ہی (صفحہ ۳۷)

دنیا مین اپنی بداعمالی کی وجہ سے جیسے یہودی مٹ گئے اور مٹے بھی ایسے کہ نہ کہین انکے رہنے کا ٹھکانا ہی نہ ان کے پاس چپہ برابر زمین ہی یہی حالت شیعہ اصحاب کی ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہی حاجی بابا اصفہانی (جس کو حیرت صاحب نے ہی لکھا یا ترجمہ کیا ہی) مین ہی کہ ان ایرانیون کی جو شیعہ ہین ایسی ناپاک زندگی ہی کہ وہ ملّا جو رکن سمجھے جاتے ہین اور جنکا درجہ ہلک مین شاہ کے ایک نمبر بعد شمار کیا جاتا ہی وہ متعہ کی آڑ مین اپنی بہو بیٹیون سے خرچی کمواتے ہین اور انکے خیالات ایسے مجنونانہ اور ناپاک ہین کہ دنیا مین کوئی اور ایسی قوم

نہوگی اس مذہب کا قدرتی خاصہ ہی کہ انسان کو مجنون بنا وے اور اسے دین و دنیا کا نہ رکھے - یہ کیا زوال اور مغضوبیّت کی نشانی نہین ہی کہ جتنے کمینہ گروہ ہین سب شیعہ ہین مثلاً ہندوستان کی تمام کسبیان شیعہ ہین ہیجڑے سب شیعہ ہوتے ہین اگر شیعہ اسکو رحمت آلہی سمجھے جائین تو بیشک وہ قابل تنفرین نہین بلکہ قابل رحم ہین (حیات اعظم صفحہ ۱۲۰)

(۴) ندوہ کی بابت سینگ کٹا کر بچھڑون مین ملنے کی مثل ندوہ پر صادق آتی ہو ان کی کارروائی مین ملانون کی کارروائی سے کوئی فرق نہین ہی مسلمانونکا بہت سا روپیہ انہون نے برباد کیا ہی اور جب تک قائم ہی اسی طرح سے برباد کرتا رہیگا (کرزن گزٹ مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۰۰ء)

(۵) انجمنون کی بابت - ذاتی اغراض نے انجمنون کو بے سود کر رکھا ہی یہ ملانونکا وہی پرانا مجمع ہی جنہون نے مسلمانون کا مفت مین روپیہ برباد کیا ہی - (گزٹ مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۰۶ء)

(۶) نعتیہ قصائد کہنے والون کی بابت - کمبخت نامذہب وحشی ہین انکے منھ مین کیڑے پڑین گے اور ہمیشہ دوزخ مین رہینگے (سوانح عمری حضرت عمر صفحہ ۶)

(۷) صوفیون کی بابت - تصوف اسلامی نو ہین کا بڑا مادہ رکھتا ہی جس کی ناپاک حالت کی وجہ سے علماء کو لغت کی کتب مین لفظ علت مشایخ بڑہانا پڑا ہی (حیات طیبہ صفحہ ۸ و ۲۵)

(۸) جنگلون مین رہنے والے ولیون کی بابت) خود غرض احسان فراموش ازلی بدنصیب جنمین کچھ بھی ایمان کی بو نہین (مقدمہ تفسیر صفحات ۵۹۳ و ۵۹۴)

(۹) مقلدون کی بابت - ان کے کندھون پر شیطان بیٹھا ہوا ہی (مسدس صفحہ ۴)

(۱۰) عام پنجابیون کی بابت - گو وہ پنجابی نژاد تھے پھر بھی ان مین شایستہ بننے اور خدا پرست ہونے کا مادہ تھا (حیات طیبہ صفحہ ۷۷)

(۱۱) شاہ نظام الدین اولیا کی بابت حیرت کی زبان درازی - شاہ نظام الدین اولیا (جب کہ انکے مقلدون مین مشہور تھا -) اپنے ایک مرید کے پاس تفسیر کشاف دیکھکر لال ہوگئے طیش اور غضب کے شعلے آنکھون سے بھڑکنے لگے غصّہ سے ہاتھ پیرون مین رعشہ پڑگیا منھہ مین کف بھر آئی اور اس کتاب کے ضایع کردینے کا حکم دیا یہ کٹ ملّانے اس لاجواب تفسیر نحوی کا مطلب نہین سمجھہ سکتے (حیات طیبہ صفحہ ۲۲)

(۱۲) انشاء اللہ خان اڈیٹر اخبار وکیل امرتسر کی بابت گالی گلوج - کچھ شدہ بدہ حاصل کرلی ہی اور اپنے ہمخیال لوگون مین چمک گئے - ہمیشہ چڑے چڑیا کی کہانیان لکھا کرتے ہین - وکیل امرتسر جامہ سے باہر ہوگیا ہی تفٔ ای کج رفتار ملک تو نے اتنا حوصلہ دیدیا کہ اہل دہلی پر وہ یون منھہ آنے لگا - خدا کی شان چھچھوندر نے ڈالا چنبیلی کا تیل آپ اپنے جامہ مین رہیے اور اپنی بساط سے آگے قدم نہ رکھیے (گزٹ مورخہ یکم فروری سنہ ۱۹۰۶ع) ہمین وکیل اور پیسہ اخبار کی وقعت کا پورا اندازہ ہی - ہم انکی بکواس کی کبھی پرواہ نہ کرتے - وکیل کے ایسے خنے بہکے کہ جامہ سے باہر ہوگیا - (گزٹ مورخہ ۸ فروری سنہ ۱۹۰۶ء) وکیل امرتسر ٹوٹا پھوٹا اخبار جسمین بکواس اور دریدہ دہنی کی گئی ہی - الٹی سیدھی نظمین لکھی گئی ہین ترتیب مضامین لغو عبارت مہمل طریقہ استدلال بیہودہ واقعات فرضی اور اس کے الفاظ

ناشایستہ ہین (گزٹ مورخہ ۲۳ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء)

(۱۳) محب حسین اڈیٹر معلم نسواں کی بابت حیرت کی گالی گلوچ - ہچون ہچون کرتا ہی لعنت ہی اس کی اصلاح پر اور تف ہی اس کی نامردی پر (گزٹ مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۰۰ء) بے حجابانہ نفس شرافت سے دور ہو کے بازاری اور پاجی آدمی کی طرح عقل انسانی سے بے بہرہ اپنے رسالہ مین زہر اگلتا ہی کمبختی کا مارا - ای ازلی کمبخت پہلے اپنے بزرگون پر تبرّہ بھیج (گزٹ مورخہ یکم و ۱۵ جولائی و ۲۳ ستمبر سنہ ۱۹۰۰ء)

(۱۴) اڈیٹر پیسہ اخبار کی بابت نامراد ازلی - مذہبی علوم کی الف بے تے بھی نہین جانتا اس لئے مین اسے قابل خطاب نہین سمجھتا اپنی شقاوت قلبی پر اصرار کئے جاتا ہی تیرے برابر دنیا مین کوئی بدنصیب نہین ہی بالکل بے بہرہ ہی کیون روسیاہی مول لیتا ہی اور جہنم کے سچے وارثون مین نام لکھواتا ہی (گزٹ مورخہ یکم اگست سنہ ۱۹۰۳ء) ازلی بدنصیب سنگدل شوم بداختر بدباطن سرکش کیون تاریکی کفر کو چھپاتا ہی - یہ خیانت کب تک پوشیدہ رہے گی - تو نصرانیت کا مذاق رکھتا ہی تجھ مین ایمان کی بو نہین (گزٹ مورخہ ۱۵ اگست سنہ ۱۹۰۳ء -

پیسہ اخبار کا حمایتی جھوٹا اس کی ہفتادپشت جھوٹی بدنصیب تیرا فرض ہی کہ تو قوالون کا مقلد بنے ہم بھی آیندہ تجھے قوالون کا مقلد کہہ کر پکارین گے اور امید ہی کہ تو اس خطاب سے بہت خوش ہوگا (گزٹ مورخہ یکم ستمبر سنہ ۱۹۰۳ء)

محبوب عالم کوئیلون پر لوٹنے لگا - اور ذلیل الفاظ مین ہماری تردید کی - ہماری کمپنی کے متعلق زہر اگلا وہ زہر اگلا کہ الہی توبہ ہمسے زیادہ بے نفس اور کون ہوسکتا ہی کہ چار سال سے گالیان کھا رہے ہین اور خاموش ہین

(گزٹ مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۰۰ء)
دہلی کے کسی مشہور و معروف مسلمان ممبر کمیٹی کو۔ الٹی کھوپری والے ممبر کی حقیر رائے
(گزٹ مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۰۰ء)
(۱۵) امرا کی بابت۔ ابدی بدبخت بدکردار نالائق خر دماغ ازلی بدنصیب اپنے آپ میں پھٹے پڑتے ہیں جامہ میں نہیں سماتے گھن چکر کاٹ کے الّو۔
(گزٹ مورخہ ۱۵ و ۲۳ مئی ۱۹۰۰ء)
بدمست ازلی مقہور خدائی خوار ازلی بدنصیب تمام حرام ممنوع چیزیں انکے لئے شیر مادر ہیں شیطان اور انکے کل ذریات کی کل اعمال کا ٹھیکہ ایک ایک امیر نے لیا ہے اور یہ بات ثابت کر دی ہے کہ دنیا میں آجکل شیطان کی ضرورت نہیں ہے (گزٹ یکم جون ۱۹۰۰ء)
دائمی جہنم خریدنے والے یہ بدبخت برائے نام مسلمان ہیں۔ امرا کی اس وضع داری کے ہم قائل ہیں۔ پیدا ہوئے حرام میں پرورش پائی حرام میں بڑے ہوئے حرام میں اور اپنی زندگی بسر کی حرام میں آخر مرے حرام میں۔ امیرونکی حالت فرعونیت کی وجہ سے یہ ہے ساری ہندوستان میں یہی رونا ہے
شاید امیر دن میں دو ایک ایسے ہیں جنکا باری تعالیٰ کے نیک بندوں میں شمار ہو سکتا ہے (گزٹ مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۰۰ء)
ان کی حالت بہائم سے زیادہ وحشتناک ہے صورت انسان ہیں لیکن انسانی صفات کا انمیں نام نہیں یہ بدنصیب اور گردن زدنی ہیں (گزٹ مورخہ ۸ نومبر ۱۹۰۰ء)
مولنا ڈپٹی نذیر احمد کی بابت۔ یاوہ گو دل چلا اور گستاخ لکچرار (گزٹ مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۰ء)

علاوہ غلیظ ناپاک اور ذلیل الفاظ کے فاضل بجنوری ریختی مین ایسا کمال رکھتے
ہین کہ ان کی زبان سے عورتون کے محاورہ کے سوائے مردون کا محاورہ شاید ہی
کہین نکلتا ہو۔ واہ فاضل بجنوری واہ تمہاری مان نے تمہین جنا ہے (۱۵ و
۸ دسمبر ۱۹۰۱ء)

وہ عربی کے نام کا کچھ بھی نہین جانتے صرف ان کے بڑھاپے اور زبان درازی
نے ہوا باندھ رکھی ہی دہلی ہین جو پرانے بھانڈ موجود ہین جب وہ محفل مین نقلین کرتے
فارسی اور عربی کے اشعار ایسے برجستہ پڑھتے ہین کہ کیا ممکن ہی جو ایک حرف کی
بھی غلطی ہو جاوے کیا ہم انکو عالی درجہ کا عربی دان اور علم تفسیر قرآن سے ماہر
مان لین گے بجنوری بعض اوقات عربی اشتہار پڑھتے رہتے ہین ممکن ہی کہ
الٹا سیدھا مطلب بھی انکا سمجھ لیتے ہون یہ تو کوئی بڑی بات نہین۔ اتنی سی بات
سے آدمی فاضل اور ادیب نہین ہوجاتا (گزٹ مورخہ ۸ و ۱۵ جنوری ۱۹۰۲ء)

بجنوری کے حمایتی حسد مین اپنی دین و دنیا دونو خراب کر رہے ہین یہ ان کو شامت
اعمال ہی جو بھگتنا چاہیئے۔ ہم ایسی مخالفت کی پرواہ نہین کرتے دمڑی کی ہنڈیا
گئی اور کُتّے کی ذات پہچانی گئی۔ ان کے حملہ ذلیل اور پاجیانہ ہین ذلیل ناپاک اور
اوچھی۔ اپنے خیالات مین ہمیشہ مستغرق رہتے ہین۔ فرضی ادیب ہے۔
(گزٹ مورخہ ۱۵ مارچ و ۱۸ اپریل ۱۹۰۲ء)

(۱۷) سر سید الطاف حسین صاحب حالی اور ان کے ہمخیالون کی بابت۔

چارون طرف کی پھٹکار اور عالم کی تف تف سے انہین غرض نہین ہی مکر و حیلہ
کا جال بچھایا ہوا ہی اسکے نام جہان کی برائیان حذر مانگتی ہین تمام دنیا کے

عیب پناہ ڈھونڈھتے ہین وہ پیر پرفن حیلہ ساز ہی سراسر جہل مرکب ہی بھانڈونکو اور ہیجڑون کو پھبتیون مین علیحدہ بٹھانے والہ ہی بھکڑ بازی مین کسبیون کے کان کترنے شوخیان کرنے والہ (مسدس حیرت صفحہ ۲ و ۳)

دروغ اور فریبونکا عامل پیر نیچر کا گرگا (مسدس حیرت صفحہ ۹)

شقاوت مین قارون کے مفخر ضلالت مین فرعون سے بڑھکر انکا ٹھکانا دوزخ ہی ذلت مین گرفتار ہین ان پر تف ہی

جہل مرکب ہین نہ ان مین کوئی خوبی ہی نہ کوئی ان مین عاقل ہین ان کی گردنون مین جہالت کے طوق ہین (مسدس صفحہ ۲۸-۲۹)

ابلیس سے ہر صفت مین برتر ہین اس کے مقتدی نہین بلکہ رہبر ہین اور کافر ہین (مسدس حیرت صفحہ ۳۳)

انہون نے کسبیون کا پیشہ بھی نہین چھوڑا ہی طلحی کے فرقہ پر مرتے ہین (مسدس صفحہ ۳۴) حالی اس کا شاگرد ہی جس کا دفتر سنڈاس سے بدتر ہی ایسے شعر کہنے پر لعنت ہی (مسدس صفحہ ۴۰ و ۴۱)

ریا کے بندے شرم وحیا کے دشمن ہین جہالت ان کی پوشاک ہی (مسدس صفحات ۴۴ و ۶۲)

اس کا پیشوا شیطان ہی جہنم اسکا ٹھکانا ہی سید کا چھوٹے سے چھوٹا شاگرد بھی ابلیس ہی اور اس سے چھوٹا ہونا ناممکن ہی (مسدس صفحات ۶۳ و ۶۵)

اس ملعون قوم کا بانی جاہل اور چالی ہی (مسدس حصہ دوم صفحہ ۱۹)

جو کچھ وہ کرتے ہین شیطان بھی اس سے شرماتا ہی بڑے لالچی اور بیڈ ہیبت ہین

شیطان بھی اُنسے پناہ مانگتا ہی (مسدس حصہ دوم صفحات ۵۴ و ۵۵)
فرقہ کا فرقہ گمراہ ہی جنکا رہبر شیطان کا دادا ہی ان مین نہ لیاقت ہی نہ ادب ہی صرف دنیا کمانی کا ڈھب ہی پھٹکار کی گھٹا ان پہ چھا رہی ہی دنیوی لعنت برس رہی ہی کفر مین کافرون کے برابر ہین (مسدس صفحہ ۵۶ و ۵۷)
دردر بھکاریون کی طرح پھرتے ہین حماقت کے پتھر سے سر پھوڑتے ہین ان پر خدا کی پھٹکار ہی دنیا مین نحوست کلفت اور نکبت انہین سے ہی (مسدس صفحہ ۱۰)
سیّد پر لعنت ہی (مسدس صفحہ ۱۲۸)
سوانح سعدی مین لکھا ہی۔ حالی کی اینٹ البحر ہرزہ درائی۔ جلے پھپھولے پھوڑنا۔
سیرۃ الرسول مین لکھا ہی۔ سیّدنا پاک آزادی کا بیج بونے والہ وغیرہ وغیرہ اسکے علاوہ اگر اخبار کے الفاظ جمع کئے جاوین تو ایک دفتر ہوجاوے۔
مولویون کی بابت۔ ازلی بدنصیب (مقدمہ تفسیر صفحہ ۱۰۶)
شریر ناہنجار بدذات (حیات سعدی صفحہ ۴۲۔ ۴۰)
خردماغ کوتاہ اندیش حاسد (حیات طیبہ صفحہ ۱۷۶)
ایک مولوی بھی ایسا نہین جسمین دنیا طلبی اور دغا نہو (گزٹ مورخہ ۱۵ ستمبر ۹۹ سنہ)
دجال ابدی جہنمی (گزٹ یکم اکتوبر ۹۹ سنہ)
بے دین فریبی دغاباز کذاب عبدالدرہم عبدالدینار دین فروش دشمن اسلام (گزٹ ۲۳ ستمبر ۹۹ سنہ)
قصائی رہزنان دین وایمان لعنت اور تف ہی ان پر دین فروش ظالم غارت کنان دین ۱۱ اچھکڑ حرام کے لقمہ کھانے والے ڈاکو رسول صلعم کے جانی دشمن

دین خدا کو برباد کرنے والے (گزٹ مورخہ ۱۵ و ۲۳ اکتوبر ۹۹ء)
ان کی جانون پر بجلی ٹوٹے - جاہل - بے ادب دشمنان دین - ناپاک نفس پرست دغاباز مکار ڈاکو - ان پر خدا کا غضب ٹوٹے - انکا بیج مارا جاوے - اس سے بدتر کوئی اور گروہ دنیا مین پیدا ہی نہین ہوا - ابدی جہنمی (گزٹ مورخہ نومبر ۹۹ء)
خدا ان کو غارت کرے - ڈوب مرین چینی بھر پانی مین (گزٹ دسمبر ۹۹ء)
گردن زدنی - بدنصیب ابدی جہنمی - ڈاکوؤن - قصائیون - لٹیرون کا گروہ (گزٹ مورخہ جولائی و اگست ۱۹۰۰ء)
ناتراشیدہ سنگدل مفت خور - مقہور بارگاہ صمدی سانپ اور سانپون کے بچے - بندہ شکم قزاق - رخنہ انداز دین رہزن مفسد ناخداترس لعنتی گروہ شیطان پرست گردن زدنی انذل نزناپاکی مین خنزیر سے بھی بدتر ہین - نالائق حرام خور پیٹ کے بندے مفسد محسن کش ازلی بدبخت ابدی جہنمی شیطان مجسم ریاکار خوک اور سگ سے بدتر موٹی توند اور چکنی چپڑی کلون والے (گزٹ مورخہ ستمبر ۱۹۰۰ء)
اکتوبر ۱۹۰۰ء سے ستمبر ۱۹۰۱ء تک کے سارے الفاظ مولویون کی بابت اگر جمع کئے جاوین تو کئی جز کا ایک رسالہ بن جاوے لیکن جو نمونہ حیرت صاحب کی گالی گلوج کا اوپر بیان کیا گیا ہی ان کی اخلاقی حالت کے ظاہر کرنے کیواسطے کافی ہی حیرت صاحب کے اس نامہ اعمال کی فہرست کو پڑھ کر ان کی نصیحت بازی کو جسے بطرز قولہ مین لکھ چکا ہون پھر پڑھ لینا چاہیئے تاکہ اس نصیحت باز کے قول اور فعل کی حقیقت معلوم ہو جاوے - حیرت صاحب سے مین

دریافت کرتا ہون کہ ایک غیر طرفدار شخص کیا ان گندی تحریرات کو دیکھکر تمہاری نسبت اچھے خیالات ظاہر کرسکتا ہی کیا یہ شرفاء کا مسلک ہوتا ہی کہ ذرا ذراسی بات مین گالی گلوج پر اتر آئے پھر بازاریون اور شریفون مین کیا فرق ہوسکتا ہی نہایت افسوسناک بات ہی کہ مخالفون کی نسبت تم اچھے الفاظ استعمال نہین کرتے ہو یہ تمہاری خلاقی کمزوری ہی جس سے اردو کے علم ادب مین ایک ایسے شرمناک باب کا اضافہ ہوا ہی جس کو بیان کرتے ہوئے شرم آتی ہی جتنی گالیان ایک شخص دیسکتا ہی وہ تمام تم استعمال کرچکے ہو۔

تمہاری کل تصانیف اور اخبار تمہارے اخلاق کا پورا نمونہ بن رہے ہین اگر دنیا کے تمام اوباشون شہدون اور پھکڑبازون کو جمع کیا جاوے جب بھی وہ سب مل کے تمہارا مقابلہ نہین کرسکتے ہین تم خود ہی انصاف سے کہو کہ جو گالیان تمنے ہر ایک فریق کو دی ہین انسے زیادہ کوئی اور دے سکتا ہی۔ اگر تم ایمان دار ہو تو فوراً بول اٹھو گے کہ مجھسے زیادہ بدزبان دریدہ دہن گالی گلوج بکنے والا مشکل سے کوئی اور ہوگا۔

اب مین پھر اصل کلام کی طرف رجوع کرکے حضرت اقدس کی بابت صاف الفاظ مین دوبارہ یہ جتانا چاہتا ہون کہ حیرت صاحب کے دلمین حضرت اقدس کے کچھ سخت الفاظ کھٹکتے ہین تو چاہیئے کہ ان کو پیش کرین۔ لیکن یہ ضرور یاد رکھین کہ ایسے فقرات یا الفاظ کے ساتھ ان کی کتب کے صفحات وغیرہ کا حوالہ پورا پورا صاف طور پر دینا چاہیئے جس طرح سے ہم نے حوالجات معہ صفحون کے دیئے ہین۔ اگر تم حوالہ نہ دوگے تو تمہاری تحریر کو صرف حیرت زدہ قلب اور دلکا نتیجہ

سمجھکر اس پر توجہ نہ کی جاوے گی البتہ اگر حوالجات دیگر بحث کروگے تو تمہاری حماقت کی اچھی طرح سے تشریح کرکے دکھا دیا جاوے گا کہ جو کچھ حضرت اقدس نے لکھا ہی وہ بیان واقعہ ہی جو اپنے موقع اور محل پر موزون اور مناسب ہی مسلمان تو درکنار آریہ عیسائی راجہ مہاراجہ حتی کہ گورنمنٹ کے خاص خاص معزز عہدہ دار بھی اس شخص کی زبان و قلم سے نہ بچ سکے اپنی تحریر کی جولانی مین کسی کو بھی گالی گلوچ سے مستثنی کرنا میان حیرت نے نہین پڑھا ہی۔ مثلاً نصاری کی بابت ایک جگہ لکھا ہی

شعر۔ بہائم سے بدتر ہین سب یہ نصاریٰ۔ کہ ناحق کو حق ہی انہون نے ہی سمجھا

اس شعر مین الفاظ بدتر اور پھر سب قابل غور ہین۔

لارڈ کچنر کمانڈر نچیف ہند بھی حیرت کی قلم سے نہ بچ سکے

چنانچہ یکم اپریل ۹۹ ء کے اخبار مین ان کی بابت لکھا ہی

"تف ہی سردار کچنر کی نامردی پر اور شرم ہی اُس کی بے حیائی اور جانور پنے پر"

کرزن گزٹ مورخہ یکم ستمبر ۱۹۰۴ء

کا جواب

نوٹ - اس پرچہ کے شروع مین ڈیڑھ کالم تک حیرت صاحب نے ہمارے اس مضمون کی عبارت نقل کی ہی جو البدر مورخہ ۸ اگست ۱۹۰۴ء مین چھپے تھے اس عبارت کو نقل کرنے کے بعد انہون نے نکتہ چینیاں کی ہین - مین اس موقعہ پر اپنے مضمون کو جو حیرت صاحب نے نقل کیا ہی یکدم کل کا کل نقل نہین کرون گا بلکہ ہر ایک سوال کے متعلق جس جس قدر حصّہ ہوگا علیحدہ علیحدہ نقل کر کے اس پر حیرت صاحب نے جو کچھ نکتہ چینیاں کی ہون گی لکھتا جاؤنگا - تاکہ خلط مبحث نہ ہوجاوے -

---

قولہ ۶ - مرزا صاحب یا ان کے مرید اپنے اخبار مین حسب ذیل تحریر فرماتے ہین "کرزن گزٹ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۴ء مین حیرت صاحب نے ۱۸۹۱ء مین حضرت اقدس کی ملاقات کے متعلق کچھ حالات لکھے ہین مین اس جگہ تفصیل سے بحث نہین کرون گا بلکہ اصل مضمون مین جو حیرت صاحب نے نکتہ چینیاں کی ہین انکا جواب دینے وقت ۱۸۹۱ء والے واقعات پر بحث

کرون گا۔ فی الحال صرف دو باتون کا اظہار کرنا چاہتا ہون۔ اول یہہ کہ جس جگہ سے حیرت صاحب نے یہ لفظ طفلانہ حرکتوں والا لیکر اس قدر بحث کی ہی اس جگہ اور بہت سی باتین لکھی تھین اور چند سوالات بھی کئے گئے تھے۔ جن کا اوّل جواب دینا حیرت صاحب کے لئے ضروری تھا لیکن ان کو نظر انداز کردیا ہی۔ مشفق من شرمندگی کی کیا بات ہی جبکہ تم کو پے در پے الہام ربانی سے ایک بات معلوم ہوئی تھی اور تم اس کے ذریعہ سے مدعی بنے تھے تو ایمانداری کی بات یہ ہی کہ یا تو یہ اقرار کرلو کہ وہ شیطانی وسوسہ تھا۔ جو ان ان وجوہات سے دل مین پیدا ہوگیا تھا ورنہ ان سوالات کے جو ۸ اور ۱۶ جون کے البدر مین چھپے ہین معقول جواب دو۔

اچھا اب اس کا جواب سنئے ہم سے آپنے بہت بڑا یہ سوال کیا تھا کہ تمہین الہام ہوتا ہی اس کا جواب ہمارے پاس سوائے اسکے اور کچھ نہین ہی کہ ہان ہوتا ہی اور اس مین مرزا صاحب یا انکے مرید کا دینا نہین آتا بیشک جب مرزا صاحب دہلی مین تشریف فرما ہوئے تھے تو ہمین یہ الہام ہوا تھا کہ ایک مثیل مسیح ہونے کا جھوٹا مدعی خاک پاک دہلی مین آیا ہی تو اس کی خبر لی ہمنے مقابلہ کے لئے اشتہار جاری کیا تھا۔ بس لیا آپنے اپنے سوالات کا جواب۔

اقول۔ نہ معلوم کیون باوجود پے در پے مطالبہ کے جواب معقول اور پورے سوالات کا دیتے ہوئے حیرت کی جان نکلتی ہی اول مین ان سوالات کو نقل کرتا ہون جو البدر مورخہ ۸ و ۱۶ جون مین چھپے تھے جنکے جواب کا بار بار مطالبہ کرنے پر حیرت صاحب نے مذکورہ بالا جواب دیا ہی وہ سوالات یہ تھے (۱) جو دعوے

آپنے ۹۱ء مین گئے تھے آیا اب آپ انسے دست بردار ہو گئے ہین یا ان مین کسی قدر ترمیم کرلی ہی کیونکہ اس تحریر کے بعد پھر کسی اور تحریر مین آپنے ان دعاوی (یعنے مسیح معہود وغیرہ کا) کا ذکر نہین کیا ہی اور یہ ترمیم یا قطعی دست برداری خود بخود کی ہی یا اسکی بابت آپ کو ہدایت (بذریعہ الہام و روح القدس) ہوئی ہی۔

(۲) آپنے ۱۵ جولائی ۱۹۰۳ء کے پرچہ مین اس قسم کے دعووںسے انکار کرکے انہین ڈھکوسلا کہا ہی اور ایسا کرنے والے کو رسول صلعم سے باغی اور روسیاہ* بیان کیا ہی آپکے خیال مین یہ روسیاہی ۹۱ء والے اشتہار (اور دعوئے مجددیت) کی وجہ سے آپ کے منھ پر پڑی ہی یا نہین اس سوال کا جواب براہ مہربانی زیادہ وضاحت سے دیوین۔ کیونکہ ہم لوگ خود آپکے ہی قول کے موافق نافہم ہین اور ہماری موٹی سمجھ مین یہ بات نہین آتی ہی کہ ۹۱ء مین تو آپنے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تھا (اور بعدہٗ مجددیت کا)
اور اب آپ اسے ڈھکوسلا اور روسیاہی کا باعث کہتے ہین اور ایک نئی طرز کا دعویٰ کرکے یہ لکھتے ہین کہ ہم نے یہ دعویٰ پہلے بھی کیا ہی اور اب بھی کرتے ہین کہ ہمین ایسے شخص کی آواز آتی ہی جو دکھائی نہین دیتا۔ بہت سے معاملات مین خاص خدا کی طرف سے ہدایت ہوتی گزٹ مورخہ ۱۵ و ۲۳ جولائی ۱۹۰۳ء

(۳) ۹۷ء کی چودھوین صدی والے مضمون مین جو حاشیہ پر نقل کیا گیا ہی آپنے جن الفاظ سے مرزا صاحب کو یاد کیا تھا آیا یہ الفاظ ایسے ہین یا نہین جو اخلاق کمزوری پر دلالت کرتے ہون اگر نہین تو براہ مہربانی ایسے

*اس بارہ مین ناظرین مفصل عبارتین اس رسالہ کے صفحہ ۳۵ و ۳۸ کے حاشیہ پر نیز صفحہ ۲۸ پر پڑھ چکے ہین)

الفاظ کی تشریح کر دین جن کے استعمال کرنے والے کو کمزور خلاق اور غلط کار کہہ سکتے ہون

(۴) اب جو الفاظ آپ نے مرزا صاحب کی بابت استعمال کئے ہین وہ ان خیالات کے برخلاف ہین جو ۹۷ء مین ظاہر کئے تھے آیا ان دونون موقعون پر آپ کی تائید روح القدس سے ہوئی تھی یا نہین۔

(۵) آپ کے سابقہ ۹۷ء والے بیان کے موافق مرزا صاحب کے تمام تحریرات پولوس کے خطوط کی نقل ہوتی ہین اور جن تحریرات کا آپ نے موجودہ مضامین مین ذکر کیا ہے (یعنے براہین احمدیہ وغیرہ) وہ آپ کی اس ۹۷ء والی تحریر سے بہت پہلے شایع ہو چکی ہین جو خیالات تم نے اب اس کی بابت ظاہر کئے ہین وہ سابقہ تحریر کے مخالف ہین سو کونسی تحریر روح القدس کے ذریعہ سے ہوئی تھی؛

یہ سوالات کئے گئے تھے جن کا جواب حیرت صاحب دیتے ہین "ہمسے تمنے بہت بڑا سوال یہ کیا تھا کہ کیا تمکو الہام ہوتا ہے اس کا جواب ہمارے پاس سوائے اس کے کچھ نہین ہے کہ ہان ہوتا ہے اور اس مین مرزا صاحب یا اُن کے کسی مرید کا دینا نہین آتا" ناظرین اس حیرت کے جواب کو پڑھکر حیران ہون گے کہ سوالات تو کیا کئے گئے تھے اور جواب کیا دیا ہے اور اس جواب مین بھی سفلہ پن اور طفلگی کی بو آتی ہے مین حیران ہون کہ جس حالت مین شرافت اور رذالت کی بڑی بڑی ہی آرٹکل رات دن یہ شخص لکھتا رہتا ہو تو اس شرافت کا ثبوت اپنے عمل سے کیون نہین دیتا ہے ہمارے سوالات

اول تو ۱۹۱۹ء والے دعوی کے دست برداری کے بابت دوم ڈھکوسلا نکال کر رسول صلعم سے بغاوت اور روسیاہی مول لینے نیز اخلاقی کمزوری اور روح القدس وغیرہ کی بابت نہ معلوم کیون نظر انداز کردی اور اپنی طرف سے سوال گھڑ کر کہدیا کہ ہم سے بڑا سوال یہ کیا گیا تھا کہ کیا تمکو الہام ہوتا ہی" بھلے آدمی تم یہ تو بتاؤ کہ یہ سوال تم سے کس نے کیا تھا جو اپنی طرف سے گھڑ کر پیش کردیا اور اصل سوال کو ہضم کر لیا اگر اب تک اُن سوالات کے جواب تم نہ دے سکے تو کیا مضائقہ ہی اب جواب دے دو تاکہ ناظرین دیکھ تو لین کہ جواب دینے مین تم کیسے قابل ہو۔

تمہارا یہ بیان سچ ہی سہی ہم اس مین تم ہی کو ڈگری دیدیتے ہین کہ الہام ہونے یا نہونے کی بابت ہما لاینا نہین آتا ہے اور اپنے اسی مسلک پر اگر چاہو تو تمام سوالون کے جواب دے سکتے اور کہہ سکتے ہو کہ "تمہا لاینا نہین آتا ہی ہمنے رسول صلعم سے بغاوت کر کے دین و دنیا مین روسیاہی مول لی تھی" وغیرہ وغیرہ لیکن خواہ کچھ ہی جواب دو تمہین جواب دینا ضرور چاہیئے ہمارا اطمنان ایسے جوابون سے نہو سکے تو نہو لیکن پبلک کا بہر حال اس سے اطمینان ہوجاویگا اور تمہارے نزدیک کچھ بات بھی نہین ہی روح القدس سے تایید یافتہ ہو ذرا آنکھ بند کر لوگے تو قلم برداشتہ ورق کے ورق سیاہ کر ڈالوگے۔

قولہ ہم اسکے بعد ایک بڑی بات کی طرف اپنی توجہ مبذول کرتے ہین اور دکھانا چاہتے ہین کہ مرزا صاحب اور انکے بعض مریدونکو بہتان باندہنے اور طوفان اوٹھانے کا کتنا بڑا ملکہ ہے ہمپر یہ الزام لگایا ہے کہ جب ہم مرزا صاحب سے

ملنے گئے تھے تو ہمنے اپنے کو سرکاری آدمی بیان کیا تھا لاحول ولاقوۃ جھوٹے پر اللہ کی لعنت خدا غارت کرے اس شخص کو جو سوائے جھوٹ کے کبھی سچ نہیں بولتا۔

اقول حیرت صاحب نے خود اپنے منہہ سے لعنت بھیجکر اس جھوٹ کی وجہ سے اُس پاداش کا حقدار اپنے تئیں قرار دے لیا ہے جس کے جھوٹے مستحق ہوتے ہین ہم اُسکے انتظار کرتے ہین اب متنازعہ فیہ یہ بات ہے کہ آیا حیرت صاحب نے اپنے تئیں ایسا ظاہر کیا تھا یا نہیں ناظرین کے پاس بظاہر ہمارے اور حیرت صاحب کے بیانات کے بابت فیصلہ کرکے کسی ایک کو جھوٹا قرار دینے کے واسطہ کوئی معیار نہیں ہے لیکن ایک بات غور طلب ضرور ہے جس سے کچھ نہ کچھ فیصلہ کیا جاسکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ حیرت صاحب نے ہیجگہ لکھا ہے کہ ”مرزا صاحب اور اُنکے بعض مریدونکو بہتان باندہنے اور طوفان اُٹھانے کا کتنا بڑا ملکہ ہے“ اس کے متعلق ہین ناظرین کی توجہ اس رسالہ کے حاشیہ صفحہ ۳۰ کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہون جہان حیرت صاحب کے اسی قسم کے ایک بہتان کا جواب دیکر خود انہی کے اقوال سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ حیرت صاحب نے مرزا صاحب کے بعض مریدونپر جو بہتان باندھا تھا وہ غلط تھا اور اس طرح سے عوام الناس کو مغالطہ مین ڈالنا چاہا تھا حیرت صاحب کے اس نمونہ پر ناظرین توجہ اور غور کرکے ایک حد تک اس موجودہ واقعہ کی بابت نتیجہ نکال سکتے ہین کہ اسکی کیا اصلیت ہوگی بہتان باندہنے یا طوفان اٹھانے کا کون عادی ہے حیرت صاحب سابقہ موقع پر اپنے قول وفعل سے یہ بات ثابت کرچکے ہین کہ خود وہی بہتان

باندہنے کے عادی ہین اور مرزاصاحب کے مریدونکی طرف ایسی باتون کو منسوب کرنے سے انہین ذرابھی دریغ نہین ہوتا ہے۔ تاہم چونکہ اپنے جہوٹ پر اپنے تئین لعنتی قرار دے چکے ہین اس لیئے اس پر مزید بحث کرنے کی مجھے ضرورت نہین ہے۔

قولہ مرزاصاحب دہلی مین توکیا آئینگے لاہور مین تشریف لے آئین اور ہم بھی وہان آجائین اور ایک مسجد مین چلکے ہم دونون قسم کھائین اسوقت معلوم ہوجائیگا کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے۔

اقول حیرت صاحب صبر کا مادہ تم مین بالکل نہین ہے یکم ستمبر کو یہ درخواست کی ہے اور ۸ ستمبر کے پرچہ مین صفحہ ۵ کالم ۱ سطر ۱۲ و ۲۲ پر خود حلف اٹھالیا ہے اور لکھا ہے "ہم حلفاً کہتے ہین کہ ہم نے اشارہ بھی اسبات کا نہین کیا کہ ہم کو سرکار سے کچھ تعلق ہے"، اب آپ کے اس حلف کے فیصلہ کے منتظر ہین خدا تمہاری دروغ بیانی سے خود سمجھ لیگا۔ بلکہ تم اگر غور کرو تو وہ تم سے سمجھ ہی چکا ہے اور اس رسالہ کے ذریعہ سے جو کچھ تمہاری پردہ دری ہوئی ہے وہ کم نہین ہے تاہم اگر تمہاری غیرت یہ قبول نہ کرے کہ پردہ دری ہوئی ہے تو رسالہ کے دوسرے حصون کا انتظار کرو اور چونکہ تم ایک ہفتہ بھی حلف کی بابت صبر سے ہمارے جواب کا انتظار نہ کرسکے اس لیئے لاہور وغیرہ جانے کی تکلیف برداشت کرنے کی مرزاصاحب یا اُن کے کسی مرید کو ضرورت نہین ہے خصوصاً اس لیئے کہ ہمارے نزدیک حلف دروغی کا نتیجہ تمکو اس رسالہ کے ذریعہ مل چکا ہے۔

قولہ ۹ مقابلہ سے معلوم ہوجائیگا کہ روح القدس کس کے ساتھ ہے اور سچی کرامت کا اظہار کس ذات سے ہوتا ہے گھر بیٹھے آسمانی نشان کا سبق جپنا یہ شان خدا رسیدون کی نہین ہے میدان مین آؤ اور حق کا جلوہ دیکھو تاکہ چودہ طبق روشن ہوجائین۔ اور تمہین مامور من اللہ بننے کا مزا آجائے تمہین صاحبدل لوگون سے ابھی واسطہ نہین پڑا ورنہ ساری حقیقت کھل جاتی۔

اقول مہربان من آپ کی روح القدس کی جوکچھ حقیقت ہے وہ گذشتہ صفحون مین اچھی طرح سے ظاہر کی جاچکی ہے اب رہے آسمانی نشان اسکو حصہ سوم مین مفصل بحث پڑھ لوگے اور چودہ طبق اچھی طرح سے روشن ہوجاوینگے اور ساری حقیقت معلوم ہوجاویگی لیکن مہربان یہ تو بتاؤ کہ صاحبدل سے تمہارا کیا مطلب ہے کیا اس سے یہ مراد ہے کہ تم مسیح معہود اور مجدد ہو اگر اس بات کے اظہار کے لئے تمنے اپنے واسطے صاحبدل کا لفظ استعمال کیا ہے تو تمہاری مشیخت اور مجددیت کے بخئے اس رسالہ کے ابتدائی صفحون مین خوب طرح سے اُدھڑ چکے ہین ہان اگر صاحبدل سے کوئی اور نئی بات مراد ہے تو اُس کی تشریح کی ہوتی کہ صاحبدل ایسے ہوتے ہین اور چونکہ مجھ مین یہ صفات ہین اس لیئے مین صاحبدل ہون جب تم ایسا کروگے اسوقت تمہارے صاحبدل ہونے یا نہونے کی بابت بھی غور کیا جائیگا

قولہ ۱۰ اب رہی یہ بات کہ ہمین ایسا سوال کرنے کا حق تھا یا نہین اس کا جواب یہ ہے کہ ہان تھا علاوہ الہام کے ہمین شہر کے بہت سے معزز آدمیون

نے اپنی طرف سے آپ کے پاس بھیجا تھا تاکہ آپ کی نسبت جو باتین شہر مین مشہور ہو رہی ہین دریافت کرین کہ انکی اصل کہان تک ہے

اقول آپ کے الہام کی حقیقت تو بہت کچھ ظاہر کی جا چکی ہے اس پر مزید بحث کی مجھکو ضرورت نہین ہے اب رہی یہ بات کہ معزز آدمیونکی طرف سے بھیجی گئی تھی اول تو آپ اپنی اس زمانہ کی وجاہت ثابت کرین ہم اگر آپ کے اس وقت کے حال کا نقشہ کھینچنا چاہین تو اس طرح سے کھینچ سکتے ہین کہ ناظرین کی آنکھون کے سامنے آپکی مجسم تصویر کھڑی کر کے دکھادیوین لیکن ذاتی واقفیت کی بنا پر مین خود بحث کرنی نہین چاہتا ہون تاہم اس رسالہ کے صفحہ ۴۲ کی طرف متوجہ کرانا چاہتا ہون جہان یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اُس زمانہ مین نہ تمکو عزت حاصل تھی اور نہ خدا نے اُسوقت تمکو روٹی کھانے کو دی تھی بلکہ فاقہ مست تھے کیونکہ مسیح معہود ہونیکا ڈھکوسلا تمنے نکالا تھا اس موقع کے علاوہ قول نمبر ۵ اکی طرف بھی متوجہ کرانا چاہتا ہون جہان یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اس زمانہ مین چونکہ تم دولت کی مذمت کی بابت تلے ہوئے تھے اس لیے خود اپنے ہی قول کے موافق مفلس اور قلاش تھے سو جسوقت آپ اپنی وجاہت کا ثبوت دینے بیٹھین تو اُن مذکورہ بالا دونون موقعون کا بھی خیال رکھین اور اُسکی تردید کر کے دکھادین۔

دوم اُن معزز آدمیون کی براہ مہربانی ایک فہرست پیش کرین کہ وہ کونسے معزز آدمی تھے جنہون نے ایکو بھیجا تھا اور جسوقت آپ ایسا کرین تو ہر ایک معزز آدمی کی بابت اول یہ ثابت کرین کہ آیا وہ مسلمان تھے یا نہ

تھے کیونکہ گزٹ مورخہ ۲۳ نومبر ۹۹ء کے صفحہ ۲ کالم ۲ طول طویل آرٹکل لکھکر آپ یہ ثابت کر چکے ہین کہ "یہان تو یہ غضب ہے کہ اسی دہلی شریف مین اور ۲۲ خواجہ کی مقدس چوکھٹ پر ایک بھی اب مسلمان نہین رہا ہے" جب یہ ثابت کر چکین تو پھر ان معززین مین سے ایک ایک کی بابت یہ ثابت کرین کہ آیا وہ روسا شہر مین سے تھے یا نہین کیونکہ گزٹ مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۰۰ء پر تمنے لکھا ہے کہ "وہ غدر کے بعد سے دہلی مین مسلمان رئیسون کا نام ونشان بھی نہین رہا نوابون اور رئیسون کے بڑے بڑے خاندان تھے لیکن غدر نے سب کو ہضم کر لیا اور اب اس شہنشاہی شہر مین ایک شخص بھی ایسا نہین رہا جسے رئیس کہہ سکین" اسی مضمون مین طویل بحث کے بعد آخر مین لکھا ہے "چند بیچارے ٹوٹے پھوٹے ہندوستانی ہین جو کیا تو میونسپل کمشنر ہین اور کیا اونریری مجسٹریٹ ہوگئے ہین وہ شاید اپنے کو رئیس کہتے ہون گے لیکن فی الحقیقت انکو اپنا رئیس سمجھنا انکی انتہا درجہ ذلیل حالت پر دلالت کرتا ہے"۔

بس اب جب تک آپ اس زمانہ کی اپنی وجاہت نہ ثابت کرین اور اُن لوگون کی جن کی طرف سے بھیجے گئے تھے کامل مکمل فہرست پیش کر کے اُن کا مسلمان اور روسا شہر سے ہونا ثابت نہ کرین اسوقت تک تمہارے اس قسم کے تمام لاف وگزاف بازاری آدمیونکی لن ترانیون یا پاگل کی بڑ سے زیادہ وقعت ہماری اور ہر ایک مبصر کی نگاہ مین نہین رکھتی ہے۔

نوٹ

حیرت صاحب کے مضمون مورخہ یکم ستمبر ۰۸ء کے بڑے حصہ پر اب تک مین بحث کر چکا ہون اس کے بعد حیرت صاحب نے ہماری ایک نکتہ چینی کا جواب دیا ہے جس کا اثر اُن کی خانگی حالات اور ذاتیات پر پڑتا ہے ہمین حیرت صاحب کی بعض تحریرات کے انداز سے یہ خیال ہوا تھا کہ بعض دوسرے معترضون کی طرح سے حیرت صاحب کا رخ بھی ذاتی بحثون کی طرف ہے اسوجہ سے انکو مختصر سی تنبیہ کی تھی تاکہ وہ خبردار ہو جاوین غنیمت ہے کہ ہمارا مذکورہ بالا خیال غلط نکلا اور حیرت صاحب نے خود لکھدیا ”مناسب نہین ہے کہ خانگی باتونکو عامہ خلائق کے آگے پیش کرین وغیرہ وغیرہ“ اس لئے اس قسم کی بحث جس کا اثر ذاتیات اور خانگی امور پر پڑتا ہو نظر انداز کر کے دوسری باتونکی طرف توجہ کرتا ہون۔

بجواب

کرزن گزٹ مورخہ ستمبر ۰۸ء

قولہ ادہلی کا درد ونا محمود۔

اقول تمہارا یہ مقولہ دراصل تمہارے حق مین سچا ہے اس لئے کہ اگر وہ واقعہ نہوا ہوتا تو تمکو اس پہلے حصہ کے ذریعہ جو ذلت اٹھانی پڑی ہی

نہ اٹھانی پڑتی صرف دوسرا حصہ تمہاری نئی نکتہ چینیون کے جواب مین لکھا جاتا اس لیئے کون کہہ سکتا ہے کہ وہ ورود تمہارے حق مین نامحمود نہین ہوا اس زمانہ کو نظر انداز کرکے اگر انبیاء کے زمانہ کا خیال کیا جاوے تو بآسانی سمجھا جاسکتا ہے کہ وہ تمام کافر جو برسر مقابلہ ہونے کی وجہ سے نیست ونابود کردیئے گئے انبیا کا مبعوث ہونا اُنکے حق مین نامحمود ہوا اسی لحاظ سے تمہارے مذکورہ بالا جملہ بھی تمہارے حق مین صادق ہونا تسلیم کیا جاسکتا ہے۔

قولہ ۱۲ ہمنے ملاقات کی نسبت گذشتہ پرچہ مین جو کچھ لکھا تھا اس سے مرزا صاحب اوراُن کے مریدون مین کھلبلی پڑگئی ہے اور وہ بدحواسی سے اِدھر اُدھر دیکھ رہے ہین کہ خود کردہ را علاج نیست

اقول خوب حیرت صاحب جو کچھ تمہاری حیثیت اور حالت اُس زمانہ مین تھی اور جس ناگفتہ بہ طرز پر تم اپنی زندگی کے دن کس مپرسی کی حالت مین پورے کررہے تھے وہ مرزا صاحب کے مُریدون کو بہت اچھی طرح سے معلوم ہے اور جس پر قولہ نمبر۱ مین کسی قدر بحث کی جاچکی ہے جب یہ ثابت ہے تو پھر کھلبلی اور بدحواسی کے کیا معنی لیکن مہربان یہ تو بتاؤ کہ اس بدحواسی کو تمنے مشاہدہ کس طرح سے کیا ہے۔ کیا اُس غبارہ مین سوار ہوکر جس پر چڑھ کر پہلے بھی کرزن گزٹ کے کالمون مین سیر کرچکے اور قوم کے مختلف افراد کو گالیان دے چکے ہو یا حیرت منزل کی دومنزلی چھت پر سے اس بدحواسی کو مشاہدہ کیا ہے مہربانی کرکے جو کچھ لکھا کرو صاف

لکھا کرو معمہ اور چیستان مین کیون باتین کیا کرتے ہو لیکن تم کیا کرو اور اس مین تمہارا قصور ہی کیا ہے جبکہ تم از سرتا پا خود ہی معمہ ہو اور اپنی ہی حالت کی کچھ خبر نہین ہے کہ تم کون ہو اور کیا ہو۔

نوٹ ۰ ستمبر ۳۰ء کے مضمون مین حیرت صاحب نے پچھلے ہی مضامین کے مطالب کو الفاظ کی تبدیلی کر کے دوہرایا ہے جن پر مین بحث کر چکا ہون اس لیے اسکو نظر انداز کر کے چند ضروری امور پر جنکو حیرت صاحب نے اپنے مضمون کے صفحہ ۵ کالم ۲ و ۳ پر لکھا ہے مختصر طور پر ریمارکس کرتا ہون۔

قولہ ۱۳ دنیا کی جھوٹی جھوٹی اور اچھی بری باتون مین تو انہین الہام ہوتے رہتے ہین اور انپر دھیان اترتی رہتی ہین مگر ایسی پر خوف وخطر حالت مین کہ مرزا صاحب کی جان نکلی جاتی تھی انکی وحیون اور الہامون نے انہین مدد نہ دی۔

اقول میان حیرت معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری فطرت بہت ہی خراب ہے اور تم دل کے ایسے کھوٹے ہو کہ اگر زمانہ نبوی مین ہوتے تو تمہارا حشر کفار ہی کے ساتھ ہوتا۔ غور سے پڑھو تفسیر حیرتی صفحہ ۱۹۱ پ ۹ رکوع ۱۳ جہان زیر آیت قل لا املک لکھا ہے "مشرکین کو جہان آنحضرت کی نبوت مین اور شبہات تھی وہان یہ بھی کہا کرتے تھے کہ اگر آپ سچی نبی ہین تو ہمین دنیوی مضرتون سے بچا لیجیے آئندہ زمانہ مین جو مصائب ہمپر آنے والے ہین اُنسے اگاہ کر دیجیے اکہ ابھی سے اس کی کوئی تدبیر کر لی جاوے ان سب مزخرفات کے جواب مین یہ آیت نازل ہوئی کہ اے نبی ان سے کہدو کہ مین خود اپنی ہی

نفع رسانی اور یا مضرت رسانی کا اختیار نہین رکھتا الخ،،
اس کے ساتھ صفحہ ۳۳۹ پڑہو جہان صحیح بخاری کی ایک حدیث جو ابن عباس سے روایت کی گئی ہے نقل کر کے لکھا ہے کہ آنحضرت صلعم نے حضرت جبرئیل سے جلدی جلدی آسنے کی درخواست کی تھی تو جواب ملا تھا کہ ہم بغیر خدا کی مرضی کے نازل نہین ہوا کرتے نیز صفحہ ۵۲۹ بھی پڑہو جس سے معلوم ہو جاویگا کہ انبیاء علیہم السلام بھی اس سے زیادہ نہین جان سکتے تھے جسقدر انکو بتایا جاتا تھا اب جو نکتہ چینی تمنے حضرت اقدس پر کی ہے اور جو حوالجات تفسیر سے مین نے نقل کئے ہین اسپر یکجائی نظر ڈالنے سے کیا کوئی شخص انکار کر سکتا ہے کہ اگر تم زمانہ نبوی مین ہوتے تو کفار کی طرح سے نکتہ چینی نکرتے اور اس واقعہ کی طرح جس کا تفسیر حسینی کے صفحہ ۵۳ ۱ پر ذکر ہے کہ ایک دفعہ جبرئیل کے آنے مین توقف ہو گیا تھا تو تمہارے جیسی طبیعت والون نے اسی قسم کی نکتہ چینیان کی تھین جیسی تم اب کر رہے ہو گیا تم اسوقت اگر ہوتے تو اپنی شقاوت قلبی کا ثبوت نہ دیتے فتدبر و اعتبر۔

قولہ ۴ ا جس ذریعہ سے مرزا صاحب کو الہام اور وحی ہوتی ہے وہ ذریعہ ہے مرزا صاحب کا دشمن ہے کہ وقت پر مطلب کی انہین خبر نہین دیجاتی اور وہ مصیبت مین پہنس جاتے ہین۔

اقول میان حیرت ایسی باتین کر کے تم کیون اپنی پردہ دری کرتے ہو خدا کا ہی شکر کرو کہ مسلمانکے گھر مین پیدا ہو گئے ورنہ تمہاری فطرت سے معلوم ہوتا ہے کہ تم ان لوگون کے بھی کان کترتے جنسے کہا گیا تھا

قل لااقول لکم عندی خزائن اللہ ولااعلم الغیب و لااقول لکم انی ملک ان اتبع الا
یا یوحی الی پ ۷ رکوع ۱۱ الہامی ذریعون کا اپنے مسیح معہودی زمانہ سے تمکو
بہت اچھا تجربہ ہے اور یہ انھی تخیلات کا اثر ہے جو تمہارے دماغ مین اب
تک باقی چلا آتا ہے مہربان اب ان تخیلات کو دماغ سے نکال دو ورنہ انکا
نتیجہ رونا اور دانت پیسنا ہوگا تم غور کرو اور تفسیر حسینی کا صفحہ ۳۲۵ پڑہو جہان
زیر آیت ولا تقولن لشئی پ ۱۵ رکوع ۱۵ لکھا ہی کہ آنحضرت صلعم نے ایک دفعہ
کسی بارے مین انشاء اللہ نہ کہا تھا جس کی وجہ سے کئی روز تک وحی نازل نہوئی
تھی تمہاری فطرت ظاہر کر رہی ہے کہ ایسے موقعہ پر تم اگر ہوتے تو یہی کہدیتے
کہ جس ذریعہ سے یہ وحی ہوتی ہے وہ ذریعہ ہی رسول صلعم کا نعوذ باللہ
دشمن ہے تم ایسی باتین منہہ سے نکال کر سیاہ دلی اور بدباطنی کا بین
ثبوت دیتے ہو جو کچھ کہا کرو سوچ سمجھ کر کہا کرو

قولہ ۵ اجو باتین آپ ہماری نسبت لکھ رہے ہین یا جو نکتہ چینیان ہماری
کتابون پر کر رہے ہین اس سے اپ کو خدا نہین ملنے کا ہم تو اپنے غلطیون کا
اگر وہ غلطیان ہون اعتراف کرتے ہین اس لیے کہ ہم کمزور انسان ہین
ہم سے اغلاط کا ہونا غیر ممکن نہین ہے۔

اقول بیشک ہمین ان نکتہ چینیون سے خدا ملے گا اس لیے کہ ہم ایک
صادق اور راستباز کا ساتھ دے رہے ہین جسکی مخالفت پر تم دانستہ
ایسی نکتہ چینیان کر رہے ہو جو ہمیشہ راستبازون پر کی گئی ہین اس لیے
ضرور ہے کہ تمکو وہی نتیجہ ملے جو ہمیشہ صادقون کے اعداء کو ملتا رہا ہے۔

اور مجھے وہ اجر ملے جو اُس کے انعام کو پہونچتا ہے اب رہے تمہارے اغلاط وہ ہمارے نزدیک اُن اغلاط مین سے نہین ہین جو انسانی کمزوری سے ظہور مین آتی ہین تم خود خیال کرو کیا یہ انسانی کمزوری کی غلطی ہے کہ حضرت اقدس جب دہلی مین تشریف لائے تو بالمقابل مسیح معہود بن گئے اور پھر مجدد بھی ہوئے لیکن جب دوبارہ انکو اور اُن کے خدام کو گالیان دینی چاہین تو جھٹ انپر طوفان اٹھا دیا کہ مرزا صاحب کے نافہم مریدون نے ہماری بابت ایسا اُڑا دیا ہے ہمارے نزدیک یہ اغلاط نہین بلکہ بے ایمانی ہے جو مختلف اغراض کو مد نظر رکھکر کی جاتی ہین مرزا صاحب کی معاملہ کو جانے دو آج تک جس کسی شخص پر تمنے نظر عنایت کی ہے تقریباً تمام کی مخالفت مین ہم تمہاری اسی حالت کا مشاہدہ کر رہے ہین اور تمہاری ان بیہودہ گیونکو جن کو تم انسانی کمزوری کے اغلاط بیان کرتے ہو بے ایمانی ثابت کرنے کے لئے ہمارے پاس اسقدر قوی وجوہات ہین کہ اگر وہ کسی عدالت مین پیش کئے جاوین تو فوراً ہی ہمارے حق مین ڈگری ہو مین اس قسم کے کسی قدر نظائر پیش کرتا ہون جنسے تم ہرگز ہرگز یہ انکار نہ کر سکوگے کہ وہ اغلاط نہین بلکہ بے ایمانی مین داخل ہین یہ نظائر تمہاری اُن تحریرات سے پیش کرونگا جو اوّل سر سید پھر شمس العلما الطاف حسین صاحب حالی اور شمس العلما ڈپٹی نذیر احمد صاحب کے متعلق تم وقتاً فوقتاً لکھکر شایع کرتے رہے ہو جس سے صاف معلوم ہو جاویگا کہ یہ تمہاری عادت مین داخل ہے کہ قوم مین تم کسی کو پھُولتا پھلتا دیکھنا گوارا نہین کر سکتے ہو جہان

کسی کو ٹرہا ہوا اور ممتاز ہوتے دیکھا تمہارے تن بدن مین مرچین لگین او
ن کے در پہ آزار ہوئے خواہ تمہارے تمام خرافات کا نتیجہ کچھ بھی نہوتا ہم تم
اپنی جبلی خباثت کا اظہار کیے بغیر نہین رہ سکتے ہو اب مین سلسلہ وار تینون
مذکورہ بالا اصحاب کے متعلق تمہاری تحریر سے بحث کرتا ہون انمین سے سر سید
کی بابت جو بحث کرون گا وہ دو کالمون مین کرون گا اور مختلف امور کی بابت
سلسلہ وار نمبر لگاتا جاؤن گا ناظرین کو چاہیئے کہ دونون کالمون کے ایک
ہی نمبر کو ایک ساتھ پڑھین اور میان حیرت کی ایمانداری کی داد دیتے
جاوین۔

سر سید احمد خانصاحب مرحوم کے متعلق حیرت صاحب کی انسانی کمزوری

سر سید کے متعلق کرزن گزٹ کے مختلف پرچون سے جنمین حیرت صاحب نے
اُنکے متعلق نکتہ چینیان کی ہین اُس مضمون کا مقابلہ کرتا ہون جو چودہوین صدی
اخبار مین سلسلہ وار مہینون تک بعنوان "مرحوم سر سید کے مذہبی خیالات
پر مولانا مرزا حیرت صاحب دہلوی کی رائے" چھپتا رہا تھا یہ مضمون جو دو ہوین

ہدمی میں چھپا تھا اس زمانہ کا مضمون ہے جب کہ میاں حیرت کا ارادہ اخبار جاری کرنے کا تھا اس لیئے تالیف قلوب کی غرض سے تاکہ ابتدا ہی مین ہد کرزن گزٹ کی اشاعت پر اس قسم کے مضامین سے اثر پیدا ہو جو کچھ سرسید کی بابت لکھا تھا وہ حمایت اور تعریفوں سے بھرا تھا لیکن جب مقلدان سرسید نے کرزن گزٹ کی طرف کچھ توجہ نہ کی تب مخالفانہ خیالات کا اظہار کر دیا اب ہم ان مضامین کو مکرر دکھاتے ہین جس سے ناظرین بغیر ہمارے کسی قسم کے ریمارکس کی بھی خود صحیح نتیجہ نکال کر حیرت صاحب کی ایمانداری یا بے ایمانی کو جس کے دراصل وہ مستحق ہون گے سمجھ کر انھین اسی قسم کی ڈگری دے دین گے ناظرین کو چاہیے کہ جو عبارتین بالمقابل دونون کالمون مین لکھی گئی ہین اُن کو پڑہین بعض جگہ مجھے نوٹ لکھنے کی ضرورت پڑی ہے اُسی مین نے خطوط وحدانی مین لکھا ہے۔

(۱) مرحوم سرسید کے مذہبی خیالات کی نسبت ہند مین ایک طوفان بے تمیزی برپا ہے ہمارے واعظ جب کبھی اس عظیم الشان مرحوم سید کا ذکر کرتے ہین تو ایسی ناسمجھی کی باتین اور دور از کار بیانات کرتے ہین جنسے نہ صرف انکی سرتاپا بد علمی پائی جاتی ہے بلکہ یہ معلوم

(۱) مرحوم رفارمر تھی تو بیشک عالی دماغ لیکن دینی علوم اور عربی علم ادب سے ایسے ناآشنا تھے جیسے اسوقت اُن کے اکثر ہم خیال یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ ان سے صرف ونحو اور لغت کی ایسی موٹی موٹی غلطیان سرزد ہو گئین جو ایک مفسر کے لیئے سخت

ہوتا ہے کہ سید کے سچے خیالات
کی بھنک تک بھی ان کے کانون
مین نہین پہونچے
(چودھوین صدی مورخہ ۳ جولائی ۹۸ء)

قابل شرم تھی اور جو اغلاط غالباً مینر ان
صرف اور نحو میں پڑھا ہوا بچہ بھی نہین
کر سکتا ہے اس کے علاوہ بیان
مین اسقدر تضاد ہے کہ بیان نہین
ہو سکتا سوائے دعون کے استدلال
کا کہین نام ہی نہین لیتے اگر بدقسمتی
سے کہین دلائل پیش بھی کرتے ہین
تو وہ اور الٹا انکے دعوں کو بھی لیکر
اوندھے منہ گر پڑتے ہین،
(کرزن گزٹ مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۰۲ء)

(۲) خصوصاً مجھے اُن لوگون پر ہنسی
آتی ہے جب وہ مرحوم سید پر مذہبی
حملہ کرنا چاہتے ہین تو نواب محسن الملک
مولوی مہدی علی صاحب کے چند
خطوط کا جو تفسیر کی نسبت اخبارون مین
چھپی تھی حوالہ دیکر خوب بغلین بجاتے
ہین کہ مہدی علی جیسا شخص بھی مذہبی
معاملہ مین سر سید کا مخالف ہے اگرچہ
خطوون مین مخالفت کی کوئی ایسی بات

(۲) یہان تک اسلام بانئی اسلام
علما اسلام پر حملے کیے کہ اُن کے خلیفہ
اول یعنی نواب محسن الملک بہادر کو
بھی جوش آگیا اور انہون نے بھی اپنی
بساط کے موافق ان ملحدانہ خیالات
کی تردید مین دو ایک خط لکھدیے ہین
خبر نہین کہ ان تردیدی خطوط مین کوئی
خاص حکمت عملی تھی یا وہ اصل حمایت
اسلام مین لکھی گئے تھے لیکن اس

مندرج نہین ہے اور ان کا طرز تمہید ہی دوسرے اس قسم کا ہے جیسے کوئی مذہبی ناول لکھتا ہے ان خطوں کو مرحوم کی تفسیر کے نفس مطالب سے نہ تعلق ہے نہ ہوسکتا ہے گو وہ تسلیم کرتے ہین کہ مرحوم کی تفسیر کے بعض حصہ اس قابل ہین کہ انہین نوک زبان کر کے وظیفہ بنائے۔ اور اگر یہ ہی فرض کر لیا جاوے جیسا کہ نکتہ چین بیان کرتے ہین کہ محسن الملک مذہبی خیالات مین سر سید کے موافق نہین ہین ہم کہتے ہین نہون وہ محسن الملک کی ذاتی رائے ہی اور ہر شخص ازاد ہے چاہے اپنی جو کچھ رائے رکھے

اخبار چودھوین صدی مورخہ ۲۳ جولائی ۹۸ء

(۳۳) مرحوم ہر غلطی اور جہلات سے مبرا نہین تھا نہ مرحوم نے کبھی معصوم ہونے کا دعوی کیا تھا ممکن اور غیرن سے ہم انکار نہین کر سکتے کہ ایک حد تک مرحوم سید کی معقول تردید کی تھی۔

کرزن گزٹ مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۰۲ء

(۳۴) ایک شخص صریح طور پر مصلح قوم بھی بنتا جاتا ہے یہ بھی کہتا ہے کہ مین آل رسول ہون اور مسلمان ہونا

قیاس ہے کہ مرحوم نے بعض خیالات یا استنباط مین غلطیان کین ہون لیکن اس سے یہ لازم نہین آتا کہ ساری تفسیر اول سے آخر تک لغو ہے مین کوشش کرون گا کہ زیادہ کشادگی سے تفسیر پر بحث کرون اور مرحوم کے اصلی اسلامی خیالات کو ظاہر کرون اگر سید نے قرآن کے بعض مضامین کے سمجھنے مین غلطی کی تو کیا یہ افسوس کا مقام نہین ہے کہ ہم تمام اُس کی بےنظیر تحقیقات اور پاکیزہ خیالات پر پانی پھیر دین اور چند باتین لیکے ہمیشہ اُسے ناجایز الفاظ سے یاد کرین

اخبار چودہوین صدی مورخہ ۲۳ جولائی ۹۶ء

پھر کرورون دلون کے مالک شہنشاہ عرب و عجم رسول خدا صلعم کو

صاف الفاظ مین مجنون لکھتا ہے معاملات دینوی مین بلاشک سید ایک عالی دماغ شخص تھے اور وہ زمانہ کو پہچانتے تھے اور جیدھر کو رخ ہوا کا ہوتا تھا اُس طرف پھر جاتے تھے مگر ہم ڈنکے کی چوٹ کہتے ہین کہ علم دین کی انہین ہوا بھی نہین لگی تھی اور جو کچھ انہون نے اسلام کے ساتھہ بدسلوکی کی ہے انہین اُسکا نتیجہ خود مل رہا ہوگا اگرچہ غور سے دیکھنے کے بعد آپ کی تفسیر مین سوا متضاد بیانات اور پریشان خیالات اور الحادی مضامین کی کچھ بھی نہین ہے پھر آزاد طبع نوجوانون کی حق مین خواہ ان کی تعداد کتنی ہی ہو اُس تفسیر نے زہر ہلاہل کا کام دیا ہے اور نتیجہ یہ ہوا کہ یہ لوگ دائرہ اسلام سے خارج

(جہ دوسرے کالم پر جس جگہ ایسا* نشان ہے اُس کیساتھ ذیل کی عبارت کو پڑھو)

مفہوم معجزہ مین علماء سے انہون نے اختلاف کیا ہے اور مرحوم کا یہ اختلاف اُس کی نجات کے لئے خدا کے آگے کافی ضمانت ہی مین خود اپنے معزز علماء سے اختلاف اور مرحوم سید سے اس امر مین اتفاق رکھتا ہون مجھے بھی وہی اُمید ہونی چاہیئے جو آئندہ نجات کے ایسی حالت مین ہوسکتی ہے۔

اخبار چودہوین صدی مورخہ ۸ اکتوبر ۹۸ء

ہوئی جاتی ہے

کرزن گزٹ مورخہ ۸ جنوری ۱۹۰۳ء

یہ توکوئی بتلائے کہ جو شخص اُنکی تفسیر کا مذہب رکھیگا وہ مسلمان کس پہلو سے ہوسکتا ہے نبی کی نبوت کا اُسکو انکار کرنا پڑیگا قرآن مجید کو خود نبی عربی کی تصنیف اُسکو ماننا پڑیگا جنت کو کسبیون کے چکلے سے بہتر خیال کرنا پڑیگا دوزخ کو ایک خیالی ڈھکوسلا سمجھیگا فرشتے اور وحی کو لاشئی محض جانیگا نماز روزہ لغو فعل سمجھیگا وضو کو بے ضرورت بتائیگا غرض جتنے ارکان قرآن شریف کھلے الفاظ مین تعلیم کرتا ہے اُن سے اعراض ہوگا پھر اس نوجوان کا ایسا مُسلمان ہونا کس کام کا آپ انصاف سے فرمایئے کہ مذکورہ بالا عقائد کا منکر مُسلمان ہوسکتا ہے یا نہین بتلایئے تو سہی جب مثل مرحوم سید کے قرآن مجید

(۴) مین اپنی ذاتی رائے اور تحقیق
رکھتا ہون اور جو کچھ بیان کرتا ہون
نہایت آزادی سے مجھے کسی مولوی
کی دل شکنی یا کسی نیچری کی خفگی
کی ذرا بھی پرواہ نہین ہے یہ ہرگز
نہ سمجھنا چاہیئے کہ مین سرتاپا سید
کے مذہبی خیالات کا دلدادہ ہون ہان
اُس سے زیادہ باتون مین مجھے اتفاق
ہے (کیون میان حیرت بائین کالم پر
جو نمبر ۳ کے آخر مین باتین لکھی ہین بہر
حال اُن زیادہ باتون مین جنسے نہین
اتفاق ہے وہ سب ہی شامل ہونگی)
اور مین سمجھتا ہون کہ مرحوم سید ہی کا
ایسا دماغ تھا جس سے یہ باتین پیدا

کی صحیح تعلیم سے انکار کرلیا جائے
جبکہ کل عقائد اسلام کو مٹا دیا جائے
پھر کون سا اسلام ہے جس کی تعلیم
مرحوم سید نے کی ہے۔

کرزن گزٹ ۸ اپریل سنہ ۳ع

(۴) ہمارے مرحوم نے آخری عمر
تک اس مین فرق نہین کیا کہ دلیل
کسے کہتے ہین دعوی کیا ہے اور ثبوت
کس کا نام ہے اُن کی تمام مذہبی تحریرون
مین دعوی ہی دعوی ہے اور وہ ہر
دعوی کے ساتھ دوسرا اپنا دعوی
کرتے جاتے ہین لیکن دلیل کا کہین
ذکر نہین اور نہ ثبوت اور نتیجہ کا پتہ ہے
اگرچہ آپ عالی درجہ کے فاضل تھے لیکن
دعوی اور دلیل مین کہین فرق نہ کیا۔

کرزن گزٹ مورخہ ۱۵ فروری سنہ ۲ع

چونکہ علوم عربیہ مثل علم قرآن علم تفسیر علم
حدیث اور علم فقہ وغیرہ بالکل کورے
تھے اس لئے انہون نے قدم قدم پر

ہوئین اور ایسے دماغ صدہا برس مین

پیدا ہوتے ہین اور ہمیشہ ایسے ہی

دماغون پر اسلام نے فخر کیا ہے۔

اخبار چودہوین صدی مورخہ ۲۳ جولائی سنہ ۹۵ء

ٹھوکرین کھائی ہین ایسا بے پڑھا لکھا
شخص مقلد بنکے تو کامیاب ہو جاتا ہی
لیکن جب وہ اپنی بدقسمتی سے خود
مجتہد وقت بنتا ہے تو جادۂ حق سے
کوسون دور جا پڑتا ہے۔

گزٹ مورخہ ۱۵ دسمبر سنہ ۲

خدا معلوم سر سید کو کس نے مشورہ
دیا تھا کہ آپ تفسیر لکھنے کی تکلیف برداشت
کرین کاش اگر وہ مذہبی امور مین ہاتھ نہ ڈالتے
اور مسلمانون کے عقائد مین خلل اندازی
نہ کرتے تو اُن کی قابلیت پر پردہ پڑا
رہتا کیونکہ شیخ سعدی کا مقولہ غلط
نہین ہے

تا مرد سخن نگفتہ باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد

گزٹ مورخہ ۲۳ جنوری سنہ ۳

بدقسمتی مسلمانون کی کہ ایسے ایسے
مفسر پیدا ہوئے جو پیشوایان اسلام
پر رکیک حملے کرین۔

گزٹ مورخہ ۱۵ مارچ سنہ ۳

(۵) اب رہا یہ خیال کرنا کہ عام مسلمان
مذہبی خیال کی وجہ سے سید کو اچھا
نہیں سمجھتے تو یہ اچھا نہ سمجھنا اسکی
دلیل نہیں ہوسکتا ہے کہ مرحوم کے
سارے خیالات ناقابل تسلیم تھے
یہ نئی بات نہیں ہے ہمیشہ سے ہوتا
آیا ہے اور ہمیشہ ہوتا رہیگا صحابائے
کرام سے لو کہ انکی نسبت مسلمانوں ہی
مین کیا کیا خیالات ہین۔
اخبار چودھوین صدی مورخہ ۲۳ جولائی سنہ ۹۸ء

افسوس ہے علوم عربیہ بالخصوص
فن معانی و بیان سے مرحوم سید نے
بالکل کام نہ لیا عربی بڑی وسیع اور
مشکل زبان ہے اسی طرح سے علوم
عربی عمر کا بہت بڑا حصہ جب تک
تحصیل زبان عربی اور علوم عربی مین
نہ گذر جائے قرآن مجید کا سمجھنا اور
اسکی باریکیون کو پہچاننا مشکل ہے
گزٹ مورخہ ۲۳ مارچ سنہ ۳ء

(۵) بہ حیثیت اس کے کہ ہم مسلمان
ہین یہ ضرور کہین گے کہ سر سید نے
اسلام کیساتھ وہی کیا جو کسی دشمن
اسلام سے امید ہوسکتی انہون نے
زندگی مین جتنا ان سے ہوسکا اسلامی
اصول کے مٹانے کی کوشش کی
گزٹ مورخہ ۲۳ نومبر سنہ ۲ء

(۶) اگر سر سید مرحوم نے دعا و اجابت دعا اور حضرت مسیح علیہ السلام کے بے باپ پیدا ہونے اور ان جیسے اور مسائل میں غلطی کی تو کوئی نئی بات نہیں ہے قرآن مجید کے الفاظ سے ایسے معنے بیان کرنے جو کسی مفسر نے نہ بیان کیئے ہون کوئی گناہ کی بات نہیں ہے ہان یہ ضرور ہے کہ وہ معنی ہوکہ دینے کے لیئے ایجاد نہ کیئے گئے ہون پھر محاورہ عرب اور سیاق کلام کے موافق ہون اگرچہ وہ آخر الذکر باتین بھی نہون پھر یہ دیکھنا ضرور ہے کہ غلطی جو کی گئی ہے سہواً ہو یا عمداً

اخبار چودھوین صدی مورخہ ۲۳ جولائی سنہ ۱۸۹۸

(۷) عموماً لکھے پڑہتے سب کتابونکا ادب کرتے ہون گے مگر مجھے ایک خصوصیت ہے مین اگر اپنی کسی کتاب کا کوئی ورق مڑا ہوا دیکھتا ہون

(۶) سر سید نے اپنی تفسیر مین یہ فتوی دیدیا ہے کہ نماز کے لیئے وضو کی ضرورت نہین ہی پنجگانہ نماز کوئی چیز نہین ہے زکوۃ ایک ٹیکس ہے جو مسلمانون پر قایم ہوا ہے حج ایک ابراہیمی وحشیانہ رسم ہے کعبہ کا گدہے بھی طواف کرتے ہین نبوت کوئی چیز نہین ہے نبی مثل مجنون ہوتا ہی۔

گزٹ مورخہ ۲ جنوری سنہ ۰۳

(۷) ہمارے اس زمانہ کے رفتار ڈاکٹر سید احمد خان صاحب تھے اندھی تقلید نے آپ سے وہ باتین کہلوائین جنکو فی الحقیقت نفس قرآن

مجھے اسقدر تکلیف ہوتی ہے گویا
میری کسی نے بوٹی توڑ لی کاش
ہمارے علما اور پڑھے لکھے مسلمانونکو
کتابون کی صفت اور قیمت معلوم
ہوتی تو وہ ہرگز مرحوم سید کے
دیکھنے اور ہر وقت اس مرحوم سے
ملاقات کرنے سے انکار نہ کرتے یعنے
اُن کی تصانیف دیکھنے سے کبھی تیور
نہ بدلتے اور کبھی یہ جرأت نہ ہوتی کہ
بغیر روئیداد مقدمہ مقدم کا فیصلہ کرتے
بیٹھ جاتے۔

اخبار چودھوین صدی مورخہ ۸ اگست ۹۸ء

(۸) مخبر دکن نے لکھا تھا کہ تفسیر حقانی
نے سید کی خوب ہی خبر لی یہ تو غلط نکلا
ہان یہ کہئے کہ مرحوم سید کے نانا
خیر البشر خاتم النبیین ہادی برحق مولینا
محمد رسول اللہ صلعم کی خوب خبر لی یہ
تفسیر ہے یہ مفسر ہین یہ اسلام ہو

اور اصول اسلام سے کچھ تعلق نہ تھا
اور جنہون نے بلا وجہ اور بغیر غور کیئے
اپنے خیالات سے یہ ثابت کر دیا کہ
قرآن مین سوائے مجاز کے حقیقت کا
نام نہین اور جو عقاید کہ جمہور اسلام
کے ہر گروہ کے تیرہ سو برس
سے چلی آتی ہین وہ غلط ہین اگرچہ
مسلمانون کی خوش قسمتی سے
آپ کی تفسیر کی زیادہ اشاعت نہین
ہوئی پھر بھی جن جن لوگون نے ان
کتب کو دیکھا انہون نے دور ہی سے
اسلام کو سلام کیا۔

گزٹ مورخہ ۱۵ نومبر ۹۲ء

(۸) انصاف سے اس تحریر کو
پڑھیئے اور یہ حیثیت ایک مسلمان
کی نہین بلکہ منصف بنکے چلیئے
اگر آپ مسلمان ہین تو ضرور آپکا دل
دکھے گا کہ مرحوم سید نے ایک
اولوالعزم پیغمبر یعنے حضور انور شافع روز

بھلا کوئی بتائے تو سہی کہ سر سید نے کبھی بھی اپنی نجات دلوانے والے کے ساتھہ گستاخی کی ہے اگر میرا یہ قول مبالغہ نہ سمجھا جاوے تو مین کہہ سکتا ہون کہ شاید ہی مولنا صاحب سر سید کی تفسیر کو سمجھتے ہون گے اعتراض کرنا اور پھر اسکی تردید کرنا تو کجا۔

اخبار چودھوین صدی مورخہ ۲۳ اگست ۹۸ء

(۹) مرحوم سید کی تفسیر اور اُس کے مطالب کے جانچنے کے لئے مین نے سائنس کو کسوٹی قرار دیا ہے مین ہر واقعہ کو اسی علم سے جانچون گا اور پرکھون گا کہ یہ کہان تک درست ہے۔

محشر کو مثل کفار مکہ و مدینہ کے مجنون سے تشبیہہ دی ہے اور وہ بھی مسلمانی کے مدعی ہو کے مین کہتا ہون کہ جسکے دل مین معصوم نبی کا ادب نہین شریعت کے راز وہ کیا سمجھہ سکتا ہے مرحوم نے جو اعتراضات انبیا علیہم السلام اور بالخصوص ہمارے نبی صلعم پر کئے ہین یہ انہی اعتراضات کی پوری نقل ہے جو بیدین پہلے کر چکے ہین اور یقیناً ان اعتراضون مین کچھ جدت نہین ہے فرق صرف اتنا ہے کہ پہلے معترض مسلمان نہ تھے اور سید اپنے کو مسلمان کہتے تھے۔

گزٹ مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۲ء

(۹) اب آسمانون کی بحث کی جاتی ہے جنکا ذکر قرآن مجید مین ہے اور جنکے وجود کا علوم جدیدہ کے ماہرون کی تقلید پر سر سید نے سرے سے انکار کیا ہے اور تمام ٹون ٹان پڑھے

سائنس میری کسوٹی ہوگی اور اس
سے بہتر کسوٹی کا ہونا خصوصاً زبانی
مطالب کے لیئے ناممکن محض ہی۔
مرحوم سید کی تفسیر قیاسی قواعد پر
مبنی ہے جس نے ہمارے اصولونکو
سمجھ لیا وہ تفسیری مطالب کے سمجھنے
مین تامل نہ کریگا نہ اسی وہم وخیال
ستائینگے۔

چودہوین صدی مورخہ ۸ ستمبر ۹۸ء

ہوئے لڑکے بھی سمجھتے ہین اور پھر
منہہ سے یہ کہتے ہین کہ ہمارا قرآن پر
ایمان ہے اس لیئے کہ ہم مسلمان ہین
اسوقت ہم سات آسمانون کے بارے
مین علوم جدیدہ سے بحث نہین کر رہی
ہین فی الحال تو ہماری غرض یہ ہے
کہ آیا قران مجید مین سبع سموات کا
لفظ آیا ہے اس سے کیا مراد ہے
ہمارا ایمان قران مجید پر ہے جو کچھ
اس مین لکھا ہے ہمارے نزدیک
وہی صحیح ہے ہم کیا جانین کہ سائنس
کس بلا کا نام ہے علوم جدیدہ کیا
چیز ہے اور مشاہدہ کس باغ کی
مولی ہے۔

گزٹ مورخہ ۱۵ فروری ۳۱ء

(۱۰) جب خود وحی ہی دلیل نبوت نہین
ہے تو معجزہ کا نبوت کے لیئے دلیل
ہونا کیسا یہ تو صاف صاف قرآن مین
بھی موجود ہے کہ غیر انبیا پر بھی فرشتہ

(۱۰) وہ کونسی خاص قوت ہے
جس سے انبیا علیہم السلام انسان
ہونے پر اپنے اور بھائیون سے
امتیاز یہ درجہ رکھتے تھے آیا وہ

خدا کا پیغام لیکر آیا کرتا تھا۔
اخبار چودھوین صدی مورخہ ۸ ستمبر ۹۸ء

(۱۱) دوسرا گروہ جسے نئی روشنی کا گروہ کہتے ہین اور جس مین اکثر نوجوان مغربی تعلیم یافتہ شامل ہین ان کی حالت قابل افسوس ہے ان کی نسبت بھی میری رائے قریب قریب ویسی ہی ہے جیسی علما، کی نسبت جہانتک میرا ذاتی تجربہ ہے فی صدی مشکل سے ۲۵ ایسے ہون گے جنہون نے مرحوم کے خیالات کو جانچا دیکھا اور اس کی تہ تک پہونچے ہاین ہمہ انہون نے

بلکہ نبوت کسی اور مین بھی ہوسکتا ہی یا نہین اگر ہوسکتا ہے تو نبی اور اُس دوسرے شخص مین مشابہت تامہ ہوگی یا نہین اگر ہوئی تو اس شخص کو بھی نبی کہہ سکین گے یا نہین یہ ایسے اہم مسائل ہین جنپر اسلام اور کفر کا دارومدار ہے۔
گزٹ مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۲ء

(۱۱) آزاد طبع نوجوانون کے حق مین خواہ اُن کی تعداد کتنی ہی ہو اس تفسیر نے زہر ہلاہل کا کام دیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ یہ نئی پود دائرہ اسلام سے خارج ہوئی جاتی ہے علانیہ اسلام اور بانئے اسلام کی توہین کرتے اور پھر اپنے کو مسلمان کہتے ہین ہم حلفاً بیان کرتے ہین کہ اس گروہ مین کم ہون گے جنپر مومن کا اطلاق ہوسکے باقی یہ ایک ایسا گروہ مرحوم کے صدقہ مین پیدا ہوا ہے

عام آدمیون مین ایسی باتین کین
جنسے مرحوم سید پاک اور مبرا تھا
اس بے باکی اور آزادی سے کین
جس سے عام طور پر ایک اشتعال
طبع مسلمانون مین عام طور پر
مرحوم کے برخلاف پیدا ہوا۔ مین اُن
لوگون سے دریافت کرتا ہون۔
جنہون نے علی گڈہ کالج مین تعلیم
پائی اور مرحوم کے خیالات کے دلدادہ
ہین وہ بتائین کہ انہون نے مرحوم
کی تفسیر کو کبھی بھی سرسری طور
پر اول سے آخر تک دیکھا
سمجھا اور ربانی مطالب کی تشریح
اور تدقیق پر غور اور خوض کیا۔
چودہوین صدی مورخہ ۲۳ جولائی سنہ ۹۸

جو صرف اتنا تو جانتا ہے کہ ہم مسلمان
ہین باقی یہ نہین سمجھتا کہ مسلمانون
کے فرائض کیا ہوتے ہین۔
گزٹ مورخہ ۸ جنوری سنہ ۳۰

حیرت صاحب کی انسانی کمزوری نے سرسید کے ساتھہ جو کچھ سلوک
کیا ہے اس کی بابت مین مضمونکے شروع مین یہ ظاہر کر چکا ہون کہ خاص
خاص اغراض کو مدنظر رکھکر میان حیرت نے تفسیر سرسید کے متعلق

حمایت کا بیڑا اوٹھا کر ۹۸ سنہ مین موافقانہ پہلو اختیار کیا تھا جس سے حیرت صاحب ہرگز انکار نہین کر سکتے اور اگر شاید وہ عذر گناہ بد تر از گناہ کے مصداق ہو کر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرین کہ دراصل اسوقت ان کا خیال سر سید کے تفسیر کی بابت وہی تھا جو چودہوین صدی مین ظاہر کیا تھا تو ان کا یہ کہنا اور بھی لغو ہوگا اس لیئے کہ میان حیرت کی اور کتب جو موجودہ ہین اور جن مین تفسیر ہی کی وجہ سے سر سید پر طعن کر کے ان کو مقابلہ کا چیلنج دیا تھا چودہوین صدی اخبار والے مضمون سے بہت پہلی کی تصنیف ہین چنانچہ مسدس حیرت مین بھی مفصلہ ذیل اشعار ہین جو ۹۸ سنہ سے بہت پہلے کی تصنیف ہے۔

یہ ہے شوق اے سید خاندانی
یہ تفسیر جو تو نے کی ہے قرآنی
سنون اس کا مطلب مین تیری زبانی
جہان منعقد ہوے مجلس عیانی
وہان مجمع ہوین عالم بھی اکثر
ہر اک انمین ہووے ذکی اور خرد ور

ذکاوت تو پھر فہم کی تیرے دیکھون
تو ہے کتنے پانی مین پھر اسکو جانچون
جو ہین گوہر عقل کو تیرے پرکھون
وہین ساری مجلس کو اسکو دکھا دون
ہر ایک شخص پھر تیری فطرت کو دیکھے
تیری عقل و دانش کو یکسر وہ سمجھے

تو پھر تو بھی وہان میری رائے کو دیکھے
جو کچھ مین کہون اسکو دلمین تو جانچے
تو قرآن کے مطلب کو مجھسے ہی سمجھے
جواہر جو اسمین ہین پھر اسکو پرکھے
یہ عقلی عقیدے تیرے دور ہوین
تو پھر مفسد راہ ملت کو کہو دے

شریعت کی راہ تجھکو معلوم ہووے
توپھر اپنی رائے سے مغموم ہووے
نہ خود ہووے گمرہ نہ گمرہ کرے تو
دیا ایک اپنا سا مجھکو بنا لے
تو پھر مین بھی کرنے لگوں ایسے دعوے
(مسدس حیرت حصہ اول صفحہ ٦٦)

طریقت کا گھر تجھکو مفہوم ہووے
تو ظالم سے پھر وانپہ مظلوم ہووے
نہ دم ایسی فطرت کا ہرگز بھرے تو
یہ نیچر کا پٹا مجھے بھی پہنا دے
کہ سید ہی سمجھا ہے یہ تیس یارے

جو باقی ہے اس قوم ملعون کا بیان
حدیث رسل کا وہ کرتا ہے بطلان
غرض اسکو کفر اور ایمان سے کیا ہی
فرشتون کا قائل نہ شیطان کو مانے
نہ قول نبی کو ذرا دل مین جانچے
الا ای تمام اس کے حالی موالی
تمہارا ہی ہے یہ پیر نیچر وہ چالی
تمہین کفر و ایمان روشن ہو گر تم
جہنم کے سب ہین تمہارے یہ رہبر
کبھی سکرتا ہے مختصر وہ قرآن کو
یہ تفسیر سید ہے نیچر کی بانی
وہ کہتا ہے یہ حج بیت الحرم کو

وہ جاہل ہی از علم احداث قرآن
فقط اپنی ایک عقل بہونڈ یسے نادان
ولے زر کمانے مین ہان باریا ہے
رسولون کے معجز کو ایک کھیل سمجھے
فقیہونکے قولون کو رد کر کے بہٹکے
سنون کان تم رکھکے یہ قول عالی
تمہین چاہتا ہے کرنا ایمان سے خالی
گرو اپنے فعلون کو ہرگز نہ یہان گم
جہان تمکو رہنا پڑے گا برابر
لگا لے خرافات ہین اس مین جو جو
مٹے تو اسی پر رہین ہائی موالی
عبادت ہے یہ اک جہالت کی یارو

کہان گرد پھر کر ہے پتھر کو جو مو
وہ کعبہ ہی بس اب توڑ ہا دینے قابل
فقط ایسے دو چار ہا لی موالی
ذکاوت سے عاری خرد سے وہ خالی
یہی ہین جو سید پہ ایمان لائے

اسے پھر عبادت اکبر ہی سمجھو
بگڑتے ہین وہان جا کے کثرت سے جاہل
نہ تھی جنکی عزت نہ تھے وہ گرامی
یونہین پھرتے تھے جیسے در در بھکاری
نہ ان کے سوا دام مین اور آئے

جب پیر نیچر نے قرآن کو کفار کی تاریخ سے مطابق کیا اور حدیث رسول اکبر کو اُس کے آگے بے حقیقت سمجھا تو اسوقت یہ اپنے آپ کو پکا مسلمان کہنے لگے اس لیے کہ اب ہم نے قول خدا اور رسول کو بالکل رد کر دیا اور یہ اُن نیچریون کا دعوی ہے کہ جب تک کوئی شخص اس قابل نہو جائے کہ تردید کلام نبی صلعم کرے تب تک وہ اس کے قابل نہین ہے کہ اس کو مسلمان کہین۔

مسدس حیرت صفحہ ۱۲۸ حصہ دوم مطبوعہ ۱۸۸۹ء

مذکورہ بالا اشعار اور عبارت سے ناظرین سمجھہ گئے ہون گے کہ سرسید کی تفسیر کی بابت ابتدا حیرت صاحب نے محض شہرت حاصل کرنے کی غرض سے ایسے مخالفانہ خیالات ظاہر کیے تھے لیکن ۹۸ء مین یکایک حمایت کا بیڑا اٹھایا جس سے اُن کے اغراض اور دلی مرادین پوری نہوئین تو پھر کرزن گزٹ مین اس مرحوم کو گالیان دینی شروع کر دین جو مذکورہ بالا مضمون کی بابین کالم سے ظاہر ہے جو بحث سرسید کی بابت کی گئی ہی

Delhi

امید ہے کہ ہمارے اصل مدعا کو جو یہ ہے کہ حیرت صاحب کی مخالفت
اور ان کے اغلاط بے ایمانی کی بنہ پر ہوتی ہین ثابت کرنے کے واسطے
بالکل کافی ہے اس لیئے دونون شمس العلما، کے متعلق حیرت صاحب
کی انسانی کمزوری کا اظہار کسی قدر مختصر طور پر کرونگا۔

شمس العلماء الطاف حسین حالی صاحب پر حیرت صاحب کی انسانی کمزوری کی نظر عنایت

حالی صاحب نے کسی جگہ لکھدیا تھا کہ میری مسدس اسقدر مقبول ہوئی
ہے کہ مسلمان اُسکو مولود کی مبارک تقریب مین پڑہتے ہین حیرت صاحب
اس کی کس طرح برداشت کرسکتے تھے جھٹ مسدس حصہ دوم کے دیباچہ
صفحہ ۱ پر اسکی تردید کرکے لکھا کہ "اگر مان بھی لین کہ وہ مولود مین پڑہی جاتی

ہے پھر بھی اس سراسر شرک و بدعت کی جگہ مین اس کا پڑھا جانا یہ کچھ اُس کی عزت ہوئی یا ذلت،، لیکن کرزن گزٹ مورخہ ۲۳ مئی سنہ ۱۹۰۰ صفحہ ۲ کالم ۲ پر ایک مولود شریف کی محفل کا تفصیلی بیان کرتے ہوئے حیرت صاحب لکھتے ہین ,,ہم ایک رئیس کے ہان مولود شریف کی مبارک تقریب مین مدعو تھے،، نیز گزٹ مورخہ ۸ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ صفحہ ۳ کالم ۲ پر اپنے فرضی مریدون کو نصیحت کرتے ہوئے لکھا ہے ,,مولود کہلواؤ اور ضرور کہلواؤ لیکن ملانون کو ایک پیسہ نہ دو،،

اسی طرح سے شمس العلما صاحب نے چند شعر امید کی بابت لکھے تھے جنمین سے ایک یہ ہے۔

بس اے ناامیدی نہ یون دل بچہا تو ÷ جہلک اے امید اپنی آخر دکہا تو

اسکی بابت حیرت صاحب نے حالی صاحب کو مشرک بناکر خوب لے دے کی تہی جسکا ایک شعر یہ ہے۔

امیدون کو حاجت روا اپنا کرنا ÷ غضب کفر کا ہے بہت اسمین کہٹکا

لیکن جب حیرت صاحب مقدمہ تفسیر لکہنے بیٹھے اسوقت صفحہ ۲۶۸ پر اور متعدد دوسرے مقامات پر کرزن گزٹ مین امید کو ایسے ایسے لفظون مین مخاطب کیا ہے جو حالی صاحب سے کئی درجہ بڑھ کر ہین چنانچہ لکھا ہے ,,امید انسان کی حقیقی ہمدرد اور سچی ڈہارس بندہوانے والی ہے امید قیدی کو قید خانہ مین زندہ رکھتی ہی وغیرہ وغیرہ،،۔

اسکے علاوہ مسدس حصہ دوم صفحہ ۶۷ پر حالی صاحب کے ان اشعار کی تردید

مین جنہین انہون نے مسلمانون کو کام کاج کرنے افلاس سے نکلنے اور روپیہ کمانے کی ترغیب دی ہے حیرت صاحب ناصحانہ طور پر چند اشعار کہتے ہین اُن مین سے ایک شعر یہ ہے۔ شعر

غرض مال و دولت سے تم بھاگو ایسے ؛؛ کہ بھاگین کمانون سے ہین تیر جیسے

اور پھر صفحہ ۱۷ پر حیرت صاحب لکھتے ہین۔

بھلا جب رسول خداوند برتر ؛؛ ہمارا جو اصلی ہے ہادی و رہبر
اسے ایسے نفرت ہے دولت سے یکسر ؛؛ دعا تھی کہ ہون مین غریب اور بے زر
تو پھر اُسکی امت ہو دولت کی خواہان ؛؛ کہ جس کا نبی تھا بہت جس سے ترسان
تو پھر اس سے رکھتی محبت ہی کب وہ ؛؛ کہ کرتے ہی دولت کی کیسے طلب وہ
پھر اپنے کو کہتے ہے امت غضب وہ ؛؛ جو چاہے کہ امت مین داخل ہو اب وہ
کرے جستجو علم کی اور ہنر کی ؛؛ طلب ہو ولیکن نہ کچھ اُس مین زر کی
ولے حالی کہتے ہین دولت کماؤ ؛؛ اور ایسی حماقت سے تم باز آؤ
رسول خدا کی نہ باتو نپہ جاؤ ؛؛ ادھر کو تم اپنے خیالون کو لاؤ
کہ پاؤگے دولت سے تم خوب عزت ؛؛ بڑھیگی بغیر اسکے حرمت نہ شوکت

اب ناظرین خیال کر سکتے ہین کہ میان حیرت نے اپنے دعوے کے موافق جو ہمنے حاشیہ پر نقل کر دیا ہے بہر حال

حاشیہ ہمنے اخبار البدر مین بعض جگہ اس مسدس کے اشعار سے استدلال کیا تھا اس پر میان حیرت نے اسوقت گھبرا کر جھٹ یہ کہدیا کہ مذہبی معاملات

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴۶) مین اشعار سے استدلال کیون کرتے ہو اس لیے
مین یہ ظاہر کرنا چاہتا ہون کہ ہمارے ایسا کرنے کی وجہ یہ تھی کہ اول تو
حیرت صاحب نے مسدس مین یہ شعر لکھا ہے۔

نہ دخل اس مین رائے کو مین نے دیا ہی ؛ حدیث و قرآن سے ہی جو کچھ لیا ہے

دوم دیباچہ صفحہ ۷ و ۸ پر مسدس کی بابت مفصلہ ذیل الفاظ مین دعوی کیا ہے
"ونہ مین اپنی نظم کو ابا کی کھچڑی سے تشبیہ دیتا ہون اس لیے کہ یہ سوادبی ہے کہ
جب مین نے اللہ جل شانہٗ کے قول اور رسول مقبول صلعم کی حدیث صحیح
مرفوع متصل کا ترجمہ نظم مین کیا ہے تو مجھے کیونکر شایان ہوگا کہ مین اس کلام
کو ابا کی کھچڑی سے تشبیہ دون بلکہ اگر یہ کہون تو سزا ہے کہ مین نے دہلی
اور لکھنؤ والون کے واسطہ بلکہ کل مسلمانون کے واسطے اور منصف مزاج
بھائی ہندؤن اور عیسائیون کے لیئے ایسا دسترخوان بچھایا ہی کہ جسمین وہ وہ
کھانے چنے جائین گے کہ جن کا مزا نہ تو کبھی کسی زبان نے چکھا اور نہ کبھی اسکا
وصف کسی کان نے سنا اور نہ کبھی اسکا حسن کسی آنکھ نے دیکھا،،

میان حیرت نے یہ بھی لکھا تھا کہ تم اس کلام کو سمجھ بھی نہین سکتے ہو سو در اصل
ہمارے موٹی سمجھ مین ایسے پہیلیان نہین آتی ہین مہربانی کرکے ہمکو یہ سمجھا دیوین
کہ دراصل اسمین بھید کیا ہے شمس العلما پر نکتہ چینیان کرتے وقت تو مسدس
قول خدا اور احادیث صحیح مرفوع متصل کا ترجمہ تھی لیکن اب والشعراء یتبعہم
الغاوون کے مصداق ہو کر قابل اعتبار نہین رہی یہ کیا معمہ ہو آیا یہ بھی آنکی
انسانی کمزوری کی غلطی ہے یا اسمین کچھ اور بھید ہے۔ فقط۔

یہ مذکورہ بالا بحث آیات قرآنی اور احادیث صحیح مرفوع متصل کا ترجمہ کر کے حالی صاحب کے مقابلہ مین پیش کئے ہون گے یہی خیالات انہون نے حیات طیبہ صفحہ ۶۰ اور گزٹ مورخہ ۸ جون ۱۹۰۰ء مین ظاہر کر کے اپنی اصل رائے کو تواتر پر پہونچا دیا ہے لیکن دولت کی بابت حیرت صاحب نے مقدمہ تفسیر مین جو خیالات ظاہر کئے ہین وہ صفحہ ۱۵ کے حاشیہ پر ہدیہ ناظرین ہین جو سابقہ بیان سے مختلف ہین اب مین دریافت کرتا ہون کہ آیا آپ کی یہ باتین انسانی کمزوری پر دلالت کرتی ہین جو کچھ آپ اسکا جواب دین گے اسکی معقولیت کا فیصلہ مین ناظرین پر چھوڑتا ہون۔

شمس العلما ڈپٹی نذیر احمد خان صاحب پر حیرت صاحب کی انسانی کمزوری کی نظر عنایت

حیرت کی حیرانی حصہ دوم

حیرت صاحب کے چیلنج کا جواب

اس رسالہ کا پہلا حصہ بدت ہوئی شایع ہوچکا ہی جن صاحبون نے اسکو پڑہا ہوگا
انہین میان حیرت کی نکتہ چینیون کے بیہودگی اوران کی ذاتی متضاد خوبیون کی
حقیقت معلوم ہوگئی ہوگی جو مختصراً یہ ہین کہ وہ مولی کریم کی طرف سے بقول خود بذریعہ
الہام مسیح ومجدد چنے جا چکے ہین جس کی بڑی بہاری دلیل انہون نے یہ پیش
کی ہی کہ انہون نے کبہی کسی مولوی کے آگے زانوئے شاگردی طے نہین کیا ہی
اور ایک حرف بہی انگریزی فارسی عربی یا فلسفہ کا نہین پڑہا ہی گویا بالفاظ دیگر وہ
جاہل کندہ ناتراش ہین لیکن اس کے ساتہ ہی خود انہین کے قول کے موافق
الہامات کی حقیقت خیلات سے زیادہ نہین ہی جو مسلمانون نے یہود اور نصاری
سے مقلدانہ طور پر حاصل کرکے اختیار کرلئے ہین نیز مسیحیت اور مجددیت کے
دعاوی حیرت صاحب کے نزدیک لغو اور بیہودہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی اطاعت ومحبت سے بے بہرہ کرنے والے بدنصیبی کے باعث اور دین اور دنیامین روسیاہی مول لینے کے اسباب ہین اور حیرت صاحب نے اپنی عمر کا بہت بڑا حصہ مولویون کی صحبت مین بسر کیا ہے سبقاً سبقاً عربی پڑھی ہے اور یورپ کے تمام فلسفیون کی کتب بھی کسی انگریز سے سبقاً سبقاً پڑھی ہین۔ حیرت صاحب کی ان خوبیون پر تفصیلی بحث حصہ اول مین کر چکا ہون اس لیئے اس جگہ اسیقدر اشارہ کر دینا کافی ہے مین نے حصہ اول کے ابتدائی صفحومین یہ ارادہ ظاہر کیا تھا کہ دوسرے حصہ مین اُن تمام اعتراضات پر بحث کرون گا کہ جو حیرت صاحب نے کرزن گزٹ کے ذریعہ ۱۹۰۴ء مین حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان کی بابت کئے ہین لیکن جب ان تمام نکتہ چینیون کو مزید توجہ سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ دو طرح کے اعتراضات ہین۔

اول وہ جنمین چیلنج کا رنگ پایا جاتا ہی۔ اور مختلف امور پر بحث کرتے ہوئے اپنی مختلف خوبیونکو بالمقابل پیش کر کے نہایت شوخی اور ناز سے اپنے تئین حضرت اقدس کا ہم پلہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اور انکو مناظرہ کیواسطے طلب کیا ہی۔

دوم وہ اعتراضات ہین جو معمولی طور پر دوسرے معترضون کی طرح کر کے اُن کے جوابات کا مطالبہ کیا ہے اس لیئے اِن دونون قسم کی نکتہ چینیونکو مین نے علیحدہ علیحدہ دو حصون یعنے حصہ دوم وسوم مین تقسیم کر دیا ہے دوسرے حصہ مین اول قسم کی اور تیسرے مین دوسری قسم کی نکتہ چینیون پر بحث کرون گا۔

حیرت صاحب کی پہلی قسم کی نکتہ چینیون کی دو شقین ہین یعنے دو طور پر حیرت صاحب نے حضرت اقدس کو بالمقابل چیلنج دیا ہی

پہلی شق یہ ہی کہ انہون نے صرف مناظرہ کے واسطے جو لاہور مین کیا جاوے حضرت اقدس سے درخواست کی ہی

دوسری شق یہ ہی کہ اوّل اپنی تمام مصنفہ کتب کو حضرت اقدس اور احمدی جماعت کے سامنے پیش کر کر ان کی کثرت اور خوبی پر گہمنڈ کیا ہی اور بعدہٗ نہایت متکبرانہ طور پر اپنے ایک خاص مضمون کو پیش کر کے یہ ظاہر کیا ہی کہ حضرت اقدس اور احمدی جماعت ان کی اس مضمون کے موافق چند سطرین بھی نہین لکھہ سکتے ہین - اور اگر وہ لکھہ دیوین تو میان حیرت پانچسو روپیہ انعام دین گے ان مذکورہ بالا دو شقون کے متعلق اب مین مختصراً بحث کرتا ہون -

شق اول کی بابت اصلی بحث کرنے سے پہلے مین حیرت صاحب کے ان چیلنجون پر ایک سرسری نظر ڈالتا ہون جو انہون نے دوسری مشاہیر قوم مثلاً سر سید شمس العلما نذیر احمد صاحب شمس العلما حالی صاحب اور مولانا شبلی صاحب وغیرہ وغیرہ کو وقتاً فوقتاً دیے ہین ان سے حیرت صاحب کی اس عادت کا پتہ لگ جاویگا کہ وہ کیسی جہوٹی بے بنیاد باتون سے کام لیتے اور مختلف طرح کی چال بازیون سے اشتعال دلانے کی کوشش کرتے ہین تاکہ وہ کسی نہ کسی طرح حیرت صاحب کے مقابلہ مین کھڑے ہو جاوین مثلاً اس زمانہ مین جبکہ وہ ڈپٹی نذیر احمد صاحب کے پیچھے پنجہ جہاڑ کر پڑے تھے کرزن گزٹ مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۰۱ء بغیر کسی ثبوت کے شیخیان بگہاری تھین کہ فاضل بجنوری کے جواب کیے معنی ہین جان لائمہ خود بدولت کو ڈپٹی صاحب نے منہہ بھی نہ لگایا تھا پھر ۱۵ جنوری ۱۹۰۲ء کو محض اشتعال دلانے کی غرض سے لکھا کہ وہ عربی کے نام کا ایک حرف بھی نہین

جلتے تھے صرف بڑھاپے نے ہوا باندھ رکھی ہے جب اس بیہودگی سے بھی کام نہ
نکلا اور انہون نے توجہ نہ کی تو آخر ۸ مارچ کے اخبار مین یہ طوفان اٹھا دیا کہ
فاضل بجنوری نے میرے پاس ایک آدمی کو بھیجکر یہ التجا کی ہے کہ مین اُن کے متعلقہ
تحریرات کے سلسلہ کو بند کردون جب ڈپٹی صاحب کی بہاری بھرکم اور متین
طبیعت نے باوجود اس بہتان کے بھی حیرت صاحب جیسے انسان کو مونہہ
لگانا گوارا نہ کیا تو دوسرا اپنا طرز اختیار کرکے جھٹ یہہ لکھہ دیا کہ فاضل بجنوری نے
ہمارے خریداران کرزن گزٹ کے نامون کے فارم چورا لئے ہین جب اس سے
بھی کام نہ نکلا تو اور نئی چال چلے یعنے نیچری گروہ مین اشتعال پیدا کرنے کی غرض سے
۸ اپریل سنہ ۱۹۰۲ کے اخبار مین یہ لکھدیا کہ فاضل بجنوری مذہبی خیالات مین سرسید
کو اچھا نہین سمجھتے اور کریہ الفاظ مین سید مرحوم کا نام لیتے ہین۔ اس کہنے کا
کچھہ حرج نہ تھا اگر حیرت صاحب ۸ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ اور ۱۵ دسمبر سنہ ۱۹۰۲
نیز اور چند مقامات پر ڈپٹی صاحب کو سرسید کا حواری قرار دیکر اور ان کو
مخاطب کرکے سرسید کی تفسیر کے متعلق اپنے اعتراضات کا جواب دینے کیلئے
ان کو چیلنج نہ دیتے اصل اخبارات موجود ہین۔ عامیانہ طبیعین غور کرکے حقیقت
حالات پر پہونچنے کی کوشش نہین کرتین۔ ورنہ اگر اخبار اور حیرتی تصانیف
کو غور سے دیکھا جاوے یا میرے پاس کوئی آکر سمجھے تو مین اطمینان کرسکتا
ہون کہ تمام مشاہیر قوم کو چیلنج دینے کی حالت مین حیرت صاحب نے اسی
قسم کی چال بازیان برتی ہین کہ ایک وقت ایک بات کو مفید مطلب پاکر
اپنی تائید مین پیش کردیا ہے اور دوسرے موقعہ پر دوسری ضرورت کے

حالت میں اس کی تردید کردی اور نہایت ہی دریدہ دہنی سے ان پر حملے کیے
حیرت صاحب کے لیئے ان بزرگون کا مقابلہ مین آنا انتہا درجہ فخر کا باعث ہو
جاتا اگر وہ مقابلہ مین آجاتے۔ لیکن اس مسکین کی قابلیت سے وہ تمام خوب
طرح سے واقف تھے کسی نے بھی کبھی منہہ نہ لگایا اور اتنا بھی اسکو فخر نہ دیا کہ نظر
اٹھا کر اس کی طرف دیکھتے اُن کا ایسا کرنا میان حیرت کے لیئے موت سے
بھی زیادہ شاق ہوا جب کسی نے بھی انکو قابل خطاب نہ سمجھا اور تمام طرف سے
نامراد رہے تو ان کی نظرین قادیان کی طرف اٹھیں کہ شاید سابقہ ناکامی کا ہی
ذریعہ سے کچھہ علاج ہو جاوے اس غرض کی تکمیل کے لیئے کرزن گزٹ مورخہ
یکم اپریل ۱۹۰۳ء میں یہ تمہیدی مضمون لکھا کہ "مین چاہتا ہون کہ مرزا صاحب
کے متعلق عالمانہ بحث کا دروازہ کھول دیا جاوے عامیانہ بحث سے مجھکو
سخت نفرت ہے جو طرفین سے ہو رہی ہے انشاءاللہ جب میری تحریری
بحث شروع ہوگی مین اس بات کو دکھلاؤن گا کہ نہ صرف اسلامی دنیا بلکہ خود
مرزا صاحب کے مُرید بھی تعریف کرین گے اور جناب مولوی حکیم نور الدین صاحب
بھی خوش ہون گے کہ بحث ایسی ہوا کرتی ہے کوشش کی جاویگی کہ مرزا صاحب کے
مقابلہ مین ایسے دعوی کیئے جادین جنکو دلیل کی ضرورت نہ ہو کوئی لفظ خلاف
شان مرزا صاحب کے یا آپ کے کسی ادنیٰ سے ادنیٰ مرید کے ہرگز نہ لکھا
جاوے گا میرا خیال یہ تھا کہ اسوقت طرفین کی طرف سے بازاری بحث اور مباحثہ
کا دروازہ کہلا ہوا ہے اور بڑے زور سے گالیان بکی جارہی ہین اس لیئے مین مصلحتاً
خاموش ہون کہ یہ طوفان بے تمیزی کم ہو تو شائستگی اور تہذیب سے گفتگو

کرنے کا موقعہ ملے"۔

حیرت صاحب کی مخالفت کی بابت یہ ابتدائی تحریک تھی۔..........

اب مین یہ دکھانا چاہتا ہون کہ حیرت صاحب نے ابتدائی تحریر مین جو دعوے کئے ہین انکو کس حد تک نبھایا ہے ایک دعوی تو ان کا یہ ہے کہ مرزا صاحب کے یا اُن کے کسی مرید کے خلاف شان وہ ایک حرف بھی نہ لکھینگے۔ دوسرا دعوی یہ ہے کہ مرزا صاحب کے مقابلہ مین وہ ایسے دعوے کرین گے جنکے لئے دلیل کی ضرورت نہ ہوگی پہلے دعوی کی بابت باوجود تحریری اقرار کے حیرت صاحب نے اپنی اخلاقی حالت کا سخت ناپاک نمونہ دکھلایا ہے مین بطور نمونہ کسی قدر فقرات حیرت صاحب کے اُن مضامین سے نقل کرتا ہون کہ جو انہون نے مرزا صاحب کی تردید مین لکھے ہین اور جن سے حیرت کی اخلاقی کمزوری کا ثبوت ملتا ہے وہ فقرات یہ ہین:-

دریدہ دہن۔ نامرد ہاتھی آپ اُبل پڑے ہین جیسے چھوٹا ظرف زیادہ پانی سے چھلک جاتا ہے گو دیہ کار ہنے والا اپنا نامہ اعمال سیاہ کرتا ہے۔ ہر ایک برائی اور شرارت کی ایک حد ہوتی ہے مگر تمہاری بے اعتدالیون کی کوئی حد نہ رہی۔ ذلیل آدمی کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ اپنے حواس خمسہ کی اصلاح کر تیری مستانہ وار بڑا امی ظالم انسان تو بڑہانک ہا ہے مرزا صاحب نے لٹیا ڈبودی۔ تو ایک دہقانی شخص ہے دہقانی دماغ تم کس بات پر اکڑتے ہو تمہاری ہفوات سگ کتا سور شقاوت قلبی تمہاری بہکی باتین تمہارے دل مین شرارت بھری ہوئی ہے۔ تم جیسا گستاخ کوئی نظر نہین آتا۔ بوستی بڑہاپے مین عاقبت خراب کرتا ہے سرکش کس بات پر اکڑتا ہے۔ سور

اور کتے جھک مارتا اور کفر بکتا ہی خیرہ چشم سرکش شریر وخبیث النفس زبان دراز
اگر تم انسان ہو تو سمجھ سکتے ہو خبر نہیں کہ تم کس خمیر کے بنے ہوئے ہو تمہاری
بہکی بہکی باتیں. بدحواس. بات کرنے کا تمہیں سلیقہ نہیں. کاٹ کہانے کو دوڑتے
ہو حکیم نور الدین سے ہم دریافت کرتے ہیں کہ کیا آپ ایسے شریر اور گستاخ شخص کو
راست باز بنرج کہہ سکتے ہیں بدنصیب ازلی بدنصیب. ابد فریب تو نے ہیجڑے
اور بھانڈون کو پرے بٹھایا چالاک فریبی چال باز ہزبان بکتا ہی بیباک یہ ظلم
تو نے اپنی جان پر توڑا ہی اس کی نہ تو یہ قبول ہی اور نہ نجات پا سکتا ہی. تم جھوٹے
اور تمہاری ہفتاد پشت جھوٹی تم اپنی گور میں انگارے بھرتے ہو جیسے ندرہے جسنے
چمیلی کا تیل ڈالا ہے کم ظرف ہو مثل اس کتے کے ہو کہ جو گھر کا نہ گھاٹ کا"
یہ ہی وہ گالی گلوچ جو حیرت صاحب نے مرزا صاحب کے مقابلہ میں بکی ہی بات
یہ ہے کہ ہر ایک شخص اپنی فطری خباثت سے لاچار ہوتا ہے جس حالت میں کہ نکتہ
چینیان کرنے سے پہلے یہ وعدہ کیا تھا کہ نہایت شائستگی اور تہذیب سے حیرت
صاحب بات کرین گے اور عامیانہ بحث سے انکو سخت نفرت ہی تو خیال کیا جا سکتا
ہی کہ اُن کی یہ تمام مذکورہ بالا گالیان بہر حال عالمانہ بحث مین داخل نہین جب اُنکی
عالمانہ بحث کا حال یہ کچھ ہی تو نہ معلوم عامیانہ کیسی ہو گی مین حصہ اول کے
صفحات ۷۰ لغایت ۹۰ پر ثابت کر چکا ہون کہ حیرت کے لیئے یہ ناممکن بات ہی کہ وہ
بغیر گالی کے بات کر سکے ایسے شخص سے کب یہ امید کی جا سکتی ہی کہ تو مناظرہ
کی حالت مین اپنی زبان و قلم کو شائستگی کے ساتھ استعمال کریگا۔
دوسرے دعوی کی بابت اب مین تو یہ کرتا ہون جو حیرت صاحب نے یہ کیا ہے

کہ مرزا صاحب کے مقابلہ مین ایسے دعوے کئے جاوین گے جو دلیل کے محتاج ہون
اس دعوے کی حقیقت دو کالمون کے ذریعہ سے مختصراً ظاہر کرتا ہون
داہنی طرف کے کالم کی عبارت ان مضامین سے نقل کرونگا جو حیرت
صاحب نے حضرت اقدس کے متعلق بطور نکتہ چینیان شایع کی ہین۔ اور
جنکی بابت ان کا یہ دعوے ہو کہ وہ کوئی دعوی یعنی نکتہ چینی ایسی نہین کرین گے
جو دلیل کی محتاج ہو بائین کالم کی عبارت بعض جگہ انہین مضامین سے نقل کی جاوے
گی اور بعض جگہ دوسری حیرتی تحریرات سے اور جو ریمارک مین اپنی طرف سے
کرون گا وہ خطوط وحدانی مین لکھون گا۔

مرزا صاحب اور انکے مریدونکی ڈہارس بندہتی ہو تو صرف یہ خیال کرکے کہ جتنے پیشوایان دین ہوئے ہین سب پر بپتا پڑی ہے یہ خیال ہے تو دل خوش کن مگر مرزا صاحب اور اُن کے معتقدین پر زیادہ چسپان نہین ہوتا کیونکہ ان پیشواؤن کو اُن کی قوم نے صرف اس لیئے ستایا تھا کہ وہ خدا وحدہٗ لاشریک کی پرستش کے لیئے بلاتے تھے۔
کرزن گزٹ مورخہ ۸ جنوری ۱۹۰۴ء

(۱) مسلمانون مین نیچ ہیانت کوٹ کوٹ کر بھر گئی ہو اور وہ انجیل پر عمل کر رہے ہین (مقدمہ تفسیر صفحہ ۱۶۰۰) اس سے کوئی انکار نہین کر سکتا کہ خدا پرستی کے اعتبار سے زمانہ بہت ہی خراب ہو شاید اس سے صدی دو صدی یا کئی صدی پہلے یہ بات نہ ہوگی خداوند کریم کے مقابلہ مین ہر قوم نے اپنے جدید جدید معبود بنالیے ہین اور انہین سے مشکل کشائی چاہتے ہین مسلمان

(ا) اب ناظرین خیال کر سکتے ہین کہ جس حالت مین مسلمانون نے خدا کو چھوڑ کر نئے نئے معبود بنائے ہین اور وہ انجیل کے عامل ہو گئے ہین تو اس سے مصلح کی ضرورت ثابت ہوتی ہی اور حیرت صاحب گزٹ مورخہ ۱۵ اپریل و ۲۳ اپریل ۱۹۰۴ء پر مرزا صاحب کی مسیحیت اور اُن کے دوسرے دعاوی کو امکانی طور پر تسلیم کر چکے ہین تو مرزا صاحب کے مریدون کا مرزا صاحب کی بابت جو دوسرے

ہون یا ہندو دونون تو مین خدا۔ اور پرمیشور کو بھول گئی ہین اور دونون ہی کے جُدا جُدا معبود قایم ہو گئے ہین۔ ہان یہ دونون کی شقاوت ہی کہ ایک دوسرے کے معبودونکو برا کہتے ہین حالانکہ انکو کوئی حق نہین ہی اب مسلمان اور ہندوؤن مین جتنے فریق ہین سب نے اپنے اپنے معبود علیحدہ علیحدہ بنا رکھے ہین کرزن گزٹ مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۰۲ء و یکم جنوری ۱۹۰۴ء۔

پیشواؤن کی طرح مصلح ہونے کے مدعی ہین دوسرے پیشوایان دین کے حالات پر قیاس کرنا کسی طرح بیجا نہین ہی۔ یہ معلوم رہے کہ مرزا صاحب بھی خدا وحدہ لاشریک کی پرستش کے لیئے بلاتے ہین کسی مثلث مخمس یا مسدس خدا کی پرستش کے لیئے نہین بلاتے ہمارے اس بیان سے ظاہر ہی کہ حیرت صاحب کی نکتہ چینی دلیل کی محتاج ہی اس لیئے کہ خود انہین کے قول کے موافق مسلمان مشرک ہو گئے ہین اور مرزا صاحب انکو خدائے واحد کی طرف بلاتے ہین۔

دیدیا کہ جو کوئی اس کا دراہین احمدیہ کا جواب دیگا اُسے دیئے جادین گے اس قسم کی تحریرات اور اشتہارات اگرچہ عوالناس کو خوش کردیتے ہین لیکن عالی ظرف اور متین اشخاص سخت حقارت سے دیکھتے ہین اور ہنستے ہین اس کی ضرورت نہین ہی کہ فضول دعوون سے اپنی قابلیت منوائی جاوے۔

گرزن گزٹ مورخہ ۸ اپریل ۱۹۰۴ء

(اس ۲۷ کو بھی پڑھ کر ناظرین حیرت صاحب کے دعوی کی لغویت سمجھ گئے ہون گے کسقدر تعجب کی بات ہی کہ مرزا صاحب کے انعامی اشتہار پر حیرت صاحب کے ہم فطرت اشخاص ہنستے ہین اور اُسے حقارت سے دیکھتے ہین لیکن اس تحریر کو پورے تین مہینہ بھی گذرنے نہین پائے کہ مرزا صاحب کو حیرت صاحب نے انعامی چیلنج دیدیا اور انکے عالی ظرفون نے انکی اس حرکت کو حقارت سے بھی نہ دیکھا سب سے زیادہ تعجب کی یہ بات

مقدمہ تفسیر کے کل مضامین مین سے ایک کی مثل بھی لکھدین تو آپ کو پانچ سو ۵۰۰ روپیہ انعام دیتے ہین۔

گزٹ مورخہ یکم جولائی ۱۹۰۴ء

(ب) علی الاعلان تجھے (اڈیٹر پیسہ اخبار) اور تیرے پردہ نشین حمایتون کو آگاہ کرتے ہین کہ اگر ہماری کسی بات کا بھی جواب معتبر علماء اہل سنت کے اقوال سے دیدیا تو فی جواب سو روپیہ تمکو دین گے۔

گرزن گزٹ مورخہ یکم ستمبر ۱۹۰۴ء

(ج) اگر علامہ مصنف (مولانا شبلی مصنف سیرت النعمان) ان لفظون کو کسی محقق مورخ کی تحریر مین دکھادین تو ایک ہزار روپیہ انکی نظر کرتے ہین۔

حیات اعظم مصنفہ حیرت صاحب صفحہ ۱۲۱۔

ہو کہ میاں حیرت کی دوسری تحریرات مین بھی الہامی دعاوی کا پتہ ملتا ہو کیا ایسی حالت مین حیرت کا اس بارے مین نکتہ چینی کرنا نا انصافی اور کم ظرفی نہین ہو اور ان کا وہ دعوی جس پر مین بحث کر رہا ہون بیہودہ نہین ہی۔)

۳۔ یہ کہنا سخت نا انصافی ہو گی کہ جتنے الہام مرزا صاحب کو ہوئے وہ یا تو دماغ کی کمزوری اور معدہ کی خرابی سے ہوئے یا انہون نے زبردستی چند عربی یا فارسی یا اردو کے جملے گھڑ گھڑا انہین الہام قرار دے لیا اور جب انہین کوئی ضرورت ہوئی فوراً بذریعہ اشتہار کسی نہ کسی الہام کو مشتہر کر دیا ایسا کہنا مرزا صاحب کے ساتھ سخت سوء ادبی اور نا انصافی ہو

کرزن گزٹ مورخہ ۲۳ اپریل سنہ ۱۹۰۴

۳۔ جتنی وحیان یا الہام آپ پر نازل ہوئی آپکی کمزوری دماغ یا نور و بہم کی مناسبت سے آپ بھلا کہان تک خیالی وحیون اور الہامون کی دلدل مین پھنسے رہو گے

گزٹ مورخہ ۲۳ جون سنہ ۱۹۰۴

(حیرت صاحب کی یہ عجیب منطق ہو کہ سارے الہامات کو کمزوری دماغ اور معدہ کی خرابی کا باعث سمجھنا نا انصافی بھی ہو اور سارے الہامات کا باعث یہی ہین)

۴۔ تو نے تو یہ دعوی کیا تھا کہ دنیا مین تلوار کیساتھ نہین بلکہ صلح کے ساتھ بھیجا گیا ہون اور جہاد کو برا سمجھتا ہون ای میرے معزز اور غافل دوست سچ

ہندوستان جنت نشان

اور طاعون و قحط

بتاکہ اس سے زیادہ ظالمانہ جہاد بھی کسی نے کیا ہی فولاد کی تلوار سے نہ سہی تو انکے قول کے موافق طاعون کی تلوار سے اب تک کروڑہا بندگان خدا کو قتل کر چکا ہی مگر پھر بھی بس نہین۔

خدا سے ڈرو اور ایسی الٹی سیدھی باتین نہ بناؤ جن سے تم ہی ملزم بنائے جاؤ۔ خداوند تعالی کے کارخانے مین کسیکو دخل نہین اسکی نگاہ مین سب بندے برابر ہین وہ ایک شخص کے لیئے دو بے سر کو قتل نہین کرتا جو توانین روز ازل سے اُس نے مقرر کردیئے ہین بدلنے والے نہین ہین قرآن مجید مین اس نے صاف طور پر فرما دیا ہی کہ اللہ کی سنت تبدیل نہین ہوتی۔ ہندوستان مین کیا کل ممالک مین وہان کی آب و ہوا کے موافق مختلف امراض پیدا ہوتے ہین وہ کبھی ہوا کی خرابی یا پانی کی غلاظت یا اور بے اعتدالیون کی وجہ سے گھٹتے بڑھتے

چونکہ بداعمالی کا اثر موروثی طور پر ہندو و مسلمانون کے خون مین ودیعت ہوا تھا وہ برابر اپنی زندگی کے اُسی تاریک حصہ کو طے کرتے رہے اور آخر خدا کا عذاب طاعون کی صورت مین اُن پر نازل ہوا اور اُن کی جانون کا صفایا کرنا شروع کردیا۔ طاعون کو اس لیئے عذاب خدا کہا جاتا ہے کہ لاکھون جانون کے برباد ہونے پر بھی بڑے بڑے ڈاکٹرون اور حاذق اطبا نے اس کی ماہیت کو نہ پہچانا اور اب تک بڑی جستجو اور تحقیق کے بعد بھی یہ ثابت نہین ہوا کہ طاعون کیا چیز ہی قاعدہ ہی جب تشخیص مرض ہی نہو تو اسکا علاج کیونکر ہوسکتا ہی ہم اگر اپنے گریبان مین منہہ ڈالین تو ہمین معلوم ہو کہ ہماری بداعمالی سے شیطان بھی پناہ مانگتا ہی اور بدکرداریان اس حد تک پہنچ گئی ہین کہ ہم اس سرے سے اُس سرے تک بالکل مٹادیے

رہتے ہین اور جن جن ممالک مین کل
باتون کا انتظام ہوچکا ہی وہان عالمگیر
وبائین سالہا سال نہین آتین۔ مثلاً
انگلستان اور فرانس مین جب وہ ملک
نہایت ہی غلیظ اور ناپاک تھے صدہا
قسم کی وباؤن کا دورا ہوا کرتا تھا مگر
جب سے حفظان صحت کے قوانین
جاری ہوئے ہین وباؤن کا نام و
نشان مٹ گیا ہی اگر برون اور بدکارون
کے سزا دینے کے لئے بیماریون کا ظہور
ہوا کرتا تو عادت اللہ کے مطابق سب سے
پہلے فرانس مین بیماری آتی جو تمام بدون
اور بداعمالون کا مرکز ہی اور سب سے
زیادہ یہ کہ وہان خدا کی ذات پر یقین کرنا
جہالت اور وحشت سمجھا گیا ہی مرے کو
مارے شاہ مدار۔ مرزا غلام احمد صاحب
قادیانی کا بھی بس اگر چلا تو غریب ہندوستانیون
پر جو بالکل بےکس اور بےبس ہین۔
انہون نے اپنے جلاد معبود سے کہہ کے

جائین۔ باہمی حسد اور دشمنی۔ بدکاری
بے ایمانی وایمان فروشی دین کے لباس
مین دنیا طلبی یتیمون کے مال پر نگاہ
دوسرے کی بہو بیٹی پر خلاف فطرت
انسانی نظر بد ڈالنا۔ شراب خواری و دغا
بازی۔ بددیانتی جب یہ زبون ترین
افعال ہمارے روزمرہ ہو جائین پھر کیونکر
زمانہ ہمین چین سے بیٹھنے دے گا۔ اگر
اس وقت ایک مجموعی نظر سے کل ہندوستان
کو دیکھا جائے تو بیرحم سے بیرحم دل مین
بھی لرزہ پیدا ہو جائے لاکھون جانون کا
صفایا ہو چکا ہے لاکھون نیم مردہ حالت
مین ہین ہزارون گھر بے چراغ پڑے
صدہا گاؤن ایسے برباد ہوئے ہین
جن مین کوئی چراغ جلانے والا بھی
نہین ہے خداوند تعالی نے جب
طاعون کو ہماری بداعمالی کی کافی سزا
کے لئے مناسب نہین پایا تو اس
کی امداد کے لئے قحط بھی بھیج دیا تا کہ

انہین قتل کرنا شروع کر دیا۔

کرزن گزٹ مورخہ ۱۵ جون سنہ ۱۹۰۴

جانون کا وہ صفایا کرے اور بال بچہ

قحط جھاڑو پھیرے اس پر بھی اگر

باز نہ آئین تو پھر اور سماوی آفتون کا

بھی ہمین انتظار کرنا چاہیئے یہ ایک غیبی تنبیہ ہی جو کئی سال سے دی جا رہی ہی اور آسمانی لاٹھی ہے جس مین آواز تو نہین ہی لیکن ہمین ہلاک کیئے ڈالتی ہی ہماری دعائین بالکل بناوٹی ہین دعا مانگتے ہین لیکن خلوص کا ان مین نام ہی نہین ہوتا اگر محض بوجہ ٹالنے کے لیئے یہ جو رائے دیجاتی ہے کہ کسی مخصوص دن مین کل ہندو مسلمان ملکے دعا کرین ایک مہمل رائے اور بے معنی قیاس ہے پہلے ہم اپنے کو اس قابل تو بنائین کہ رب الافواج کی عالی بارگاہ مین حاضر ہو سکین اور جب یہ بات نہین ہی اور ہم صاحب جبروت کے حضور مین پیش ہونے کے قابل نہین ہین تو ایسی دعا مانگنا گویا خالق حقیقی کے ساتھ ایک مضحکہ ہوگا اور اس مضحکہ سے بداعمالی کی کتاب مین ایک جدید باب کا اضافہ ہو جائیگا۔

ہم اپنے کو مسلمان تو کہتے ہین لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسلام کی بو بھی ہم مین نہین ہی ایک مسلمان ایک مسلمان کا جانی دشمن اور خون کا پیاسا ہی اپنے بھائی کے برباد ہونے سے خوش اور ترقی کرنے سے رنجیدہ ہندؤن مین اگرچہ اتنی نااتفاقی نہین ہی لیکن پھر بھی تفریق کا اثر بین طور پر ان مین پایا جاتا ہے لاکھہ ہندو ترقی کر جائین اور ان کی حالت کیسی ہی سرسبز ہو جائے ہین سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے۔ ہم صرف مسلمانون سے یہ سوال کرتے ہین کہ آیا وہ قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہین اور آیا وہ اسے خدا کا کلام سمجھتے ہین اور آیا انہین

یقین ہی کہ جو وعدے خداوند تعالے نے اُس مین کیئے ہین برحق ہین غالباً ہر مسلمان اس کا بہشت مین جواب دیگا مگر یہ جواب ہرگز شافی نہین ہو سکتا کیونکہ خدائے تعالی تو یہ فرماتا ہی تم دعا کرو مین قبول کرونگا، اور ہماری تمام عمر ناکین رگڑتے رگڑتے گزر جاتی ہے مگر ایک دعا بھی قبول نہین ہوتی۔ خدا کا قول غلط نہین ہو سکتا تو پھر لازم آیا کہ ضرور ہماری دعا مین کچھ کسر باقی رہتی ہی جس سے اُسے درجہ اجابت نصیب نہین ہوتا جب ہماری کوتاہی ایسی عیان ہی اور پھر ہم اس کے دفعیہ کی تدبیر نہ کرین ہم سے زیادہ ڈہیٹ مجرم دنیا مین نہین ہو سکتا یاد رکھو ایک ہندوستان کیا اگر تمام دنیا کے باشندے مل کے دعا کرین پھر بھی ایک تنکے کو جنبش نہین دے سکتے مگر ایک نفس واحد کی جو خلوص سے ہو عالم پر اثر ڈال سکتی ہی۔ ہم نماز پڑہتے ہین تو خدا پر اُلٹا احسان کرتے ہین اور اسقدر مغرور ہو جاتے ہین گویا ہم نے جنت کو خرید لیا بجاے اس کے کہ پانچ وقت خدا کے آگے جھکنے سے انکساری اطاعت آجائے۔ اُلٹا نخوت اور سرکشی مین پھنس جاتے ہین اور خدا کی دوسری مخلوق کو اپنے سے بدتر سمجھنے لگتے ہین۔ واے برباد بر حماقت ما۔

جو بلائین ہم پر اسوقت نازل ہو رہی ہین یہ ہمارے اعمال کی سزا ہی اور بمقتضائے قانون قدرت ہمین ایسی ہی سزا ملنی چاہیے تھی اب بھی وقت ہی کہ اپنے خود غرضانہ خیالات کو ترک کردین اور سچی عقیدتمندی کے ساتھ اپنے حقیقی خالق کے حضور مین نہایت خضوع اور خشوع کے ساتھ دعا کرین یقیناً ہماری دعا قبول ہوگی اور خدا اس آفت کو ہمارے سرون پر سے ٹال دیگا کیسی دوا اور کس کا علاج

کہین عذاب الٰہی کا کوئی علاج کر سکتا ہی استغفر اللہ لاحول و لاقوۃ یہ ساری دنیوی تدابیر ہین جن کی رسائی ذوالجلال رب تک نہین ہو سکتی۔

باز آ باز آ ہر چہ ہستی باز آ ؞ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگہ ما درگہے نومیدی نیست ؞ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

کرزن گزٹ مورخہ یکم مئی ۱۹۰۰ء

(اب اگر حیرت صاحب کا یہ دعوی کہ مرزا صاحب کے مقابلہ مین ہم کوئی دعوی ایسا نہ کرین گے جو دلیل کا محتاج ہو درست ہی تو اُن کا وہ بیان درست ہونا چاہیے جو نمبر ۴ کے داہنے کالم مین لکہا گیا ہی لیکن صرف ۴ برس پہلے کی انہی کی ایک تحریر جو بائین کالم پر درج ہی اسکی تردید کرتی ہی بات دراصل یہ ہی کہ میان حیرت کو نہ دعوی اور دلیل کا فرق معلوم ہی اور نہ وہ قرآن کے مقلد ہین جو اپنے منکرون کو فرماتا ہی "کہ اگر تم سچے ہو تو دلیل پیش کرو" اور خود بھی جابجا دعوی کیساتھ دلیل پیش کرتا ہی بلکہ اُن کی عادت یہ ہی کہ جو انگریزی کتاب ان کے سامنے آئی اور اُسمین نئی بات دیکھی جھٹ اس کی تقلید شروع کر دی خواہ اسکو سمجھ بھی نہ سکتے ہون ایک انگریزی کتاب جو مین نے بھی پڑہی ہی کسی انگریز کی لکھی ہوئی ہی جس مین اس نے یہی بحث کی ہی کہ وہ دعوی ہی باطل ہی جو دلیل کا محتاج ہو اُسی کی تقلید سے معلوم ہوتا ہی حیرت صاحب کے منہہ سے ایسی باتین نکلتی ہین جسکو وہ سمجھ بھی نہین سکتے بہر حال یہ مذکورہ بالا نمبر ۴ حیرت صاحب کے لیے ایک نشان ہی جو حضرت اقدس کے ان الہامات مین سے جنکو میان حیرت دماغی خرابی

کے باعث بیان کر چکے ہین اس الہام کی تصدیق کرتا ہی جو متعدد کتب مین مدتون سے شایع ہو چکا ہے اور وہ یہ ہی "انی مہنین من ارادا ہانتک" یعنے مین اسے ذلیل کرونگا جو تیری ذلت کے درپیہ ہی۔

یہ خدا کا فعل ہی کہ جو نکتہ چینی میان حیرت نے مامور من اللہ کے مقابلہ مین کی تھی چار سال پہلے انہین ہاتون سے جنسے وہ نکتہ چینی کی گئی تھی ایسا مضمون لکھوایا گیا جس سے حیرت صاحب کی گندم نمائی جو فروشی ظاہر ہوا اور اس پر لوگ انہین نفرین کرین مین حیرت صاحب سے دریافت کرتا ہون کہ کیا تمہاری یہ رکابی مذہبی تمہاری ذلت کا باعث نہین ہے جو مامور من اللہ کے مقابلہ کی وجہ سے تمکو نصیب ہوئی ہی اگر نہین ہے تو یہ تمہاری فطرت کا قصور ہے کیونکہ ذلت کا محسوس کرنا اور اس سے متاثر ہونا مختلف طبایع پر موقوف ہی ایک وہ شخص ہوتا ہی کہ ذلیل ترین حالت بھی اُس کے لئے معمولی بات ہوتی ہی مثلاً ایسے شخص دکھائی دیتی ہین جو جیل خانون مین جانا اور رہنا محض معمولی بات سمجھتے اور ذرا بھی اُسکی پرواہ نہین کرتے ہین اس کے مقابلہ مین ایسے لوگ بھی ہین جو ذرا سی چشم نمائی یا الفاظی توہین سے خودکشی کر لیتے ہین اور گوارا نہین کرتے کہ جب عوام مین اُن کی توہین ہوئی تو وہ دنیا کو پھر منہہ دکھائین۔ اب ہم دیکھتے ہین کہ حیرت صاحب اس سے کس قدر متاثر ہوتے ہین

یہ چند نظرین تیسرے حصہ کے ایک مفصل مضمون سے اخذ کر کے لکھے ہین انسے حیرت صاحب کے دوسرے دعوے کی بیہودگی معلوم ہو سکتی ہی اور نیز اس بات کے اندازہ کرنے کا بھی موقعہ ملسکتا ہی کہ جب اُن کی ابتدائی اور

تمہیدی تحریر کی یہ حالت ہی تو اصل چیلنج کی کیا حقیقت ہوگی بہر حال اب
مین اُن وجوہات پر بحث کرنی چاہتا ہون کہ اوّل حضرت اقدس اور پھر احمدی
جماعت کے نہایت ہی جلیل القدر اصحاب نے اُنکو کیون منہ نہ لگایا ضمناً حیرت
صاحب کی بعض منشیانہ چالون کا بھی ذکر کرونگا کہ اخباری دنیا مین مدّت
دراز کی مشق کے بعد کیسے کیسے چالین چلکر وہ عوام الناس کو دھوکہ دینے
اور ناواقفون کے آگے فتح مندی کے شادیانہ بجا کر اُوچھل کود کرتے ہین۔
حیرت صاحب نے چیلنج تو بیشک مرزا صاحب کو دیا لیکن سوال تو یہ ہی کہ آیا اس
سے پہلے اُن کے کتب کو بھی پڑھ لیا تھا یا نہین اگر کتب کو نہین پڑھا تو ایسے
شخص کے مونہہ لگنے سے غرض ہی کیا ہی کیونکہ مختلف مختلف پہلوؤن پر
جس جس قدر اعتراضات پیدا ہوتے گئے اُوسی قدر جوابات تصانیف کے
ذریعہ ہمارے مشن کی طرف سے دئیے جاتے رہے ہین۔ اگر انہون نے ان کتب
کو دیکھا ہوتا تو جن اعتراضات کے جوابات دیئے جا چکے تھے وہ انکو منہہ سے
نہ نکال سکتے یا ایسے اعتراضات کرتے وقت ہماری سابقہ تحریرات کو ضرور
مدنظر رکھتے۔ اس رسالہ کے تیسرے حصّہ مین یہ بات اچھی طرح سے ثابت
کرونگا کہ انہون نے ہمارے کتب کو نہین پڑھا ہی یہ عجیب بات ہی اور حیرت
صاحب ہی کا حصّہ ہی کہ بغیر کتب کے دیکھے نکتہ چینیون کا سلسلہ شروع کر دیا ہی
اگر سرسری طور پر بھی کتب کو پڑھا ہوتا تو انہین معلوم ہو جاتا کہ حضرت اقدس نے
ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۳۵ پر مناظرہ کا دروازہ ہمیشہ کے لیئے بند کر دیا ہی اور
اوسی موقعہ پر اس کی وجوہات بھی بیان کر دیئے ہین۔ اگر یہ موقعہ انہون نے پڑھا

حاشیہ

ہوتا تو چیلنج دیتے وقت اُس کا ضرور لحاظ رکھتے ہم یہ بھی تسلیم کرتے ہین
کہ تصانیف کی کثرت کی وجہ سے ہر ایک کے دیکھنے کا موقعہ نہ مل سکا ہو۔ لیکن
عجیب بات تو یہ ہی کہ میرا ایک مضمون کاتب کی غلطی سے عبد العزیز کی بجائے
عبد الغنی دہلوی کے نام سے بجواب ایک مخالف کے مضمون کے ۸ جنوری
۱۹۰۳ء کے کرزن گزٹ مین چھپا تھا۔ حیرت صاحب کو یاد ہوگا کہ اس مضمون
مین چند غلطیان رہ گئی تہین حضرت اقدس کے کتب کے حوالے جو مین نے دیئے
تھے وہ رہ گئے تھے اور مین نے تصحیح کی درخواست کی تھی اس درخواست کو
یہ جواب دیکر ٹال دیا تھا کہ خواہ کسی نام سے شایع ہو تمہارا اس مین ہرج نہین۔
اور جو غلطیان رہ گئی ہین انسے اصل مطلب چندان خبط نہین ہوا ہے اس لیئے
تصحیح کی ضرورت نہین ہی۔ اس قدر حوالہ مین نے اس لیئے دیا ہی کہ حیرت صاحب
کو اس مضمون کا ضرور خیال تھا کیونکہ اس پر حجّت ہو چکی تھی اور چیلنج دینے مین انہون نے
اسکو عمداً نظر انداز کر دیا۔

ہمارے اس مضمون مین جو کرزن گزٹ مین چھپا تھا تین امور پر بحث کی گئی تھی دو
کو مضمون رواں سے کچھ تعلق نہین ہی لیکن تیسری بحث ایک شخص کے خاص
سوال کے جواب مین کی گئی تھی۔ سوال مختصراً یہ تھا کہ "مرزا صاحب کو لاہور
یا امرتسر مین ایک دفعہ ہند کے مولویونکو دعوت دیکر اپنے دعوی کا فیصلہ کر
کے معاملہ یکسو کرنا چاہیئے" اس کے جواب مین مین نے رسالہ انجام اتھم سے
کسی قدر مضمون نقل کیا تھا اور لکھا تھا کہ مرزا صاحب اسوقت تک اپنے
دعاوے کے متعلق متعدد مباحثہ کر چکے ہین اور ان کا سلسلہ اس جماعت

کے مختلف علماء کی طرف سے بھی جاری رہا ہی تصانیف کے وسیع اور مسلسل سلسلہ نے ان مباحثون کی تکمیل کردی ہی اس لیئے اب باربار ایسے مباحثون مین شامل ہونا نہایت اہم کامون مین رخنہ انداز ہوتا ہے اسیوجہ سے اس قسم کے مباحثون سے اب مرزا صاحب نے کنارہ کرلیا ہی چنانچہ آپ کے کتاب کی عبارت یہ ہی۔

ریاد رہے کہ معمولی بحثین آپ لوگون سے بہت ہوچکی ہین۔ اس طرح سے کتابین تالیف ہوکر لاکھون انسانون مین پھیل گئی ہین طرف ثانی نے بھی ہر ایک تلبیس و تزویر سے کام لیا ہی۔ پاک کتابون کی نیک روحون پر بڑے اثر پڑے ہین اور ہزارہا (اب ہزارہا نہین بلکہ لاکھون) سعید لوگ اس جماعت مین داخل ہوگئے ہین۔ اور تقریری اور تحریری مباحثون کے نتیجہ اچھی طرح سے کھل گئے ہین اب پھر اُسی بحث کو چھیڑنا یا فیصلہ شدہ باتون سے انکار کرنا محض شرارت ہی۔ کتابین موجود ہین اب اس کے بعد جو طے شدہ بحثون کی ناحق درخواست کریگا مین سمجھونگا کہ اسکو حق کی طلب نہین بلکہ سچائی کو ٹالنا چاہتا ہی یہ ہی مرزا صاحب کی اصلی عبارت اس سے صاف طور پر ظاہر ہی کہ آئندہ کیواسطے مرزا صاحب نے اُن طے شدہ بحثون مین پڑنے سے انکار کردیا ہے

البتہ اب ہی ایک اور طرز تصفیہ ہی جسکا ایک نمونہ آپکے اخبار مورخہ یکم دسمبر ۱۹۰۲ مین ایک علمی اعجاز کی سرخی کے ساتھہ چھپ چکا ہی اس سے معلوم ہوگا کہ مرزا صاحب نے اب طریق فیصلہ کو تبدیل کرلیا ہی اور یہ ہی بھی بہت مناسب کیونکہ جب مرزا صاحب کا یہ دعوی ہی کہ کوئی مولوی عربی کی فصاحت و بلاغت مین

ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا ہی اگر کوئی ایسا کریگا تو وہ سخت ذلیل ہوگا اور اسی غرض کے پورا کرنے کے واسطے بطور تحدی چند رسائل مولویون کے طبع آزمائی کیواسطے عربی مین شایع بھی کیئے گئے ہین جس کے جواب مین بجاے اس کے کہ فصیح و بلیغ عربی مین اس کا جواب لکھا جاتا گالیان دی گئی ہین مجھے امید ہی کہ اڈیٹر صاحب اس بات سے اتفاق کرین گے کہ یہ طریق فیصلہ عمدہ ہی اور اس طرح کوئی عامی آدمی مقابلہ نہیں کر سکتا ہی۔ بلکہ وہی مقابلہ کی جرات کر سکے گا جو علوم عربی سے بے نصیب نہ ہوگا"۔ یہ تھا وہ مضمون جو مین نے کرزن گزٹ مین چھپوایا تھا جسکا جی چاہے اصل مضمون کو پڑھ لے۔

اگر غور سے دیکھا جاوے اور آج کل کے مباحثات پر عمیق نظر کی جاوے تو صاف طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ آج کل وہ احقاق حق کی غرض سے نہیں ہوتے بلکہ انہون نے قمار بازی اور پہلوانون کے دنگل کی شکل اختیار کی ہے جس مین ہر طرح کا داؤ مکر و فریب اور حیلہ استعمال کیا جاتا ہے اور فریق مخالف کو صرف شکست یافتہ قرار دیئے جانے کی کوشش کی جاتی ہی۔ جب میان حیرت کے چیلنج کو مد نظر رکھ کر ہم یہ بھی تسلیم کرلین کہ اُن کو حضرت اقدس کی تصانیف کثیر التعداد ہونے کی وجہ سے دیکھنے کا موقعہ نہ ملا لیکن اس مضمون کی بابت جس کو وہ دو برس پہلے کرزن گزٹ مین شایع کر چکے ہین یہ کس طرح خیال کیا جا سکتا ہے کہ وہ اسکو بھی بھول گئے پس اب کون انکار کر سکتا ہی کہ یہ منشیانہ چالبازی نہیں ہی کہ اگر مرزا صاحب کی طرف سے مستعدی ظاہر ہو تو انکی سابقہ تحریرات کی بنا پر چنین مناظرون سے کنارہ کرنے کا اظہار کیا گیا ہے مطعون کیا جاوے

اور اگر جواب دیا جاوے یا مناظرہ کرنے سے انکار کیا جاوے تو بغلین بجا کر اچھل کود کی جاوے کہ ہم ایسے اور ویسے ہین کہ ہمارے مقابلہ مین مرزا صاحب بھی آ سکے غرض اب ناظرین کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ صرف اس وجہ سے کہ مرزا صاحب نے متعدد مناظرہ کرنے کے بعد اپنے دعاوی کے متعلق جو کچھ کسر باقی رہ گئی تھی تصانیف کے سلسلہ سے اُسکی تکمیل کر دی ہے اب خواہ حیرت صاحب ہون یا اُنکے کوئی اور ہم مشرب مناظرہ کرنیکی ضرورت نہین ہے کتابین موجود ہین جنمین تمام اعتراضات کے جوابات دیئے جا چکے ہین ہر ایک شخص پڑھ کر اپنا اطمینان کر سکتا ہے بشرطیکہ حق کا طالب ہو۔

اب دوسری بات یہ ہے کہ میان حیرت کی طرف احمدی جماعت کے بڑے بڑے علما مثل حاجی حافظ حکیم نور الدین صاحب مولوی محمد احسن صاحب مولوی عبد الکریم صاحب وغیرہ وغیرہ نے کیون توجہ نہین کی اسکی بہت سے وجوہات ہین منجملہ اُن کے چند یہ ہین۔

اول یہ کہ حضرت اقدس کے مقابل ۱۸۹۱ء مین وہ مسیحیت کے مدعی ہو چکے ہین لیکن اسکے بعد ۱۴ برس تک پھر کبھی اس بات کو زبان پر نہین لائے اور نہ یہ ظاہر کیا کہ آیا وہ خود اس عہدہ سے مستعفی ہو گئے ہین یا معطل کر دیئے گئے ہین اس سے حیرت صاحب کا چھچھورا پن ثابت ہوتا ہے۔

دوم حیرت صاحب خود اپنے ہی قول کے موافق مجدد بھی ہین اور نہین بھی ہین اور اپنی اس دعوی کے متعلق وہ دیوانہ بکار خود ہوشیار کی طرح احمدی جماعت پر بہتان بھی باندھ چکے ہین جسکی بابت حصہ اول مین تفصیل سے بحث کر چکا ہون

حیرت صاحب کی اس عادت کی وجہ سے صلاحیت کی انسے امید نہین ہی
سوم اُن کی اخلاقی کمزوری سے سب واقف ہین کہ بغیر گالی کے وہ بات ہی
کرنی نہین جانتے۔
چہارم حیرت صاحب کی قابلیت خود ان کے بیان کے موافق معمہ ہے جسکا
ذکر اوپر ہو چکا ہی اور حصہ اول مین تفصیلی بحث کی جا چکی ہی۔
پنجم اُن کی قابلیت جو انکی تصانیف سے ظاہر ہوتی ہے جسپر مختصر بحث اس حصہ
مین آگے کی گئی ہی سب پر روشن ہے اس لیئے حیرت صاحب سے بغرض مناظرہ
مقابل ہونا تضیع اوقات سمجھ کر کسی بزرگ نے انکی طرف توجہ نہ کی۔
اب تیسری بات یہ ہی کہ یہ نیازمند حیرت صاحب کی خدمت گذاری کے لیئے کیون مستعد
اور کمربستہ ہوا ہی اسکی وجہ حصہ اول مین تفصیل سے ظاہر کر چکا ہون اس کے علاوہ ایک
یہ بات بھی ہی کہ میرے اس سلسلہ کے ذریعہ سے حیرت صاحب پر نیز ان لوگون پر
جو انکو خدا جانے کیا سمجھتے ہین ہماری مشن کی طرف سے حجت پوری ہو جاوے اور
یہ معلوم ہو جاوے کہ ہماری مشن پر حملہ کرنیوالونکے قول و فعل کا عملی نمونہ کیسا ناپاک
اور گندہ ہوتا ہی قبل اس کے کہ مین حیرت صاحب کی اُن چالبازیون پر جو انہون نے
چیلنج کے متعلق کی ہین یا دوسرے امور پر بحث کرون صفائی بیان کیواسطے کل
مضامین ترتیب وار لکھدیتا ہون تا ہر ایک شخص کو کل حالات کماحقہ معلوم ہو جاوین
کہ جس معاملہ مین میان حیرت نے اسقدر شور و غل مچایا ہے اسکی اصل حقیقت اور بنیاد
کیا ہے اور در اصل حیرت صاحب کے چیلنج کو منظور کیا گیا ہی یا خود حیرت ہی کے
اغلاط اور چالبازیون کو افشا کرنے کی غرض سے انکو نیا چیلنج دیا گیا ہے۔ اس تمام

معاملہ کی ابتدا کرزن گزٹ مورخہ ۸ جنوری ۵ سنہ سے ہوئی ہے جہان میان حیرت نے اخبار الحکم مورخہ ۱۷ و ۲۴ دسمبر ۱۹۰۴ سنہ کے ایک مضمون کی کسی قدر عبارت نقل کرکے اسپر لغو اور بیہودہ نکتہ چینی کی تھی۔ الحکم کی وہ عبارت مفصلہ ذیل ہے۔ جو مین کرزن گزٹ سے ہی نقل کرتا ہون۔

بعض لوگ اپنی غلط فہمی اور شرارت سے اس سلسلہ کو بدنام کرنے کے لیئے یہ اعتراض کرتے ہین کہ اس سلسلہ مین سے بھی بعض آدمی طاعون سے ہلاک ہوئے ہین مین نے بارہا اس اعتراض کا جواب دیا ہے کہ یہ سلسلہ منہاج نبوت پر واقع ہوا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کفار عرب پر جو عذاب آیا تھا وہ تلوار کا عذاب تھا۔ حالانکہ وہ اُن کے لیئے مخصوص تھا لیکن کوئی کہہ سکتا ہے کہ صحابہ مین سے بعض شہید نہین ہوگئے ؟ اسی طرح پر یہ سچ ہے کہ اس سلسلہ مین سے بھی لوگ طاعون سے شہید ہوئے ہین مگر یہ بھی تو دیکھو کہ طاعون کے ذریعہ سے ہمارا نقصان ہوا ہے یا دوسرون کا۔ ہماری جماعت کی تو ترقی ہوگئی ہے۔ اور ہو رہی ہے اور مین پھر کہتا ہون کہ جو لوگ نافع الناس ہین اور ایمان۔ صدق و وفا مین کامل ہین وہ یقیناً بچائے جاوینگے۔ پس تم اپنے اندر یہ خوبیان پیدا کرو۔

کرزن گزٹ مورخہ ۸ جنوری ۱۹۰۵ سنہ

مین نے صرف اس قدر عبارت نقل کی ہے جسے مضمون زدان سے تعلق ہے الحکم کے اسی مضمون پر حیرت صاحب نے ایسی نکتہ چینی ۸ جنوری ۵ سنہ کے کرزن گزٹ مین کی تھی جسکی زد انکی ترجمہ و تفسیر القرآن کے مضامین پر پڑتی تھی اس لیئے مین نے اُن کی اس نکتہ چینی کو نقل کرکے اسپر البدر مورخہ ۸ فروری

وہ پارچہ ۵ شنہ پر تفصیل سے بحث کی اور یہ ثابت کردیا کہ میاں حیرت کے
نکتہ چینی ایسی بیہودہ اور لغو ہی کہ خود انہی کے ترجمہ و تفسیر کی ہی اس سے
تردید ہو جاتی ہی۔ البدر کا وہ مضمون جس مین مین نے حیرت صاحب کی نکتہ چینی کو
نقل کر کے بحث کی ہی مفصلہ ذیل ہی۔

"بجواب کرزن گزٹ مورخہ ۸ جنوری ۱۹۰۵ شنہ ۶

اس پرچہ مین حیرت صاحب نے طاعون کے متعلق بحث کی ہی چونکہ اس سے پہلے بھی
وہ طاعون کے متعلق بہت کچھ دل کا بخار نکال چکے ہین اسلیے سابقہ نکتہ چینیون کا
رسالہ کے دوسرے حصہ مین جس جگہ مین نے جواب دیا ہی اسی جگہ اس پرچہ کا بھی
مفصل جواب دیدیا ہی اور اب اس جگہ مجھکو تفصیلی بحث کی ضرورت نہین ہے صرف
دو خاص باتون پر مین توجہ کرنی چاہتا ہون جنپر حیرت صاحب نے بھی خاص طور
پر زور دیا ہی۔ . . . . . دوسری بات جس پر حیرت صاحب نے
بہت زور دیا ہی وہ اُن کی مفصلہ ذیل عبارت سے ظاہر ہے جو انہون نے
کرزن گزٹ مورخہ ۸ جنوری ۵ شنہ پر لکھی ہی "اب دوسری بات جو مرزا صاحب
نے لکھی ہی" یہ ہی کہ آنحضرت کے وقت مین کفار پر تلوار کی صورت مین عذاب
نازل ہوا تھا محض غلط ہی اور ذات اقدس و اطہر نبی کو معاذاللہ بدنام کرنا ہی مرزا غلام احمد
کان کھول کے سنو کہ ہمارے فخر دو جہان رحمت بنکے دنیا مین آئے تھے ورکل
آسمانی عذابون کا آپ کے روز پیدائش تک کا خاتمہ ہو چکا تھا کل انبیا پر آپ کو اس
لیے شرف بخشا گیا کہ بمقابلہ دیگر انبیا کے آپ عالم کی رحمت بنا کے بھیجے گئے
تھے۔ تم جھوٹے ہو آپ کے وقت مین کبھی تلوار کا یا نیزہ کا کوئی عذاب نہین

اُترا تم ایسی تیرہ بازی کا مزا چکھہ لوگے جو تم فخر دوجہان کی شان اقدس و اطہر مین شب و روز کرتے رہتے ہو۔ ہائین بے ادب خاموش۔ اس نکتے سے تمہارا یہ مطلب معلوم ہوتا ہی کہ کفار مکہ و مدینہ کو ان کے کفر کی سزا تلوار سے دیگئی تم جھوٹے تمہاری ہفتاد و ہشت پشت جھوٹی۔ لاحول ولا قوۃ ہم تمسے دریافت کرتے ہین کہ جب* مکہ فتح ہوا ہی اور حضور انور شہر مین داخل ہوئے ہین تو کس کافر کو اُسکے کفر کی سزا تلوار سے دیگئی تھی اور کہان کہان اس کے علاوہ مسلمانون نے کفار کو تلوار سے سزا دی ،، البدر مورخہ ۸ فروری ۱۹۰۵ء

ہمارے مذکورہ بالا مضمون کا تتمہ ۵ مارچ ۱۹۰۵ء کے البدر مین چھپا تھا جو حسب ذیل ہی

آپ* کے دریافت کرنیکی وجہ سے ہم بھی آپکو بتا دیتے ہین کہ تفسیر حیرتی کے مصنف نے بصفحہ ۱۵۸ سورہ انعام پارہ ۸ رکوع ۳ پر لکھا ہی ،، باوجود ان کیکیبا دینے والی خبرون کے پھر بھی جو کافر ایمان نہ لائے انہون نے فتح مکہ مین قہر الٰہی کو دیکھ لیا کہ کیسا اُنپر نازل ہوا سوا نابالغ بچون یا عورتون کے کوئی نہ بچا خانہ کعبہ مین بھی تو پناہ نہ ملی ،، حیرت صاحب ایسی باتین کر کے اپنی ہی تحریری شہادت سے گویا اسبارے مین اقبالی ڈگری دیتے ہین کہ تفسیر حیرتی کے مفسر حیرت صاحب نہین بلکہ ضرور کوئی کرایہ کا آدمی ہی اور بچارے حیرت کو کچھہ خبر نہین ہی کہ تفسیر مین کیا کیا لکھا گیا ہے خصوصاً جب کہ تفسیر محمدیہ کے صفحات ۳۴۸ اور ۳۴۹ اور مقدمہ تفسیر حیرتی کے صفحہ ۳۱۹ کے مضامین کو تفسیر حیرتی کے مضمون سے ٹکرایا جاتا ہی تو اس خیال کے اور بھی تقویت ہو جاتی ہی اسلیئے کہ اُنمین تفسیر حیرتی کے مضمون مذکورہ بالا

اُب اُس کے جواب مین حیرت صاحب اِس ترجمہ کو جسے اپنی طرف منسوب کرتے ہو کھولکر
سامنے رکھلو اور جو حوالہ جات مین دیتا ہون ان کو یکے بعد دیگرے دیکھتے جاؤ۔ صرف
ترجمہ کا حوالہ دینے سے تاویلون کی بہت کچھ گنجایش باقی رہجاتی ہے اِس لئے مین نے
حاشیہ کے حوالہ دیئے ہین اور حاشیہ قرآن کی بابت آپکا یہ بیان ہے "ترجمہ کیساتھ
علیحدہ حاشیہ پر کلام پاک کی تفسیر لکھی گئی ہے اور اِس بات کی کوشش کی گئی ہے
کہ احادیث صحیحہ سے تفسیر کیجاوے اللہ تعالی نے ہمین کامیاب کیا اور ایسی تفسیر بالحدیث
لطیف بانحاوہ آجتک اسلامی دنیا مین نہین لکھی گئی تفسیر بالحدیث کے متعلق جہان
تک ہوسکا کوئی پہلو نہین چھوڑا ہے" محض آپکے اِس دعوے کی وجہ سے مفصلہ ذیل
حوالجات حاشیہ قرآن سے دئے جاتے ہین جو آپکی نکتہ چینی کی تردید کرتے ہین۔

(۱) پارہ ۴ سورہ آل عمران صفحہ ۷۳۔ چونکہ احد کی لڑائی مین مسلمانون کا بہت
نقصان ہوا تھا۔ ستر آدمی شہید بھی ہوئے تھے۔ اسلئے حق جلّشانہ انکی تسکین
کی غرض سے ارشاد فرماتا ہے۔ کہ تم سے پہلے اور امتین بھی گذر چکی ہین یعنے انبیا علیہ
السلام کے متبعین کو اسی قسم کی مصیبتین پہلے بھی آچکی ہین مگر آخر نتیجہ یہی ہوا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۶) کے برخلاف خیالات ظاہر کر کے لکھا ہے کہ سوائے چار آدمیون کے
قتل کے سب محفوظ رہے ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ مقدمہ تفسیر اور تفسیر کے مضامین کا
اختلاف اسبات کی قطعی شہادت ہے کہ دونون کا مصنف ایک ہی شخص ہرگز نہین ہوسکتا
ہے۔ گو ہم اپنی ذاتی واقفیت سے ایسی باتونکی اصل حقیقت کا افشا کرنا پسند نہین کرتے
ہین لیکن حیرت صاحب کی نکتہ چینیان خود ان کی پردہ دری کرتے ہین۔

کہ منکروں کو شکست ہوئی - اور مومنوں کو فتح پھر فرماتا ہی کہ اے مسلمانو کچھ
اس نقصان کا خیال نہ کرو اگر تم ایمان پر قائم رہو گے - تو ہم تمہیں کو غالب رکھیں گے
اور پھر وہ کافر بھی تو بچکر صحیح و سالم نہیں گئے - ان کا بھی تو نقصان ہوا وہ بھی
تو مارے گئے اب فرماتا ہی کہ کبھی کبھی کفار کے ہاتھوں سے مسلمانوں کو نقصان پہنچا
دینے میں ہماری چند مصالح ہیں (۱) پکے اور سچے مسلمانوں کا امتیاز ہو جاوے
(۲) بعض مسلمانوں کو شہادت کا رتبہ ملجاوے (۳) اللہ مسلمانونکو صاف
کردے - یعنے اگر ان سے گناہ ہو گئے ہوں تو ان کو معاف فرمائے (۴) انبیا کے
دشمنوں کو مٹادے - اس لئے کہ خدا کے دوستوں کا جس جگہہ خون گرا ایک عجب
رنگ ہوا وہاں کے آدمی کیا زمین تک برباد کردی جاتی ہی - دیکھو بنی اسرائیل
کو انبیاء علیہ السلام کے قتل کرنیکا کیا نتیجہ ملا - آنحضرت علیہ السلام کی شہادت نے
کفار مکہ پر کیسا غضب ڈھایا -

نوٹ - حیرت صاحب نے اِس جگہہ عذاب کی جگہ غضب کا اقرار کیا ہی -

(۲) پارہ ۱۰ - سورہ انفال صفحہ ۲۰۱ - کداب آل فرعون - کفار بدر کی شکست
اور ان کے عذاب دینوی اور آخروی کے بیان فرمانے کے بعد حق
جلشانہٗ نے فرعون کی قوم کا ذکر اسلئے فرمایا - کہ ہماری یہ عادت ہمیشہ سے ہی
جس قوم کے پاس ہم نے نبی بھیجا اور انھوں نے اس نبی کی پیروی سے
انحراف کیا - اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا - انہیں ہم نے ایسے ہی عذابوں
میں مبتلا کیا -

(۳) - پارہ ۱۲ سورہ ہود صفحہ ۲۳۴ ولئن اخرنا کا فرجب آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے اور آپ انہیں عذاب الٰہی سے ڈراتے تو وہ نہایت بیباکی سے کہدیتے تھے وہ عذاب کیوں نہیں آتا۔ اسے کون چیز مانع ہی ان کے جواب میں حق سبحانہ فرماتا ہی۔ جسدن عذاب آجاویگا پھر یہ اس سے بچ نہ سکیں گے اور ان کے مسخرے پن کی سزا ان کو ملجائیگی۔ جس عذاب کے آنیکا اس آیت میں ذکر ہی۔ بعض نے دینوی عذاب یعنے مسلمانونکے ہاتھ سے ان کا قتل ہو جانا جس کا ظہور بوجہ احسن بدر مین ہوا (۴) صفحہ ۲۵۶ آیت فاستقم۔ آنحضرت صلعم اور مسلمانون کو استقامت کا حکم فرمایا۔ انبیا سابقین کا ذکر کر کے یہ حکم نہایت حکمت کے ساتھ دیا کہ دیکھو جو نتیجہ ان لوگون نے استقامت کا پایا وہی تمکو بھی ملیگا۔ اور الحمد للہ کفار پر عذاب الٰہی نازل ہوا یعنے مسلمانون کے ہاتھ سے جہنم کو بھیج گئے اور کچھ جلاوطن کر دیئے گئے (۵) پارہ ۱۴ سورہ نحل ۲۹۵ صفحہ الذین تتوفھم جس طرح اگلے کافر سرکشی اور نافرمانی کی بدولت مبتلائے عذاب ہوئے دنیا مین بھی رسوا ہوئے اور آخرت مین بھی عذاب ہوا اسی طرح تمہارا بھی یہی حال ہوگا۔ مگر وہ کب سنتے تھے آخر انہین بھی وہی روز بد دیکھنا پڑا۔ (۶) پارہ ۳ سورہ طہ صفحہ ۵۱۳ آیت افلم یھد لہم اس آیت کے متعلقہ حاشیہ کے علاوہ ترجمہ مین جو اپنی طرف سے خط وحدانی مین لفظ عذاب لکھا ہی وہ قابل غور ہی تم نے حیرت یہ ترجمہ کیا ہی ""اور اگر تمہارے پروردگار سے وعدہ نہ ہو چکا ہوتا اور (عذاب کا) ایک وقت معین نہوتا تو بیشک (ان لوگون پر اسیوقت عذاب) لازم آتا (۷) پارہ ۲۳ والصّٰفّٰت صفحہ ۶۹۶ وان کانوا اپنے نبی کو تسکین دی ہی اور کفار نابہنجار کو تہدید فرمائی کہ یہ کافر اپنے نبی کی مخالفت کر کے کچھ بھی نہین کر سکے۔"" ہمارا وعدہ ازل مین سابق ہو چکا ہے کہ کفار کے جنگ مین

ہمارے نبی ہی کو غلبہ رہیگا۔ اور یہ کافر عذاب کی جلدی کیون کرتے ہین جب عذاب ان پر اتریگا۔ تو پھر اُن کے لئے خیریت نہ ہوگی (۸) پارہ ۲۴ الزمر صفحہ ۵۰۷ قل یقوم یہ ایک نہایت خوفناک تنبیہ اور آئندہ آنیوالی مصیبت کی تہدید ہے۔ اے کافرو تمہارا جو جی چاہے کئے جاؤ۔ عنقریب تمہین معلوم ہو جائیگا کہ عذاب جاودانی کس پر نازل ہوتا ہے یعنے بہت جلد تمپر عذاب الٰہی نازل ہوگا مگر وہ بدبخت اسپر بھی نہ چوکے اور بمقتضا وعید الٰہی وہ قہر الٰہی مین آگئے۔ دنیا ہی مین جو ان کی ذلت اور رسوائی ہوئی وہ کیا کم ہے اور آخرت کا عذاب مزید برآن۔

(۹) پارہ ۲۷ سورہ القمر صفحہ ۵۸۲۔ آیت النار کم سیھزم الجمع سے دنیوی عذاب کی طرف اشارہ کیا کہ مسلمانون کے ہاتھ سے تم کو شکست ہوگی تمہاری جماعت بھاگ جائیگی چنانچہ یہ پیشین گوئی بحمد اللہ باحسن وجوہ ظاہر ہوئی اور جنگ بدر مین باوجود اپنی کثرت و قوت چند ضعیف و ناتوان مسلمانون کے مقابلہ سے پسپا ہوے بڑے بڑے سردار اُن کے مارے گئے خوب قتل و غارت ہو گئے کیا ان پیشگوئیون کا صادق ہونا معجزہ نہین۔

نوٹ۔ بس جی بس معلوم شد حال شما بافندگی۔ یہ شکر کرو کہ مسلمان کے گھر پیدا ہو گئے۔ ورنہ ان پیشگوئیون پر نکتہ چینیا کرنے مین ابوجہل کے بھی کان کترتے۔ اور چونکہ بقول خود عالی دماغی تمام جہان کی تمہارے ہی دماغ مین سما کر ختم ہو گئی ہے مغز سے اُتار اُتار کر ایسی ایسی کہتے۔ کہ کسی عیسائی یا آریہ کے باپ کو بھی نہ سوجھتی۔ تمہاری اس طبیعت کا نمونہ ہم نے ۲۳ نومبر ۱۹۰۴ء کے پرچہ سے دیکھ لیا ہی جہان حضرت اقدس کی پیشگوئیون پر تم نے نکتہ چینیان کی ہین اس لئے اس بارے مین پوری

بحث پڑہنے کیواسطے ہمارے رسالہ کے حصۂ دوم کا تہوڑے عرصہ انتظار کرو۔

(۱۰) پارہ ۲۱ سورہ عنکبوت صفحہ ۲۲۴ آیت ویستعجلونک بالعذاب منجملہ ان بیہودہ گوئیون کے مشرکین اسلام کی ایک یہ بیہودہ گوئی بھی تھی۔ کہ وہ بطور تحقیر یابطور مضحکہ یہ کہا کرتے تھے کہ حضرت آپ عذاب عذاب کا بڑا سبق پڑہتے ہین ذرا دکھا بھی تو دیجئے۔ کہ عذاب کیونکر نازل ہوتا ہی۔ خداوند تعالی کا ارشاد ہوتا ہی کہ جو قوانین قدرت مقرر ہو چکے ہین وہ اپنے مقررشدہ وقت پر واقع ہون گے۔ وزرا چہرے کے نیچے دم تو لو دیکھو۔ عذاب آیگا اور دفعتہً آیگا گھبراتے کیون ہو اگر نیست ونابود نہ ہو جاؤ تو ہمارا ذمہ۔ چنانچہ کلام الٰہی کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور تمام عرب کی سرزمین سے اُن کا بیج مارا گیا

اب میان حیرت سو قبل اسکے کہ مین مزید ریمارکس کرون تمہارے اس مضمون کے وہ الفاظ دوبارہ لکھتا ہون جن کے ذریعہ سے تم نے حضرت اقدس کو کرزن گزٹ مورخہ ۸ جنوری ۵ء پر گالیان دی ہین اور وہ مفصلہ ذیل ہین مرزا صاحب ایسا ہذیان بارہا بک چکے ہین۔ مگر حال مین انہون نے سیالکوٹ مین پھر وہی ہذیان بکا ہے۔ ان الفاظ سے تمام مسلمانون ہی کی سخت اور درشت الفاظ مین توہین نہین کی گئی ہی بلکہ فخر دوجہان حضور انور سرور دو عالم کی بھی بے ادبی کی گئی ہی جس کے پڑہنے سے ایک مسلمان کا دل پارہ پارہ ہو جائیگا اور وہ آٹھ آٹھ آنسو روئیگا۔ کہ اس زمانہ مین ایسے لوگ موجود ہین جو مسلمان ہو کے اُمت مرحومہ اور نبی معصوم کی خدمت مین ایسی بے ادبی کرتے ہین اور پھر نجات کے امیدوار رہتے ہین۔ ان واہیات

اور خرافات باتون کی بعد مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی جان پر وہ ظلم آگے چل کے توڑا ہو کہ جسکی کوئی انتہا نہین ایسے شخص کی نہ توبہ قبول ہو سکتی اور نہ ایسا شخص نجات پاسکتا ہی یقیناً اب ہم صاف الفاظ مین کہتے ہین کہ مرزا صاحب مسلمانون اور اسلام اور حضور انور کے صریح اور تلخ تر دشمنون مین ہین اور ان کا دشمن ہونا ایسا بدیہی ہی جس سے کوئی انکار نہین کرسکتا اس شخص کی دشمنی کا ثبوت یہ ہی آپ بیان کرتے ہین کہ بعض لوگ اپنی غلط فہمی اور شرارت سے اس سلسلہ کو بدنام کرنیکے لیئے یہ اعتراض کرتے ہین کہ اس سلسلہ مین سے بعض آدمی طاعون سے ہلاک ہوتے ہین مین نے بارہا اس اعتراض کا جواب دیا ہی کہ یہ سلسلہ منہاج نبوت واقع ہوا ہی آنحضرۃ صلعم کے زمانہ مین کفار پر جو عذاب آیا تھا وہ تلوار کا عذاب تھا حالانکہ وہ اُن کے لیئے مخصوص تھا لیکن کیا کوئی کہہ سکتا ہی کہ صحابہ مین سے بعض شہید نہین ہو گیٔے اسی طرح یہ سچ ہی کہ اس سلسلہ مین سے بعض لوگ طاعون سے شہید ہوئے ہین مگر یہ بھی تو دیکھو۔ کہ طاعون کے ذریعہ سے ہمارا نقصان ہوا ہی یا دوسرون کا" البدر مورخہ ۵ مارچ ۱۹۰۵ء

میرے مذکورہ بالا مضمون مین جو مین نے البدر سے نقل کیا ہی ناظرین حیرت صاحب کی نکتہ چینی اور انکی زبان درازی کو بھی مشاہدہ کرچکے ہین اور جو کچھ اس کا مین نے جواب دیا تھا وہ بھی پڑھ چکے ہین۔ اس جواب کے بعد اسی مضمون کی بابت یعنے کفار عرب پر عذاب نازل ہونے کے متعلق مین نے ۱۳ مارچ ۰۵ء کے البدر مین میان حیرت صاحب کو چیلنج دیا تھا جو مفصلہ ذیل ہے۔

"میان حیرت کے عذاب والے مضمون مطبوعہ کرزن گزٹ مورخہ ۶ جنوری سنہ ۰۵ء کی بابت جو کچھ البدر کے گذشتہ نمبرون مین لکھا جاچکا ہی اس تحریر کے بعد جب

اس مضمون پر مین نے مزید توجہ کی تو خود حیرت صاحب اور دوسرے علماء کی تحریرات سے کوڑیون نظائر مجکو ملی ہین اور اب مین اسبات کے واسطے تیار ہون کہ ان نظائر کو کسی عام مجلس مین اس اہتمام کیساتھ بیان کردون کہ جو کچھ مین پیش کرون سو وہ یا تو خاص میان حیرت کے مضامین سے یا صرف ان علماء کی تحریرات سے اخذ کیا گیا ہو جن کی مدح و ثنا میان حیرت بہت زور شور سے خاص الفاظ مین کر چکے ہون اگرچہ مجھے امید ہی کہ اس قسم کے نظائر سو سے بہت زیادہ مین پیش کر سکون گا لیکن ان مین پچاس نظائر خصوصیت کیساتھ ایسے صاف اور صریح ہون گے کہ ان پر خواہ کتنی ہی وقوعہ کیجاوے عام طور پر ان کی بابت قطعاً یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ وہ ہمارے مدعا کو صفائی سے ثابت کرتے ہین اب چونکہ میان حیرت نے اس عذاب والے مضمون کے متعلق نہایت جرأت اور شوخی سے کفار عرب کیساتھ ہمدردی کر کے اسبات کا اظہار کیا ہے کہ مرزا صاحب چونکہ کفار عرب پر دنیوی عذاب نازل ہونیکے قائل ہین اس لیے وہ نعوذ باللہ مسلمانون اسلام اور حضور انور صلعم کے صریح اور بلحاظ دشمن ہین نیز اس قسم کا خیال میان حیرت کے نزدیک رسول صلعم کیساتھ تبرہ بازی کرنا ہے وغیرہ وغیرہ۔

اس لیئے اب میان حیرت کو مین نہایت زور کے ساتھ چیلنج دیتا ہون کہ وہ پنجاب کے دار الخلافہ لاہور مین ایک عام جلسہ مین اس مضمون پر ہم سے گفتگو کرلین۔ اس جلسہ مین فریقین کی رضامندی سے دس آدمی بطور ثالث مقرر کر لیئے جاوین گے اور مین تمام نظائر اس اہتمام سے پیش کرون گا۔ کہ وہ یا تو حیرت صاحب کی شایع کردہ تحریرات ہونگی یا قرآن شریف کے ان ترجمون سے لیئے گئے ہون گے جن کی بابت میان حیرت لکھ چکے ہین کہ ان مین خفیف سی غلطی کا بھی احتمال کرنا محال عقل ہی یا ایسے علماء کی تحریرات مثلاً

کرونگا کہ جن کے علم و فضل کی آوازین میان حیرت کی تحریر کے موافق ہند کی چار دیواری سے نکلکر مسلمانون کے ممالک مصر و شام مین پہنچی تھین اور جس مسئلہ پر مکہ و مدینہ کے علما مین جھگڑا ہوتا تھا۔ اُس کے فیصلہ کیواسطے وہ ثالث بالخیر بنکر فیصلہ کیا کرتے تھے۔ اگر پچاس نظیرین پیش کرکے اپنے مدعا کو ثابت نہ کرسکون گا۔ اور ثالث کی کثرت رائے سے میان حیرت کو ڈگری ملجاویگی تو اُن کے حرچہ وغیرہ کے عیوض اسی مجلس مین ایکسو روپیہ اُن کی نذر کئے جاوین گے۔ لیکن بحالت دیگر ہم صرف ایسی تحریر پر جس مین حیرت صاحب کے ہی پیٹنٹ الفاظ لکھے جاوین گے جو انہون نے مرزا صاحب کے لئے استعمال کئے ہین حیرت صاحب کو دستخط کرکے یہ تسلیم کرلینا پڑیگا۔ کہ اپنی رکابی مذہبی اور جو فروشی گندم نمائی کیوجہ سے مین خود ان تمام فقرات والفاظ کا مصداق ہون۔ جن کو اپنے لئے واپس لیتا ہون۔ اس صاف اور سیدھے طریق فیصلہ سے اگر میان حیرت نے روگردانی کی تو وہ اپنے فعل سے یہ بات ثابت کردین گے۔ کہ بخل وعناد سے ان کا دل سیاہ ہوگیا ہی۔ اور اُن کی تمام تیرہ بازیان اُن کے منہہ پر پڑی ہین جو اُنکی روسیاہی کا باعث ہین۔ البدر مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۰۵ء

جو مضامین البدر اور کرزن گزٹ کے مینے اوپر نقل کئے ہین اُنکو بجائی طور پر پڑھکر ہر ایک شخص اصل حقیقت کو سمجھہ سکتا ہی کہ آیا حیرت صاحب کا چیلنج مرزا صاحب نے منظور کیا ہی یا اُنکی ایمانداریونکی جانچ پڑتال کرنے کے لئے اور اُنکی تصانیف کے رطب و یابس کے ذخیرہ کی قلعی کہولنے کیواسطے مرزا صاحب کے کسی مریدنے میان حیرت کو چیلنج دیا ہے میان حیرت کی تمام تحریرات کا خاتمہ اس چالبازی پر ہوا ہے جو کرزن گزٹ مورخہ ۲۳ مارچ مین انہون نے کی ہی جس کے الفاظ یہ ہین۔

خدا کا شکر ہے کہ مرزا صاحب نے ایک دراز مدت کے بعد ہم سے لاہور مین مناظرہ کرنا قبول کر لیا ہے انہون نے اپنے اخبار البدر ۱۳ مارچ ۱۹۰۵ء مین لکھدیا ہے کہ مین لاہور مین مناظرہ کرنیکے لیئے راضی ہون۔ اُن کے الفاظ یہ ہین۔ اب میان حیرت کو مین نہایت زور کے ساتھ چیلنج دیتا ہون کہ وہ پنجاب کے دار الخلافہ لاہور مین ایک عام جلسہ مین اس مضمون پر ہم سے گفتگو کرلین۔ اس جلسہ مین طرفین کی رضامندی سے دس آدمی بطور ثالث مقرر کر لیئے جاوین گے۔ اور مین تمام نظائر اس اہتمام سے پیش کرون گا۔ کہ وہ یا تو حیرت صاحب کی شایع کردہ تحریرات ہون گی یا قرآن شریف کے اُن ترجمون سے لیئے گئے ہون گے جن کی بابت میان حیرت لکھ چکے ہین کہ انمین خفیف سی غلطی کا بھی احتمال کرنا محال عقل ہے یا ایسے علماء کی تحریرات پیش کرون گا کہ جن کے علم و فضل کی آوازین میان حیرت کی تحریر کے موافق ہند کی چار دیواری سے نکلکر مسلمانون کے ممالک مصر و شام مین پہنچی تھین اور جس مسئلہ پر مکہ و مدینہ کے علماء مین جھگڑا ہوتا تھا۔ اس کے فیصلہ کیواسطے وہ ثالث بالخیر بنکر فیصلہ کیا کرتے تھے۔ اگر پچاس نظیرین پیش کر کے اپنے مدعا کو ثابت نہ کرون گا۔ اور ثالث کی کثرت رائے سے میان حیرت کو ڈگری مل جاوے گی۔ تو اُن کے حرجہ وغیرہ کے عوض اُسی مجلس مین ایک سو روپے اُن کی نذر کئے جاوین گے لیکن بحالت دیگر ہم صرف ایسی تحریر جس مین حیرت صاحب کی ہی پیٹنٹ الفاظ لکھے جاوین گے جو انہون نے مرزا صاحب کے لیئے استعمال کئے ہین حیرت صاحب کو دستخط کر کے یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ اپنی رکابی مذہبی اور جو فروش گندم نمائی کی وجہ سے مین خود ان تمام فقرات و الفاظ کا مصداق ہون جنکو اپنے لیئے واپس لیتا ہون اس صاف اور

سیدھے طریق فیصلہ سے اگر میان حیرت نے روگردانی کی تو وہ اپنے فعل سے یہ بات
ثابت کر دین گے۔ کہ بخل و عناد سے اُن کا دل سیاہ ہو گیا ہے۔ اور اُنکی تمام تبرہ بازیان
اُن کے مونہ پر پڑتی ہین جو اُنکی روسیاہی کا باعث ہین" فقط

مین نے تو مرزا صاحب کی خدمت مین عرض کیا تھا کہ لاہور مین تشریف لا کے
سارے معاملات کا فیصلہ کر لیجئے کیونکہ تحریر سے کبھی کسی معاملہ کا فیصلہ نہین ہوتا
ہان زبانی گفتگو سے بہت جلد فیصلہ ہو جانا ممکن ہے اب مین مرزا صاحب سے صرف
یہ دریافت کرنا چاہتا ہون کہ ۱۳ ماہ حال کے "البدر" مین یہ مضمون آپنے تحریر فرمایا ہے
یا آپ کے کسی مرید نے کیونکہ مضمون کے آخیر مین کسی کا کام نہین ہے۔"

کرزن گزٹ مورخہ ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۰۵ء یہ تھا میرا چیلنج اور حیرت صاحب کا جواب
اس تحریر مین سب سے پہلی بات حیرت صاحب کی شکر گذاری ہے جسپر مین صاد کرتا ہون
کہ اس موقعہ پر شکریہ ادا کرنا اُن کا حق تھا اس لئے کہ بلی کے بھاگون چھینکا ٹوٹا ہے مرزا
صاحب نے نہین تو اُن کے کسی ادنی خادم ہی نے انکو مخاطب تو کیا لیکن اس شکر
گذاری پر مجھے ایک عجیب قصہ یاد آیا ہے جو حیرت صاحب کی اس حالت کا پورا پورا نقشہ
کھینچتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ کسی شخص نے اپنے دوستون مین آکر شیخیان مارنی شروع
کین کہ آج بادشاہ نے مجھ سے گفتگو کی ہے جب اس سے اُس واقعہ کی کیفیت دریافت
کی گئی کہ کس طرح سے اور کیا گفتگو کی ہے تو جواب دیا کہ بادشاہ کی سواری چلی جاتی تھی
مین اُس کے آگے آگے جا رہا تھا بادشاہ کے ایک ملازم نے مجھے کہا کہ رستہ سے
علیحدہ ہو کر چل سو بادشاہ کے ملازم کا ایسا کہنا دراصل بادشاہ ہی کا گفتگو کرنا ہوا کیونکہ
سواری بھی ساتھ ساتھ تھی۔ میان حیرت کی منطق بھی اسی سادہ لوح شخص کے

پہلو بہ پہلو ہے جیسا کہ انہون نے اپنے مضمون کی ابتدائی سطرون مین لکھا ہی کہ
"مدت کے بعد مرزا صاحب نے ہمسے لاہور مین مناظرہ کرنا قبول کر لیا ہی" حالانکہ ہمارے
اس مضمون مین جس کی عبارت حیرت صاحب نے کاٹ کر بیموقع نقل کی ہی اور جس کے ذریعہ سے
دہوکہ دینی کی غرض سے انہون نے یہ ظاہر کیا ہی کہ گویا حضرت اقدس نے چیلنج منظور
کر لیا ہی جا بجا الفاظ مرزا صاحب حضرت جی حضرت اقدس وغیرہ اس طرح سے
استعمال کئے گئے تھے جو صاف طور پر ظاہر کرتے تھے کہ وہ مضمون حضرت اقدس
کے کسی خادم کا ہی لیکن حیرتی منطق جس پر مذکورہ بالا قصہ صادق آتا ہی یہ بات تسلیم
نہین کر سکتے اس لئے کہ اول تو مضمون مرزا صاحب کے متعلق تھا دوم قادیان کے
اخبار مین شایع ہوا تھا۔ آفرین ہی میان حیرت صاحب کی اس منطق پر۔ اب کون اس بات
سے انکار کر سکتا ہی کہ میان حیرت کا یہ بیان کہ "مرزا صاحب نے مناظرہ قبول کیا" خطرناک
جھوٹ ہی اور پھر اسی مضمون مین حیرت زدہ ہوکر اور مرزا صاحب کو مخاطب کرکے
یہ بات دریافت کرنا کہ "البدر والا مضمون آپکا ہی یا آپ کے کسی مرید کا" ایسی چالبازی
اور فریب ہی جو عمداً وارادتاً ناظرین کرزن گزٹ کو دھوکہ دینے اور کچھ عرصہ تک پبلک کے
سامنے اچھل کود کرنے کی غرض سے سرزد ہوا ہی۔ حیرت صاحب کی اس چالبازی پر بعض اخبارات
نے بھی انکو ملامت کی ہی اسجگہ صرف "اہل حدیث" کے مضمون کی نقل حاشیہ* پر ہدیہ ناظرین
کرتا ہون جس کے اڈیٹر مولوی فاضل ثناء اللہ صاحب ہین جو ہماری جماعت کے سخت

حاشیہ* چنانچہ آپ نے کرزن گزٹ کے کئی ایک پرچون مین لکھ مارا ہی کہ مرزا صاحب
قادیانی نے لاہور مین آن کر ہمسے مباحثہ کرنا منظور کر لیا ہی پس ہم تیار ہین مرزا صاحب

مخالف ہین اخبار مین بھی ہماری مشن کے متعلق ہمیشہ نظر عنایت کرتے رہتے ہین اور چند رسائل بھی مخالفت مین شایع کر چکے ہین تاہم انہون نے بطور ثالث حیرت صاحب کی اس چالبازی کو تاڑ لیا۔ اس سے ہر ایک شخص اندازہ کر سکتا ہی کہ جس نے فریقین کی تحریرات دیکھی ہونگی وہ فوراً حیرت صاحب کی چال کو سمجھ لیگا۔ ایک اور بات بھی قابل غور ہی کہ حیرت صاحب البدر کے تمام پرچہ سلسلہ وار دیکھتے رہے ہین اس لیئے یہ بات یقینی اور قطعی ہی کہ جس کسی نے حیرت صاحب کو چیلنج دیا تھا وہ شخص اُن کے علم مین تھا اور یہ بات مفصلہ ذیل بیانات سے ظاہر و ثابت ہی۔ حیرت صاحب کی تردید مین میری مضامین کا سلسلہ حیرت کی حیرانی کی سرخی سے البدر مورخہ ۸ فروری ۱۹۰۵ء سے شروع ہوا ہی پہلے ہی مضمون کے عنوان پر "مرسلہ منشی عبد العزیز دہلوی" لکھدیا گیا تھا تاکہ آئندہ بار بار ہر ایک ہفتہ کے مضمون کے بعد نام نہ لکھنا پڑے۔ مضمون کے شروع مین نام کا لکھا جانا اور پھر ایک ہی سرخی سے ہر ہفتہ کے اخبار مین مضمون کا شایع ہونا اول تو یہی کافی تھا لیکن اس کے علاوہ مضمون کے ابتدا مین مختصر سی تمہید لکھدی گئی تھی جس کو پڑھ کر ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہی کہ مذکورہ بالا سرخی کیساتھ جو مضمون کا سلسلہ جاری ہوگا۔ وہ تمام اسی شخص کی تحریر ہوگی جس کا نام

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۷) تاریخ مقرر کرین یہ کرین وہ کرین۔ چنانچہ حال ہی مین ۱۵ اپریل کے کرزن گزٹ مین لکھتے ہین کہ محمد افضل اڈیٹر البدر قادیان نے ہمین مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کیطرف سے مناظرہ کی دعوت دی تھی" حالانکہ انصاف یہ ہی کہ افضل مذکور نے جو دعوت مباحثہ دی تھی وہ اپنی طرف سے دی تھی وہ خود مباحثہ کو تیار تھا نہ کہ مرزا قادیانی جیسا کہ مرزا حیرت صاحب کا بیان ہی۔ تعجب ہے کہ مرزا حیرت

ابتدائی مضمون کے شروع مین لکھدیا گیا ہی۔ مین اس ابتدائی مضمون کی تمہیدی عبارت ذیل مین نقل کر دیتا ہون جس سے ناظرین میرے بیان کی صداقت معلوم کر سکتے ہین۔

حیرت کی حیرانی

مرسلہ منشی عبد العزیز دہلوی

مذکورۃ العنوان نام سے ایک رسالہ لکھا گیا ہی جس کے دو حصہ لکھکر ختم کر دئے ہین۔ حصہ اول ۳ جزو کے قریب کاپی نویس لکھ چکا ہی اور چھپنا بھی شروع ہو گیا ہی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۸) ۲۳ مارچ کے پرچے مین خود لکھتے ہین کہ "داب مین مرزا صاحب (قادیانی) سے دریافت کرنا چاہتا ہون کہ ۱۳ کے البدر مین یہ مضمون آپ نے تحریر فرمایا ہی یا آپ کے کسی مرید نے کیونکہ مضمون کے آخیر مین کسی کا نام نہین" یہ عبارت مرزا صاحب دہلوی کی ہمین کئی وجوہ سے حیرانی مین ڈالتی ہے ایک تو یہ کہ آپ خود ہی اس امر مین متامل ہین کہ یہ دعوت مباحثہ کس کی جانب سے ہی پھر اس عدم یقین ہونے پر بھی آپ کس تیقن سے ۸ اپریل کے پرچہ مین لکھتے ہین کہ "مرزا غلام احمد کی طرف سے مناظرہ کے متعلق ابھی تک کوئی جواب نہین آیا۔ حالانکہ مرزا صاحب نے اپنے اخبار البدر مین تو بہت دہوم دھام مچائی تھی مگر جب ہم تیار ہو گئے تو مرزا غلام احمد صاحب کو سانپ سونگھ گیا۔" دوسری وجہ حیرانی یہ ہی کہ مرزا حیرت جیسا کہنہ مشق اڈیٹر اپنی غلطی کرے کہ یہ بھی نہ سمجھے

فروری یا مارچ کے آخیر تک حصہ شایع ہو جاویگا اس کے شایع ہوتے ہی دوسرا حصہ بھی کاپی نویس کو لکھنے کیواسطے دیدیا جاویگا۔ پہلے حصہ مین حضرۃ اقدس سے بیعت کرنیکی مختصر کیفیت۔ رسالہ کے لکھنے کا سبب۔ حضرت اقدس کی ۱۸۹۱ء مین دہلی تشریف آوری۔ حیرت صاحب کا مسیح موعود۔ اور بعدہ مجدد وغیرہ ہونے کی تمامی اُن کے دلائل اور پھر خودبخود ان دعاوی سے انکار اور احمدی جماعت پر بہتان۔ نیز اس زمانہ کے متعلق حضرت اقدس پر حیرت صاحب کے اعتراضات کے جواب دئے گئے ہین دوسرے حصہ مین ۱۹۰۴ء مین جو نکتہ چینیان حضرت اقدس پر کی ہین۔ اُن کے متعلق بحث کی ہی یہ رسائل عنقریب ہی شایع ہون گے۔ اس لئے ۱۹۰۴ء کے خاتمہ تک جو مضامین حیرت صاحب شایع کر چکے ہین۔ ان پر البدر کے ذریعہ دوبارہ بحث کرنی ضروری نہین معلوم ہوتی ہی۔ پس ۱۹۰۵ء مین جو نکتہ چینیان حیرت صاحب کرین گے اُن کی بابت میرا ارادہ ہی کہ تیسرے حصہ مین اُنکا جواب دون اس حصہ کے شایع ہونے مین عرصہ لگیگا۔ دوم یہ بھی خیال ہی کہ حیرت صاحب کی تازہ بتازہ نکتہ چینیون کا جواب تازہ بتازہ اُن کو پہونچتا رہے۔ اسلئے اب البدر کا سلسلہ مضامین۔ حیرت صاحب کی اُن نکتہ چینیون کے جواب سے شروع کیا جاتا ہی جو ۱۹۰۵ء کے شروع سے انہون نے شایع کی ہی۔ میرا ارادہ ہی کہ اب سلسلہ وار جواب دئے جاوین۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۹) کہ جس مضمون کے اول آخر کسی کا نام نہین ہوتا وہ یقیناً اڈیٹر ہی کا ہوتا ہی یا اڈیٹر کا سمجھا جاتا ہی پھر آپ کو کیون تردد پیدا ہوا کہ مضمون دعوت مندرجہ البدر جس پر آپ خود ہی مانتے کہ کسی کا نام نہین۔ کسکا ہی مرزا قادیانی کا یا اڈیٹر البدر کا۔ اہلحدیث مورخہ

اور خاص خاص باتون پر توجہ کیجاوے کیونکہ اخبار کے مختصر کالمون مین فقرہ فقرہ وار سطر سطر کا جواب دیے جانے کی گنجایش نہین ہوسکتی ہے اس طرح سے جو کچھ کمی ہے جاوگی وہ بعدہ رسالہ کے ذریعہ پوری کردی جاوے گی " البدر مورخہ ۸ فروری ۱۹۰۵ء

البدر اور کرزن گزٹ کی اسقدر طویل عبارتین مین نے صرف اس غرض سے نقل کی ہین کہ ہر ایک شخص جو چیلنج کے متعلق اصل واقعات سے واقف ہوجاوے اور حیرت صاحب کی منشیانہ چالاکیونکو سمجھے جو عبارت البدر سے یہ میرے مضمون کی ابتدا تھی جس کے شروع مین میرا نام بھی موجود تھا اور اسی سرخی سے برابر سلسلہ وار مضامین لکھے گئے تھے سرسری نظر سے بھی جو شخص ان مضامین کو پڑہیگا وہ حیرت صاحب کی مذکورہ بالا دہوکہ دہی کو سمجھ لیگا کہ حضرت اقدس کی بابت چیلنج کے منظور کرنے کا بیان کیسا شرمناک جھوٹ ہے حیف ہے حیرت صاحب کے ایسے دہوکہ دینے والی تحریرات پر اور افسوس ہے انکی منشیانہ چالبازیوں پر مشاہیر مین سے ہر ایک کو چیلنج دینے کی حالت مین میان حیرت ہمیشہ اسی قسم کے منشیانہ چالاکیوں اور دہوکہ دہیوں سے کام لیتے رہے ہین جنکو محقق اور مبصر اچھی طرح سے سمجھتے اور جانتے ہین ۔ صرف ان بہولے بھالے لوگون کی آگاہی کیواسطے جو حیرتی ہتکھنڈون کو سمجھ نہین سکتے ہین یہ مختصر بحث کرنی ضروری تھی تاکہ وہ ایسے جو فروش گندم نماؤن سے بچتے رہین اور دہوکہ نکھاوین ۔ بہرحال چونکہ حیرت صاحب نے مناظرہ کے واسطے مستعدی ظاہر کرکے یہ لکھدیا ہے کہ دو مرزا صاحب ہون یا ان گنگوہی عمر بہین مناظرہ کیواسطے تیار ہون " اس لیئے اب انکو چاہیئے کہ اول ہمارے ان رسائل کے جواب لکھکر جلسہ عام مین آئین تاکہ اس طرح سے وہ انعام حاصل کرین اس کے ساتھ ہی اگر انکو مناظرہ کا بھی شوق ابھی باقی ہے تو جسن بار سے مین

مین نے انکو چیلنج دیا تھا یا جو جو نکتہ چینیاں انہون نے اب تک کی ہین اُن مضامین مین
مناظرہ کرکے بھی اپنی دل کی نکال لین۔ میان حیرت کی یہ درخواست کہ حضرت اقدس
خود مناظرہ مین شامل ہون یا کوئی تحریر انکو دین یہ بالکل فضول اور غیر ضروری ہی
اسلئے کہ حیرت صاحب جو کچھ ہین ہم اُس سے بخوبی واقف ہین اور جو کچھ آنکے پاس تھا اس تمام
لغویات کا حسن و قبح نکتہ چینیون کے ذریعہ سے ظاہر بھی کر چکے ہین طرفین کی تمام
تحریرین اب پبلک مین شایع ہو چکی ہین جس سے گریز ممکن نہین ہی۔ بہت کچھ یک
طرفہ تحریرات سے اُبہال کود مچائی تھی کہ مرزا صاحب کے مُرید مقابلہ مین نہین آتے ہین
انکو سانپ سونگ گیا ہی اب صاف طور پر ثابت ہوجاویگا کہ سانپ کسکو سونگ
گیا ہی اور کون تاب مقابلہ نہین رکھتا ہی۔

شق دوم

حیرت صاحب کی کتب پر سرسری نظر

اس رسالہ کی ابتدا مین مین نے میان حیرت کے چیلنج کے دو شقون کا ذکر کیا تھا جن کی
بابت اس رسالہ مین بحث کی گئی ہی پہلی شق ختم ہو چکی ہی اب مین دوسری شق کیطرف
متوجہ ہوتا ہون جسکے دو حصہ ہین اول یہ کہ میان حیرت نے اپنا ایک خاص مضمون پیش
کرکے لکھا ہی کہ "ہم تمہارے مقابلہ مین اپنی مقدمہ تفسیر الفرقان پیش کرتے ہین اور دعوی
کرتے ہین کہ اگر اس کے کل مضامین مین سے ایک کی مثل بھی لکھ دے تو پانچسو روپیہ انعام
دیتے ہین مگر آپ چند سطرین بھی نہین لکھ سکتے۔ یہ ہماری وہ کتاب ہی جس کی تصنیف
پر ہمین بہت بڑا ناز ہی اور جسکی نسبت ہم یہ دعوی کرتے ہین کہ مرزا صاحب مع اپنے

کل مریدون کے بھی اگر زور لگائین تو ایسی چند سطرین نہین لکھ سکتے ہین آپکو ابھی تک
نہ دعوی مین تمیز ہی نہ دلیل مین نہ تمہید اور واقعات مین آپ کی کل کتابین دراصل
تمہید ہی تمہید ہین عبارت کی بے ربطی الفاظ کی سختی اور مضامین کا بے جوڑ ہونا آپکی
دہقانی حالت کا نقشہ کھینچتا ہی" کرزن گزٹ مورخہ یکم جولائی سنہ ۱۹۰۵ء
حیرت صاحب کی لن ترانیون مین سے جو ان تحریرات سے ثابت ہوتی ہین پہلا حصہ یہی ہی جو اوپر بیان کیا ہے
دوم یہ ہے کہ حیرت صاحب نے اپنی کل تصانیف کو پیش کر کے ان الفاظ مین شیخیان
ماری ہین وہ ہم مرزا صاحب سے بیس حصہ زیادہ شہرت رکھتے ہین انکی تصانیف کی
تعداد سے زیادہ ہماری تصانیف کی تعداد ہی ہم اُن سے کسی بات مین ہیٹے نہین
ہین........ الخ کرزن گزٹ مورخہ ۸ جولائی سنہ ۱۹۰۵ء
یہ ہی دوسرا حصہ حیرت صاحب کی لن ترانیون کا ان دونون کی بابت اب مین علیحدہ علیحدہ بحث کرتا ہون
حیرت صاحب کی پیش کردہ مضمون کی بابت البدر مورخہ قادیان ۱۷ و ۲۴ نومبر سنہ ۱۹۰۴ء
مین مینے مختصر بحث کر کے حیرت صاحب سے چند امور دریافت کئے تھے اور ارادہ ظاہر
کیا تھا کہ جب تم ہماری ان باتون کا جواب دے لوگے تب ہم رسالہ مین اس مضمون
پر تفصیلی بحث کرین گے۔ میان حیرت نے اور چند غیر ضروری باتون کا جواب دیا لیکن
ان امور پر توجہ نہ کی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ انہون نے ہمارے اعتراضات کو تسلیم
کر کے اپنے مضمون کے لغویت اور اپنی تمام دعاوی کو مجنونانہ بڑ تسلیم کر لیا ہی وہ
تمام اعتراضات کسی قدر وسعت کیساتھ مین پھر اسجگہ لکھ دیتا ہون تا کہ اگر حیرت صاحب
اُن کا کچھ جواب دیدیوین گے تو اپنے رسالہ کے آئندہ کسی حصہ مین اس مضمون پر مین
تفصیلی بحث کرون گا ورنہ ایسے لغو مضمون کی بابت جسکی لغویت پر خود میان حیرت

نے اپنی خاموشی سے مہر کردی ہو زیادہ کشادگی سے بحث کرنا مفت مین وقت ضایع کرنا ہی۔

حیرت صاحب کے اس مضمون "وحی نبوت" کی بابت ہمارے اعتراضات یا سوالات مفصلہ ذیل ہین۔

(۱) آپ نے مضمون ختم کرنے کے بعد ۸ اگست سنہ ۱۹۰۷ء کے اخبار مین لکھا ہے کہ "ہم نے تفسیر الفرقان کے پیکل مضمون نقل کیا ہی اگرچہ وید مقدس کے متعلق ایک بڑا حصہ ترک کردیا ہی تو بھی کچھ نہ کچھ معجزہ اور نبوت کے اس سلسلہ وار مضمون سے ضرور واقفیت ہو گئی ہوگی"، پس میرا سوال یہ تھا کہ کتاب مین یہ تمہارا مضمون ۵۹ صفحون پر ہی جس مین سے صرف ۱۴ صفحہ نقل کئے ہین اور ۴۵ صفحون کو فضول سمجھکر خود ترک کردیا ہی لیکن ہم دیکھتے ہین کہ ان ابتدائی ۱۴ صفحون مین سوائے فلاسفرون کے مدہرانہ خیالات کی نقل کی۔ اور کچھ بھی نہین ہی کسی حدیث کا لکھنا تو درکنار لفظ حدیث تک بھی مضمون مین استعمال نہین ہوا ہی۔ قرآن شریف کی کسی آیت سے استدلال کرنا تو درکنار قرآن شریف کا نام بھی صرف ایک جگہ نہایت بھونڈے اور کریہ مفصلہ ذیل الفاظ مین لیا ہی۔

"قرآن مجید نے اگرچہ معجزہ نبوت الہام اور وحی کو صاف طور پر بیان کیا ہی لیکن سوائے الفاظ کے ظاہری مطالب کے اور کیا خاک سمجھ مین آتا ہی" ایسی بات سمجھ مین نہین آتی کہ معجزہ اور نبوت کے مضمون کو قرآن و حدیث سے ثابت کرنے کے بجائے صرف مدہرانہ خیالات کو نقل کردینا کافی سمجھ لیا ہی اور یہی خیالات حیرت صاحب کے دقائق و معارف ہین تو ایسے لغو اور بیہودہ خیالات پر تفصیلی بحث کرنا تضیع اوقات ہے۔

(۲) آپ نے حضرت اقدس پر نکتہ چینی کرکے لکھا ہی کہ تمہاری کل تحریرات تمہید ہی تمہید

ہین لیکن معلوم ہوتا ہی کہ تم یہ سمجھ بھی نہین سکتے ہو کہ تمہید کسکو کہتے ہین اس لئے کہ تمنے جس قدر یعنے جس صفحہ تک اپنا چلنج والا مضمون کتاب سے اخبار مین نقل کیا ہی اس موقع سے اٹھارہ صفحہ کے بعد کتاب مین لکھتے ہو کہ "یہ اس اہم اور عظیم مسئلہ نبوت و معجزہ کی تمہید ہی جو ہمنے ابتک بیان کی ہی" گویا کتاب کے ۵۹ صفحون مین سے ۴۲ خود تمہارے بیان کے موافق تمہید ہوئی ۔ اس حساب سے تمنے نصف تمہید ہی مضمون بطور چلنج پیش کیا ہی جس مین سوائے متر ہرانہ خیالات کی نقل کے اور کچھ بھی نہین ہی جس سے تمہاری وحشت زدہ حالت کا اندازہ ہوتا ہی کہ سوائے لاف و گزاف اور لن ترانیون کے تمہارے پلہ اور کچھ بھی نہین ہی۔

(۳) اخبار کے مضمون کا جبکہ اصل مضمون کتاب سے مقابلہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ قریب ۸۰ کے اغلاط ہین یعنے کتابی مضمون مین اصلاح کرکے اخباری مضمون مین تمنے کچھ کا کچھ لکھدیا ہی اکثر جگہ تذکیر و تانیث اور وحدت و جمع کا بھی فرق کردیا ہی مثلاً ایکم اگست کے اخبار مین غور کو مؤنث لکھا ہی لیکن کتاب کے صفحہ ۴۸ پر جہان سے یہ مضمون نقل کیا ہی اسکو مذکر لکھا ہی اسی طرح سے وحدت و جمع کا بھی بہت فرق کیا گیا ہی مثلاً ان عقائد کی بجائے اس عقائد اور ان حرکات کی بجائے اس حرکات وغیرہ لکھا ہی ۔ اور بہت سے فقرے بے معنے ہین مثلاً کتاب کے صفحہ ۱۴ پر لکھا ہی "ہمیشہ سے یہی ہوتا چلا آتا ہی اور ہمیشہ تک یہی ہوتا چلا آئیگا" حالانکہ ہوتا چلا جائیگا ہونا چاہیے تھا۔

ان مذکورہ بالا ۸۰ اغلاط مین ہمنے وہ غلطیان شامل نہین کی ہین جنپر کاتب کی غلطی کا احتمال ہوسکتا تھا اور جو قریب ۲۵ کے ہین مثلاً اشلوکون کے بجائے اشکولون

جون جون کی بجائے جوجو۔ اختیار کے بجائے اختیاد۔ خدائے قادرِ مطلق کے بجائے خدائے قادر مطلق پھلانگ کے بجائے پھلانگ حکیم کے بجائے حلیم وغیرہ وغیرہ صرف ایسے اغلاط یا اصلاح جونکو ہمنے شمار کیا ہی جنپر کاتب کی غلطی کا احتمال ہی نہین ہوسکتا ہی اسلیئے ایک ہی مضمون کو دو جگہ نقل کرنے کی حالت مین ایک جگہ کی اردو دوسری جگہ کی تردید کرتی ہی قبل اسکے کہ کسی قسم کی بحث کی جاوے اس مضمون کو صحیح طور پر تیسری دفعہ نقل کرنا چاہیئے تاکہ مضمون کے ردّوا ور ہر ایک پہلو پر قطعی بحث کی جاسکے۔

(۴) تمنے حضرت اقدس کی بابت لکھا ہی کہ "تمہاری عبارت کی بے ربطی اور مضامین کا بے جوڑ ہونا تمہاری دہقانی حالت کا نقشہ کھینچتا ہی" لیکن اس مضمون کے نقل کرنے مین عجیب ترمیم و تنسیخ اور حذف و زیادت سے کام لیا ہی یعنے ۲۳ جولائی کے اخبار مین کتاب کے صفحہ ۱۲ سے مضمون شروع کیا ہی لیکن تھوڑا سا نقل کرنے کے بعد ۵ صفحہ پھلانگ کر جھٹ صفحہ ۱۷ پر جا پہونچے اور پھر چند سطرین لکھکر یکدم پیچھے ہٹے اور صفحہ ۱۴ پر آگئے یکم اگست کے اخبار مین کتاب کے ۱۶ صفحہ سے مضمون شروع کیا لیکن کسی قدر لکھنے کے بعد ۴ صفحہ پیچھے جا پہنچے اور ۱۲ صفحہ کی کسی قدر عبارت نقل کر دی اس صفحہ کی تھوڑی سی عبارت نقل کرکے جھٹ ۱۹ صفحہ پر جا کودے اور ہر ایک موقع پر عبارت کو مسلسل کرنے کی غرض سے حذف و زیادت سے کام لیا۔ تمکو اپنی عبارت کے بار بط اور جوڑدار ہونے کا دعوی تو بہت کچھ ہی لیکن جو مضمون چیلنج کے طور پر پیش کیا ہی اسکی خود اپنی ہی ہاتون سے ایسی مٹی پلید کی ہی جس سے ایک مضمون خواہ کتاب والہ یا اخبار والہ ضرور بے ربط اور بے جوڑ ثابت ہوتا ہی جب تک تیسرا مضمون پھر نہ لکھو کسطرح سے

تمہارے مضمون کے بے جوڑ و بے تکا ہونے یا نہونے کی بابت قطعی رائے قائم کی جا سکتی ہو یہ ہی حیرت صاحب کے پیش کردہ مضمون کی لغویت ناگفتہ بہ حالت ۔

جبکہ اِس پیش کردہ مضمون کی یہ حالت ہو کہ نہ اُس مین قرآن شریف و حدیث سے بحث کی گئی ہو۔ بلکہ تدبرانہ خیالات کو جمع کر دیا ہو اور نہ اِسکی اردو درست ہو اور جو بالکل بے جوڑ اور بے تکا ہو تو جب تک حیرت صاحب اُسکو سہ بارہ وہی اطمینان کے ساتھ نہ لکھین وہ کب اِس قابل ہو کہ اس کے ہر ایک پہلو پر بحث کی جاوے اسلئے حیرت صاحب اور اُنکی اس مضمون کی حیرت زدہ حالت کو اسی طرح سے چھوڑ کر اِس دوسری شق کے دوسرے پہلو پر یعنے حیرت صاحب کی کتب کے مضامین پر کسی قدر کشادگی سے غور کرکے دکھاتا ہون کہ اُن مین کس قدر رطب و یابس کا ذخیرہ بھرا ہوا ہو۔ گو حیرت صاحب نے اپنے اُن کتب کی فہرست پیش نہین کی ہو جنپر وہ اکڑتے اور اتراتے ہین لیکن مین نہایت کشادہ پیشانی اور فراخ دلی سے ان کے کثیر التعداد مصنفہ ناولون مثل الف لیلہ دینار ازدو پیرنا بالغ وغیرہ یا بعض بے معنے اور مہمل سوانح عمریون کو۔ نظر انداز کرکے صرف مقدمہ ترجمہ و تفسیر حیرتی اور سیر محمدیہ و سیرۃ الرسول جو در اصل اُنکی لن ترانیون اور خود پسندی کا باعث ہین۔ اُنہین کے مضامین پر بحث کرونگا۔ اصلی بحث شروع کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہو کہ ہر ایک کتاب کی بابت کسی قدر تمہیدی حالات لکھدی جاوین جس سے یہ معلوم ہو جاوے کہ اُن مین سے ہر ایک کا علحدہ علحدہ میان حیرت کے نزدیک کیا پایہ ہو۔

(۱) سیرۃ محمدیہ ۔ اِس کتاب کے صفحات ۱۱ و ۱۲ پر جو لن ترانیانکی ہین اُن کو قلم انداز کرکے ایک بڑی بات پر توجہ کرتا ہون جو یہ ہو کہ اسکے ٹائٹل یعنے سرورق پر

میان حیرت نے لکھا ہی - ذلک الکتاب لاریب فیہ لیکن ذٰلک الکتاب کی بابت تفسیر حیرتی صفحہ ۳ پر لکھا ہی ذلک سے کلام عرب مین اُس چیز کیطرف اشارہ کرتے ہین جو دور ہوتی ہی اُس کے مقابلہ مین ہذا ہی جو نزدیک کی چیز پر بولا جاتا ہی - الکتاب مین الف لام عہد کے لیے ہی یعنے اس سے وہ کتاب مراد ہی جسکی خبر کتب سابقہ مین دیگئی ہی" اب ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ جس حالت مین ذٰلکتاب کا مفہوم خود حیرتی تفسیر کے موافق ایسی کتاب ہے جسکی خبر کتب سابقہ مین دی گئی ہو تو سیرۃ محمدیہ کا پایہ یہ کس طرح سے ہوگیا کہ وہ بھی ذٰلک الکتاب بنگئے * خیر خواہ کچھ بھی ہو بہرحال حیرت زدہ منطق کے موافق انکی یہ کتاب آسمانی کتب کا ہم پلہ ہی -

(۲) **سیرۃ الرسول** - اس کتاب کی خوبیونکی بابت حیرت صاحب کے دعاوی اس رسالہ کے حصّہ اول صفحہ ۶۰ پر مین لکھ چکا ہون سوال یہ ہوتا ہی کہ اس مین اور سیرۃ محمدیہ مین فرق کیا ہی جبکہ دونون رسول اللہ صلعم کی سوانح عمریان ہین خود حیرت صاحب

حاشیہ* میان حیرت تمہاری اس ایمانداری پر سخت افسوس ہی کہ تمنے ہماری جماعت اور حضرت اقدس کو صرف اس لیے مغلظات گالیان دی ہین کہ احمدی جماعت اُم المومنین کا لفظ حضرت اقدس کی بیوی صاحبہ کیواسطے استعمال کرتی ہی - تم ایمانداری سے سوچو اور اگر تمہارے حواس درست ہین اور عقل و انصاف سے کچھ بھی تمکو حصہ ملا ہی تو غور کرو کہ جب سیرۃ محمدیہ جیسے کتاب کی بابت جسکے کسی قدر مضامین کی حقیقت آگے چلکر ظاہر کردی جاتی ہے اور جسکی خبر سابقہ کتب مین سے نکالکر تمنے آج تک پیش نہین کی ہی ذٰلک الکتاب کہدینا تمہاری مسلمات مین سے ہی - تو احمدی جماعت کو ام المومنین کہنے سے گالیان دینا تمہاری

کے بیان کے موافق دونون مین صرف تین باتون کا فرق ہے جسکو سیرۃ الرسول حصہ اول صفحہ ۱۰ اور حصہ دوم صفحہ ۵۷ پر ظاہر کیا ہی اور وہ یہ ہی اول سیرہ محمدیہ مین الفاظی شوکت سے کام لیا ہی لیکن سیرۃ الرسول کی اردو اس قسم کے عیبون سے پاک ہے نہ اسمین صفت موصوف کو زیادہ صرف کیا ہی نہ بیہودہ اضافتون اور استعارات کو۔ دوم سابق الذکر کا طرز استدلال قدیمی طرز کا ہی جو ختم نہین ہوتا صرف علما اس سے فائدہ اٹھاتے ہین لیکن سیرۃ الرسول کا طرز استدلال جدید طرز کا ہی سوم سیرۃ محمدیہ مین ہزارہا واقعات نظرانداز ہو گئے ہین لیکن سیرۃ الرسول ایک کامل سوانح عمری ہی جس مین چھوٹی یا بڑی کوئی بات ایسی نہین چھوڑی ہی کہ کسی شخص کو اور نئی سوانح عمری لکھنے کی ضرورت باقی رہے۔

حیرت صاحب کے ان بیانات سے یہ بات معلوم ہو گئی ہی کہ دونون کتب مین سے کوئی بھی منسوخ نہین ہوئی ہی بلکہ ایک دوسری کی تکمیل کرنے والی ہی۔

(۳) ترجمہ تفسیر حسینی کی بابت حیرت صاحب گزٹ مورخہ ۲۳ ستمبر سنہ پر لکھتے ہین کہ "ہر لفظ پر پوری غور کی ہی تمام رسمیہ تفاسیر سے مدد لی ہی کسی لفظ کا تفسیری یا نحوی مفہوم نہین چھوڑا ہی۔ جو تفسیر حاشیہ پر چڑھائی گئی ہی وہ جیسے

حاشیہ ※ جسکی نظیر ناظرین حصہ اول صفحات ۶۱ و ۶۲ مین زید کے عالم و فاضل اور بنزجاہل نحوی کی بابت بخوبی ملاحظہ فرما چکے ہین۔

حاشیہ × اس دعوی کی بیہودگی ترجمہ کے پڑھنے والے ہی خوب سمجھ سکتے ہین اور اچھی طرح سے جانتے ہین کہ اسکی بسم اللہ ہی غلط ہی چنانچہ تقریباً تمام جگہ ترجمہ کیا گیا ہی

مختصر ہو ویسی ہی جامع ہی الحمد للہ قرآن شریف کی تمام تفسیر مین صرف صحیح احادیث سے مدون ہی،، کرزن گزٹ مورخہ ۱۵ استمبر سنہ ۱۹۰۳ پر لکھا ہی وہ ایسی تفسیر بالحدیث آج تک اسلامی دنیا مین نہین لکھی گئی جہانتک ہوسکا ہو تفسیر بالحدیث کے متعلق کوئی پہلو نہین چھوڑا ہی،،

مقدمہ تفسیر اس کتاب کے اشتہار کا سلسلہ ابتدأ سنہ ۹۹ سے جاری ہوا تھا سب سے پہلا اشتہار اخبار چودہوین صدی مورخہ ۲۳ جنوری سنہ ۹۹ مین شایع ہوا تھا جس مین لکھا تھا کہ وہ تفسیر کا بہت بڑا حصہ مین تیار کرچکا ہون۔ پھر گزٹ مورخہ یکم مئی سنہ ۹۹ پر تحریر فرمایا ہی۔ وہ ہمنے مقدمہ تفسیر شروع کیا ہی اور چاہتے ہین کہ تمام پیچیدہ مسائل اور اسلام کے اہم معاملات اس مقدمہ مین ختم کردین تاکہ تفسیر مین سوائے مختصر باتون کے طویل بحث نہ کرنی پڑے مقدمہ تفسیر ربانی مطالب کے قفل کھولنے کی کنجی ہوگی جو تیرہ سو برس سے ابھی تک کسی زبان مین نہین لکھی گئی ہمین اپنے خالق ارض و سما کی طرف سے ہدایت ہوئی ہی کہ اس بات کا اعلان کردین کہ ہماری تفسیر عام مذاق کو پورا کرینگی،، غرض مقدمہ تفسیر اور تفسیر وغیرہ کے اشتہار بازی کا سلسلہ ابتدأ سنہ ۹۹ سے شروع ہوکر سلسلہ وار ان کے شایع ہوتے تک جاری رہا ان اشتہارات کو غور سے پڑھنے سے چورکی

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۴۹۔ وہ شروع کرتا ہون مین اللہ کے نام کے ساتھ،، اس ترجمہ سے قرآن شریف مردون کے لئے مخصوص کرکے بچاری عورتون کو اس سے محروم کردیا ہی سمجھہ مین نہین آتا ہی کہ ایسے ترجمہ کی بابت یہ دعوی کس طرح سے کرلیا گیا ہی۔

ڈاڑھی مین تنکا والی مثل حیرت صاحب پر بالکل صادق آتی ہی اسلئے کہ گزٹ مورخہ ۱۵ فروری سنہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۷ کالم ۳ پر (اور اس کے علاوہ اور کئی مقامات پر بھی) وہ لکھتے ہین ،، مقدمۂ تفسیر کا گیارہوان اور بارہوان رسالہ سلسلہ وار وقت معینہ پر شایع ہوجاوینگے اس کے بعد قرآن مجید کی تفسیر مع ترجمہ (جو میرا ہی کیا ہوا ہی) شایع ہوگی۔ بات یہ ہی کہ اصلی اور حقیقی واقعات جو کسی شخص کے ذہن مین ہوتے ہین وہ رنگ لائے بغیر نہین رہ سکتے خیال کیا جاسکتا ہی کہ جس حالت مین اشتہارات کا سلسلہ عرصۂ دراز سے جاری تھا تو ۱۵ فروری سنہ ۱۹۰۱ء کے اخبار مین مضمون لکھتے لکھتے خط وحدانی والی عبارت کے لکھنے ضرورت ہی کیا تھی خواہ ہم اپنے اس اصول کی وجہ سے کہ ذاتی واقفیت کی بنا پر اس رسالہ مین کچھ نہ لکھین گے ایسی باتون کے لکھنے سے پرہیز بھی کرین لیکن حیرت صاحب کی اس قسم کی اضطراری حالت اپنی مختلف دیگر تحریری شہادتون کے ساتھ خود اس بات کا اقرار کرتی ہے کہ یہ کام یعنے تفسیر اور ترجمہ کسی کرایہ کے آدمی کا ہی بہر حال اِن کتب کے متعلق اسقدر تمہیدی بیانات لکھنے کے بعد اب اُن کے بعض مضامین کا باہم دو کالمون کے ذریعے مقابلہ کرتا ہون۔ مین اپنی طرف سے جو ریمارک کرون گا اسکو خط وحدانی مین لکھون گا تاکہ حیرتی مضامین سے وہ علحدہ رہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۰) کہ وہ ہر لفظ پر پوری غور کی ہے اور کسی لفظ کا تفسیری یا لغوی مفہوم نہین چھوڑا ہے ،، معلوم ہوتا ہے کہ غیرت ایمانی بالکل جاتی رہی ہے۔ جو ایسی باتین منھہ سے نکلتی ہین۔

عاشق

(۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
کے بہتان کی بابت تفسیر حیرتی کے
بیانات

تفسیر حیرتی پارہ ۱۸ سورہ نور صفحہ ۸۰۵ آیت ۲۸۷ لغا

ان الذین جاؤ یہاں سے اس بہتان کا قصہ
شروع ہوتا ہے جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا پر لوگون نے لگایا تھا یہ اٹھارہ آیتین
باجماع امت حضرت صدیقہ کے حق مین
نازل ہوئی ہین اس سے انکی بڑی فضیلت
اور بڑی منقبت نکلتی ہے اس سے بڑھکر اور کیا
ہوگا کہ انکی پاکی قرآن مجید مین مذکور ہے عصبۃ
منکم یعنے مسلمانون کی ایک جماعت نے
یہ تہمت لگائی تھی حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا کہتی ہین کہ وہ لوگ یہ تھے عبداللہ بن
ابی منافق حسان بن ثابت۔ زید بن رفاعہ
مسطح حمینہ بنت جحش اس واقعہ کی تفصیل
حضرت عائشہ صدیقہ سے اس طرح مروی
ہے کہ مین ایک غزوہ مین بعد پردے کا حکم
نازل ہوجانے کے آنحضرت صلعم کے ہمراہ

(۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
کے بہتان کی بابت مقدمہ تفسیر حیرتی
کے بیانات

مقدمہ تفسیر حیرت صفحہ ۴۹۷۔

وہ روایتین کہ خود رسول کریم کے زمانہ مین
آپ پر تہمت لگائی گئی اور آپ کا ناقہ قافلہ
سے بھٹک کے ذرا پیچھے رہ گیا تھا اور پھر آپ
کی تطہیر کی نسبت وحی نازل ہوئی ایک
عجیب بے معنے قیاس ہے جسے بلا وجوہات
سنیون کے معتبر کتابون نے بھی تسلیم
کرلیا ہے نہ آپ کبھی قافلہ کے پیچھے رہ گئین نہ
آپ پر رسول کریم کے سامنے کوئی تہمت لگائی
گئی نہ آپ کی تطہیر کی نسبت کوئی وحی
نازل ہوئی یہ ساری باتین بعد ازان تراشی
گئی ہین اعلانہین فی الحقیقت صداقت سے
کوئی بھی تعلق نہین ہے۔ ہم ان روایتون پر
جب بالتفصیل بحث کرین گے اور انہین
نفس صداقت کی محک پر رکھ کے پرکھین
گے تو معلوم ہوجائیگا کہ حقیقت سے ان کو

تھی جب آپ کو اس سے فراغت ملی اور
آپ لوٹے اور مدینہ کے قریب آگئے اور اسدن
شب ہی سے آپنے کوچ کا حکم دیدیا تو
مین قضائے حاجت کیلئے جنگل گئی وہان
سے واپس آئی تو کیا دیکھتی ہون کہ میرا ہار
میرے گلے مین نہین ہے مین اسکے ڈھونڈنے
کو پھر واپس گئی اس اثنا مین لوگون نے
میرا ہودہ اٹھاکر اونٹ پر رکھ لیا اور
یہ سمجھے کہ مین اس مین موجود ہون چونکہ
کھانا اس زمانہ مین کم میسر ہوتا تھا اسلیئے
مین بہت ہلکی ہوتی تھی مین نے
وہان اپنا ہار پایا اور لوٹ کر آئی تو کوچ
ہو چکا تھا مین یہ سمجھکر کہ جب آنحضرت
مجھے وہان نہ پائین گے تو یہان ڈھونڈ
وائینگے وہین بیٹھ گئی اور نیند کے غلبہ مین
سو گئی صفوان لشکر کے پیچھے چھوڑ دیا
گیا تھا وہ صبح ہوتے میری جگہ پر پہونچا
اور اس نے مجھے پہچان لیا کیونکہ حکم پردے
کے نازل ہونے سے پہلے اسنے مجھے

کچھ بھی تعلق نہین ہے اور یہ ساری شرمناک
باتین صرف اس مخالف فریق کے معاندانہ
خیالات کا نتیجہ ہین جو مسلمانون مین خلیفہ
ثالث کے وقت سے پیدا ہو گیا تھا اور اسی
نے مصنوعی روایات کی اسقدر شہرت دی
کہ وہ درجہ تواتر تک پہونچ گئین اور عام طور
پر سب کو اس کا یقین ہونے لگا" (اس کے
بعد حیرت صاحب نے ہیات پر بحث کی ہے
کہ بہت سی روایات اس زمانہ مین وضع کی
گئی تھین اور اپنی طرف سے انکی پرکھنے
کیواسطے ایک معیار قائم کرکے لکھا ہے)
مقدمہ تفسیر حیرت صفحہ ۴۹۹....

ہم سب سے پہلے بی بی عائشہ کے
شرمناک واقعہ کو اپنے اصول متعارفہ
سے جانچ کرتے ہین اور دیکھتے ہین کہ
یہ کہان تک صحیح ہے زیادہ غور کرنے کے
بعد معلوم ہوا کہ کوئی ہمعصر شہادت
اس واقعہ کی نہین ہے کہ آپ کاروان سے
پیچھے رہ گئی تھین اور اس وجہ سے آپ

دیکھا تھا پس اُسنے انا للہ وانا الیہ راجعون
پڑھنا شروع کیا اور اس طریقہ سے مجھے
جگایا مین نے اُٹھتے ہی اپنا منہہ چھپا لیا
اللہ کی قسم نہ اسنے مجھ سے کوئی بات کہی نہ
مین نے اس سے کوئی بات سوائے انا للہ
کے سنی پس اُسنے اپنا اونٹ بیٹھایا اور
مجھے اسپر سوار کیا اور خود اُسکی نکیل پکڑکر چلا پھر
کیوقت ہم لشکر مین پہونچ گئے پس بعض
لوگون نے مجھے صفوان کیساتھ متہم کیا
آنحضرت صلعم کو بھی بدگمانی پیدا ہوگئی
اور آپ کا التفات میری طرف سے بالکل
جاتا رہا میری آنکھون سے ہر وقت آنسو جاری
رہتے تھے بخار بشدت مجھے آنے لگا
تھا آپنے میرے والد ماجد حضرت ابوبکر
صدیق کے گھر مین بھیجدیا تھا حضرت صدیق
بھی فرماتے تھے کہ اگر رسول صلعم تجھ سے
ناخوش ہی رہے تو مین تجھے اپنے گھر سے
نکالدونگا کیونکہ مین ایسے شخص کو اپنے
گھر مین نہین رکھنا چاہتا جس سے حضرت

پر کچھہ شبہہ ہوا تھا اور اگر فرض کرین کہ اس
واقعہ کی کوئی ہمعصر شہادت ہی بھی تو وہ
اسوقت قلمبند نہین ہوئی تھی بلکہ تیسری
صدی ہجری کے آغاز مین یہ واقعہ تحریر مین
آیا۔ اور جسوقت یہ واقعہ لکھا گیا وہ زمانہ
المامون کی سلطنت کا تھا جو معتزلی
تھا اور اسے اُس جیسے واقعہ کے لکھے
جانے کی زیادہ پروا نہین تھی۔ . . .

. . . .

منجملہ اور واقعات کے جن مین قطعی فرد گلنا ثبت
ہوئی حضرت صدیقہ بی بی عائشہ کا واقعہ
ہے عقل باور نہین کرتے کہ جو الزام آپ پر لگایا
جاتا ہی وہ نبی اور آپ کی نبوت اور بھی ام المومنین
کی حالت پر چسپان ہو جب نظر غور سے دیکھا
جاتا ہی تو یہ الزام اگرچہ ظاہر طور پر حضرت
بی بی عائشہ پر لگایا جاتا ہی مگر اصلی ملزم
(معاذاللہ) آنحضرت صلعم ہی ٹھیرتے ہین
کیونکہ حضرت صدیقہ نے کوئی جرم نہین کیا
تھا کوئی نافرمانی نہین کی بلکہ اتفاق سے

ناخوش ہون غرضکہ مہینہ بھر تک یہ
حال رہا اور مین جان بلب ہوگئی بس اللہ
پاک نے میری برارت مین یہ آیتین نازل
فرمائین چنانچہ آنحضرت صلعم نے ممبر پر
چڑھکر سب کو یہ آیتین سنادین اور حسان
اور حمنہ اور مسطح کو قذف کی سزا دی ابن
اُبی کو یہ سزا نہین دی گئی کیونکہ وہ منافق تھا
اس کی تالیف قلوب منظور تھی اور یہ بھی
منظور تھا کہ آخرت مین وہ اسکا مزا پائے

. . . . . . ولولا اذ سمعتموہ

بہتان لگانے والون پر عتاب فرماکر اب
عام مسلمانون پر جنہون نے اس بہتان
کو سُنکر سکوت کرلیا تھا اپنا غصہ ظاہر
فرماتا ہے کہ تمنے جب عائشہ صدیقہ کی تہمت
سنی تو فوراً سُنتے ہی کہ کیون نہ دیا کہ یہ
صریح افترا ہے اللہ تمہین نصیحت کرتا
ہے کہ ایسا کبھی نکرنا مگر افسوس شیعی اصحاب
جو حضرت صدیقہ پر سب وشتم کرتے
ہین انکی عقل کہان ہے وہ کیون نہین قرآن مجید

اُن کا اونٹ پیچھے رہ گیا تھا صرف اونٹ
کے پیچھے رہ جانے سے کسی کو کیا حق تھا
جو آپ کی طرف بدگمانی کرتا اور خیال مین بھی
کوئی بُرا نتیجہ پیدا کرتا جبکہ کسی نے کوئی شکایت
نہین کی تھی کسی نے کوئی عینی شہادت
نہین دی تھی پھر کیون اور کس وجہ سے ایسا
ہوا کہ محمد عربی صلعم جیسا جلیل القدر نبی
شبہ کرنے لگے اور شبہ بھی ایسا کہ دنون بات
نہ کرنے اور سخت متردد رہے کبھی اپنے
صحابہ سے مشورہ کرے کہ کیا کرون کبھی
بی بی عائشہ سے یہ کہے کہ تم توبہ کرو۔
پس معلوم ہوگیا کہ یہ ساری باتین گھڑی
ہوئی ہین اور انہین حقیقت سے کچھ بھی
تعلق نہین ہے۔

(اس کے بعد ان روایات کے بے سروپا
ہونے کی بابت طول طویل بحث کرکے
آخری نتیجہ مفصلہ ذیل نکالا ہے)

مقدمہ تفسیر حیرت صفحہ ۵۰۳۔

ہمارا فرض ہے کہ اس دیرینہ غلط فہمی کو

کے الفاظ اور اُس کے اطراف و جوانب پر غور
کرتے جس سے کھل جائے کہ عائشہ صدیقہ کی
عند اللہ کیسی قدر و منزلت ہے اور جو لوگ انہین
اب بھی زنا کی تہمت لگاتے ہین وہ تو باتفاق
جماھیر اہل الحق کافر ہین

مٹائین جو اسلام کے دونون فریق مین
پڑ گئی ہے اور فریقین اُسے صحیح سمجھے بیٹھے ہین
یہ محض غلط ہے کہ حضور انور کی ازواج پاک مین
کچھ کشمش تھی ۔ . . . . یہ محض
غلط ہے کہ حضرت بی بی عائشہ پر الزام لگا ہو
اور آپ کی نسبت شبہ ہوا ہو ۔"

(مجھے مزید ریمارکس کرنے کی ضرورت نہین ہے حیرت صاحب کی دونون تحریرات ہین جن کے
مطالب بالکل صاف ہین ایک طرف تو مفسر تفسیر کا بیان جس مین نص صحیح احادیث سے
مدد لی گئی ہے اور حضرت عائشہؓ کے متعلق جو حالات بیان ہوئے ہین وہ باجماع امت ہین لیکن
مقدمہ تفسیر کے مصنف کے نزدیک صحیح احادیث اور اجماع امت تو درکنار یہ تمام باتین بے معنے
قیاس ہین آپ کی تطہیر کی بابت بھی کوئی آیت نازل نہین ہوئی اور کوئی ہمعصر شہادت
اس واقعہ کی نہین ہے وغیرہ وغیرہ وغیرہ - بھلا ان پر از معارف متضاد مضامین کے مقابلہ
مین کون یہ وہم کر سکتا ہے کہ میان حیرت کثرت تصانیف کے لحاظ سے کسی سے ہٹے ہین
البتہ یہ تعجب کی بات ضرور ہے کہ ایک طرف مقدمہ تفسیر اور دوسری طرف تفسیر کی عبارت
پیش کی گئی ہے اگر اور مختلف کتب کے مضامین مین اختلاف ہوتا تو خیر اسقدر خیال
کرنے کی بات نہ بھی ہوتی لیکن مقدمہ تفسیر اور تفسیر جو دراصل ایک ہی ہین
انہین کے مضامین کی یہ حالت - ہر ایک شخص کو کم از کم یہ یقین اور تسلیم
کرنے کے لئے مجبور کرے گی کہ دونون تحریرات کا لکھنے والا ہرگز ہرگز ایک
شخص نہین ہوسکتا ہے)

(۱) حضرت عائشہ صدیقہ کی فخریہ روایات
کی بابت تفسیر حیرتی کے بیانات

تفسیر حیرتی پارہ ۱۸ سورہ نور صفحہ
۳۸۷۔

روایت ہے کہ حضرت عائشہ ان چند باتون پر فخر کیا کرتی تھیں جو آنحضرت صلعم کی کسی بی بی کو حاصل نہ تھیں (۱) حضرت جبرئل نے انکی تصویر ایک حریر کے ٹکڑے پر دکھائی اور کہا تھا یہ انکی بی بی ہین (۲) آنحضرت صلعم نے اُن کے سوا کسی کواری سے نکاح نہین فرمایا (۳) آنحضرت صلعم نے اُنہین کی گود مین سر رکھکر اونہین کی بار کسی کے دن وفات پائی۔ (۴) اُنہی کے حجرے مین حضرت مدفون ہوے (۵) آنحضرت صلعم ان کے ہمراہ لیٹے ہوئے تھے کہ وحی نازل ہوئی تھی (۶) انکی پاکی آسمان سے نازل ہوئی۔ (۷) صدیق اور خلیفہ رسول اللہ کی بیٹی تھین (۸) اللہ نے اُن کو طیبہ کہا۔

واقعی ان باتون پر اُن کا فخر بجا تھا۔

(۲) حضرت عائشہ صدیقہ کی فخریہ روایات
کی بابت مقدمہ تفسیر حیرتی کے بیانات

مقدمہ تفسیر صفحہ ۴۸۹ و ۴۹۰۔

اس نکاح کی بابت اگر عیسائیون کا کوئی اعتراض ہی تو وہ صرف یہ ہی کہ کم عمری مین نکاح ہوا یا اُن رواتیون کو نقل کرتے ہین جو بی بی عائشہ کی نسبت مشہور ہین کہ انہون نے اپنی زبان سے اپنے تعلقات و محبت کا اظہار کیا اور اس محبت کو بتایا جو حضرت انور آپ سے رکھتے تھے چنانچہ ہم اِن رواتیون کا خلاصہ کر دیتے ہین جو حضرت بی بی عائشہ کے ساتھ نسبت دی جاتی ہین اور انہین کو انکا فخر تاکل بتایا جاتا ہی وہ رواتیین یہ ہین حضرت عائشہ فرماتی ہین (اس جگہ حیرت صاحب نے دس نمبرون مین حضرت عائشہ کے فخریہ جملے لکھے ہین جن مین دو سرے کالم مین تفسیر سے نقل کر چکا ہون مقدمہ والی تحریر مین تفسیر سے صرف یہ اختلاف ہی کہ مقدمہ مین تفسیر کے نمبر ۲ کے بجائے لکھا ہی (۲) میرے ماں باپ مہاجر

(کس قدر تعجب کی بات ہی کہ تفسیر جو صرف صحیح احادیث کی امداد سے لکھی گئی ہی اُسکے موافق تو بی بی عائشہ کا فخر کرنا مفسر تفسیر حیرتی کے نزدیک بجا تھا لیکن مقدمہ تفسیر کے بیان کے موافق نہ یہ روایتیں ہی معتبر ہین اور نہ ان کے بیان کرنیوالے ہی قابل اعتبار ہین۔

کیا اب بھی کوئی یہ وہم کرسکتا ہی کہ یہ دونون ایک ہی شخص کی تحریر کا نتیجہ ہین گر بفرض محال یہ تسلیم بھی کرلیا جاوے کہ دونون ایک ہی شخص کے خیالات ہین تو دوسری مشکل یہ پیش آتی ہی کہ دونون تحریرات مین سے معتبر کونسی سمجھی جاوے گر تفسیر پر رحم کرکے مقدمہ کی تردید کی جاتی ہی تو یہ دقت پیش آتی ہی کہ اُس کے ذریعہ سے مخالفین کے اعتراضات کے جواب دئیے گئے ہین جنکی زد تفسیر پر جا پڑتی ہی لیکن ہماری رائے مین یہی پہلو زیادہ اچھا ہی کیونکہ ہمارے قدیمی دوست کے مفید مطلب ہے۔ اس طرح سے انکو یہ موقع ملیگا کہ

تھے،، اس کے علاوہ مقدمہ تفسیر مین یہ باتین زیادہ لکھی ہین وہ مین اور پیغمبر خدا دونون ایک تن مین نہایا کرتے تھے اور کسی بی بی کیساتھ ایسا نہین ہوا کہ شب کو پیغمبر خدا نماز پڑھتے تھے اور یہ مین سامنے لیٹی رہتی تھی نیز میرا نکاح چھ سال کی عمر مین ہوا و داع نو برس کی عمر مین ہوئی اور میرا مہر پانسو درہم کا بندھا تھا،، اس کے بعد میان حیرت لکھتے ہین)

اب ہم ان روایتون کی فطرت پر ایک نظر کرتے ہین اور دیکھتے ہین کہ ان مین صداقت کا مادہ کتنا ہی جہانتک غور کیا جاتا ہی اُن مین سے ایک روایت بھی صحیح نہین معلوم ہوتی اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ جب تک یہ ثابت نہ کیا جاوے کہ دوسری ازواج نے آپ کے مقابلہ مین رسول خدا کی محبت کا اظہار کیا تھا۔ ہرگز یہ بات سمجھہ مین نہین آتی کہ بلا وجہ حضرت عائشہ نے ان رازدارانہ تعلقات کے بیان کرنے مین جو زوجیت سے متعلق

مقدمہ کی طرزِ تحریر کو بدلکر ان اعتراضات کا جواب کسی اور سلک پر دینا شروع کردین گے اور اس طرح سے مفت مین تصانیف کی تعداد مین ایک نمبر کی اور زیادتی ہو جاوئیگی اور پھر کثرت تصانیف کی بابت مزید فخر کرنے کا انکو موقع مل سکیگا۔)

تھے اپنی دردسری فرمائی ہو کسی حدیث کسی تاریخ کسی ضعیف سی ضعیف روایت سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ حضور انور کے وصال کے بعد خلفاء راشدین مین سے ایک خلیفہ نے بھی امہات المومنین کی تکریم اور عزت کرنے اور انکے حقوق بحال رکھنے مین کچھ بھی کمی کی ہو یا ان مین کچھ امتیاز قایم کیا ہو . . . . . یہ بات ہرگز نہ تھی نہ اسکا خفیف سا اشارہ بھی کسی ضعیف سی ضعیف روایت مین پایا جاتا ہی . . . . جب یہ بات تھی اور مساوات قائم تھی پھر سمجھ مین نہین آتا کہ کیونکر کسی بی بی نے حضور انور کے ساتھ اپنی خصوصیت کا جیکہ مقابلہ مین اور کوئی مدعی نہ تھا بلا وجہ اظہار کیا یہ ایک گہرا راز ہی جو زیادہ توجہ کا محتاج ہی اور یہ ایک بہت بڑی بات ہی جس کے ذریعہ سے مذکورہ روایتون کی صداقت اور غیر صداقت معلوم ہو جاتی ہو۔

(اس کے بعد حیرت صاحب نے حضرت عائشہ کے تمام فخریہ جملو پر تفصیل سے یکے بعد دیگرے بحث کرکے آخری نتیجہ یہ نکالا ہی۔)

مقدمہ تفسیر صفحہ ۴۹۶ - یہ ساری باتین جو بیان ہوئی ہین ان مین سے بہت سی معتبر کتابون مین نہین ہین جن مسلمان مورخون نے ان روایات کو نقل کیا ہے وہ مسلمانون مین قابل اعتبار نہین ہین۔

قصہ اصحاب فیل

قصہ اصحاب فیل

تفسیر الفرقان حیرتی صفحہ ۶۵۸

اصحاب فیل کا مختصر قصہ یہ ہی کہ ابرہہ یمن کا
بادشاہ بقصد ہدم کعبہ معظمہ آیا اس کے
آنیکی اور ارادہ کی خبر سُنکر حضرت عبد المطلب
آنحضرت علیہ السلام کے جدامجد اُس کے
پاس تشریف لے گئے اور اُسے ہر چند
منع کیا مگر اسنے نہ مانا بالاخر ایک فوج کی
فوج پرندون کی نمودار ہوئی ہر ایک کے
پاس تین تین کنکر سیاہ رنگ کے تھے
ایک ایک ہر پیر مین اور ایک چونچ مین وُہ
کنکر اُن پرندون نے ان تمام آدمیون پر
گرادئے سب کے بدن مین کھجلی پیدا ہوگئی اور
جہان کھجلایا جاتا تھا وہین کا گوشت گر پڑتا
تھا سب مر کے رہ گئے اور ایسے لوتھڑے
کے لوتھڑے وہان جمع ہو گئے کہ جیسے
جانورون کی لید اُن پرندون کی صورت
سعید بن جبیر کا قول ہی کہ اس واقعہ سے پہلے
کبھی نہ دیکھے گئے اور نہ کبھی اس واقع
کے بعد نظر آئی۔

سیرۃ محمدیہ صفحہ ۱۳۴

یکایک ہونہی حبشیون نے قدم اُٹھائے آسمان
پر ابابیلین نمودار ہوئین اور انہون نے
چھوٹی چھوٹی کنکریان پھینکنی شروع کین
جو کنکری گرتی تھی حبشیون کی زرہ بکتر مین
گھستی جاتی تھی یہان تک کہ وہ پریشان ہوکر
بھاگے اتنے مین برف و باد اور اولون کا
مینہہ برسنا شروع ہوا صدہا حبشی مارے
گئے اور اُن کی لاشین پانی سمندر کی طرف
بہا کر لے گیا تاکہ مقدس زمین اُن کی ناپاک
لاشون سے پاک ہوجاوے......

گورنر حبش کا فوج کے ساتھ یون تباہ ہوجانا
ایک معجزہ ظاہر کرتا ہی ایسا مینہہ بھی کبھی
مکہ مین نہ برسا تھا کہ جو اس سختی اور تشدد
سے لشکر کو ہلاک کردے اور پھر اپنی اپنی
جان بچا کر بھاگنا پڑے۔

بظاہر عقل اس بات کی شہادت نہین
دیتی کہ ابابیلون کی کنکریون سے اصحاب
فیل ہلاک ہون اور وہ کنکری ایسی بزور

(اصحاب فیل کی بابت دونون کالمون کو پڑھکر خیال کیا جاسکتا ہی کہ بہر حال تفسیر والا بیان جو میان حیرت نے دعوی کے موافق صرف صحیح احادیث کی امداد سے لکھا گیا ہی گا درست اور قابل تسلیم ہی لیکن یہ سمجھہ مین نہین آتا کہ ابابیلون کی کنکریون سے اصحاب فیل کی ہلاکت پر حیرت صاحب کی عقل کس طرح سے شہادت دے سکے گی بڑی مشکل آ درپیش ہی کہ تفسیر مین اولونکا مینہہ بھی نہین برسایا گیا ہی جو یہی تاویل کی جاسکے کہ ابابیلون نے نہین بلکہ اولون نے یہ شکست دی تھی")

کیا ان تحریرات کو پڑھکر کوئی شخص یہ شہادت دے سکتا ہی کہ تفسیر اور سیرتہ محمدیہ کا مصنف ایک ہی شخص ہی اور اگر درحقیقت ایک ہی شخص ہی تو وہ سلیم العقل بھی ہی

ہو کہ خود فولادی پر گرے اور گھوڑے کے پیٹ مین سے نکل جاوے اسکا مختصر قصہ قرآن شریف کی ایک چھوٹی سی آیت مین آیا ہی مگر اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ جسوقت حبش کی فوج کعبہ پر پڑھی ہی اتفاق سے ابابیلین آسمان پر اڑ رہی تھین یکایک اسی حالت مین ابر آیا اور اولے پڑنے شروع ہوئے اولے ایسے بڑے بڑے اور سخت تھے کہ انہون نے ہاتھیون کو پریشان کر دیا اور سوارونکو گھوڑے اور ہاتھیون پر سے گرا دیا انہون نے ان کو پریشانی مین کچل دیا وہان یہ بات مشہور ہوئی کہ ابابیلون نے لشکر حبش کو شکست دی اس قسم کے صدہا واقع عالم مین ہوتے ہین وجہ کیا ہوتی ہی سبب کیا قرار دیا جاتا ہی مثلاً ایک شخص ایک کہنہ مکان کی چھت کے نیچے کھڑا ہوا ہی اور یکایک کسی شخص نے اسکو آواز دیکر باہر بلا لیا جون ہی وہ چھت کے نیچے سے باہر نکلا چھت دھڑام سے آپڑی تو اس آفت سے بچنے والا شخص بے محابا کہ اٹھیگا کہ بھئی اسوقت تو تمنے بچا لیا اور نہین

مخض ناممکن تھا اگر تم نہ بلاتے تو میری جان بچتی۔ تم ہی میرے لیئے رحمت کا فرشتہ ہو۔ حالانکہ بلانیوالا شخص اسکی جان بچانیوالا نہیں ہو بچنے کا سبب اور تھا لیکن چونکہ ایک دوسری وجہ بلانے والے شخص کی تھی اس لیئے اُسکو نجات دہندہ مانا گیا۔

طوفان نوح علیہ السلام

(۴)

پارہ ۱۲ سورہ ہود تفسیر حسینی صفحہ ۲۴۷

جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی پر سوار ہونے لگے تو تمام وحوش و طیور درندے اور چرندے اُن کے پاس جمع کر دیئے گئے اور انھوں نے ہر ایک نوع کا ایک ایک جوڑا کشتی مین رکھ لیا اور وہ پانی مین تیری۔ بعضوں نے لکھا ہو کہ جو لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے ہمراہ کشتی مین سوار تھے صرف چھ مرد او عورت تھے بعض نے لکھا ہو ۸۰ آدمی تھے ۴۰ مرد اور ۴۰ عورتین واللہ علم مفسرین نے اس مین بھی اختلاف کیا ہو کہ طوفان تمام عالم مین آیا تھا یا صرف اُس مقام مین جہان حضرت نوح علیہ السلام

طوفان نوح علیہ السلام

(۴)

سیرۃ محمدیہ صفحات ۸۰ الغایت ۲۰۶

(حیرت صاحب نے یہ مضمون ۲۶ صفحونمین لکھا ہو اس طول کہانی کو کل کا کل نقل کرنا ضروری معلوم نہین ہوتا ہو بطور لب لباب فہرست مضامین لکھدینے کے بعد مین وہ بحث ہو بہو نقل کرون گا جو میان حیرت نے قران شریف کے متعلق کی ہو۔ اس مضمون کو صفحہ ۸۰ پر ان الفاظ سے شروع کیا ہو۔)

وہ طوفان نوح جس کو مسیحی یہ تسلیم کرتے ہین کہ وہ تمام دنیا پر آیا حالانکہ ہمارے کلام پاک مین اس کا کہین پتہ نہین چونکہ یہ دلچسپ اور قابل تحقیق مسئلہ ہو اس لیئے اسکو مین مشرح

رہتے تھے اکثر مفسرین اس طرف ہیں کہ
تمام عالم میں آیا تھا اور قرآن مجید کے اشارات
سے بھی یہی قول صحیح معلوم ہوتا ہی تمام
جانوروں میں سے ایک ایک جوڑے
کا کشتی میں سوار کرنا اسی کی طرف اشارہ
کر رہا ہے کیونکہ اگر طوفان عام نہوتا تو جانوروں کی
کیا ضرورت تھی دوسرے مقامات میں تو
جانور موجود تھے۔

پارہ ۲۷ سورہ قمر تفسیر حیرت صفحہ ۵۸۰

اس طوفان قیامت نشان میں آسمان
سے بھی پانی کے چشمے بہادئے اور زمین
سے بھی پانی کے دریا جاری کردیے تمام
دنیا پانی سے لبریز ہوگئی صرف کشتی پر جو لوگ
سوار تھے وہی بچ گئے۔

پارہ ۲۹ سورہ نوح تفسیر حیرانی صفحہ ۶۲۲

اُس سرزمین میں اسوقت صرف حضرت نوح
کی قوم تھی اس لئے طوفان میں غرق
کردی گئی صرف وہی لوگ جو حضرت نوح
علیہ السلام کے ہمراہ کشتی میں سوار تھے

بیان کرتا ہوں۔ اگر طوفان کو عام مانا جائیگا
تو بحث یہ ہوگی کہ آیا انسان نے خدا کا گناہ کیا
تھا یا حیوان نے بھی پھر کیوں طوفان کا اُن پر
غضب نازل ہوا کیونکہ حیوانات کسی گناہ
کے مجرم نہ تھے پھر وہ کیوں اُس غضب
میں شامل ہوئے؟

(مذکورہ بالا تمہید کے بعد جس سے مضمون
شروع کیا گیا ہے فہرست مضامین مفصلہ
ذیل ہی)

(۱) طوفان نوح کے عام ہونے کی بابت
یہودیوں اور عیسائیوں کے خیالات
اور اُنپر حیرت صاحب کی نکتہ چینیاں
صفحہ ۱۸۰ الغایت ۱۸۳

(۲) توریت سے طوفان کے پانی کے
چڑھنے اور گھٹنے کا حساب اور اسپر حیرت
صاحب کی نکتہ چینیاں صفحات ۱۸۴
بغایت ۱۸۷۔

(۳) طوفان کے عام ہونیکی وجوہات توریت
کی مختلف تفاسیر کے ذریعہ سے اور اُنپر

بچ گئے اور اب سب لوگ انہین کی نسل
کے ہین اسی سبب سے نوح علیہ السلام کو
آدم ثانی کہتے ہین۔

(اس مضمون نمبر ۵ کو پڑھکر ناظرین
سخت متعجب ہون گے کہ حیرت صاحب
کا عقیدہ بحیثیت مفسر قرآن ہونے کے
نہایت زور شور کیساتھ یہ ہی کہ قرآن مجید
سے طوفان کا عام ہونا ثابت ہی تمام
دنیا پانی سے لبریز کردی گئی تھی صرف
کشتی والے لوگ بچے اور اب سب
انہی کی نسل سے ہین اسی وجہ سے نوح
علیہ السلام آدم ثانی ہوئے لیکن بحیثیت
مصنف سیرۃ محمدیہ یہ عقیدہ ہی کہ کلام
پاک مین عام ہونے کی بابت کہین پتہ
نہین ہی بلکہ جن علمار کا ایسا خیال ہی انہون
نے علماء یہود کی پیروی کر کے ایسا عقیدہ
ظاہر کیا ہی۔

اب یہ بات غور طلب ہے کہ جس حالت مین
سیرۃ محمدیہ مین نہ صرف طوفان کے

حیرت صاحب کی نکتہ چینیان صفحات
۱۸۷ لغایت ۱۸۹۔

(اس نمبر ۳ کے مضمون کو حیرت صاحب
نے ان الفاظ سے شروع کیا ہی)

"تمام علماء یہود اس بات کے قائل ہین
کہ طوفان تمام روے زمین پر تھا اور لطف
یہ ہوا ہے کہ مسیحی اور علماء اسلام نے
بھی انہی کی پیروی کی ہے اور سوائے چند
محقق نفوس کے سب اثبات کے قائل
ہوئے ہین کہ طوفان عام تھا اور تمام
دنیا کو اس نے غرق کر دیا تھا"

(۴) طوفان عام ماننے والون پر علم جیالوجی
کے لاجواب اعتراضات صفحات ۱۸۹۔
لغایت ۱۹۳۔

(۵) کتاب اقدس مین خاص طوفان
کا بیان ہی نہ عام کا نیز عام طوفان پر
مذہبی اور علمی اعتراضات کی بوچھاڑ صفحات
۱۹۳ لغایت ۱۹۷۔

(مذکورہ بالا مضامین کے بعد حیرت صاحب

خاص ہونے کی بابت زور دیا گیا تھا بلکہ عام
ماننے والوں پر ہو ان معارضات کر کے
اُن اعتراضات کولاجواب بیان کیا تھا۔
لیکن مقدمہ تفسیر مین اس کا اشارہ تک بھی نہین کیا
گیا حالانکہ مقدمہ علیحدہ اسی غرض سے لکھا گیا
تھا کہ تفسیر کے متعلق جو مسائل یا قصے تفصیلی
بحث چاہتے ہین انپر کشادگی سے بحث
کی جاوے۔ تو کیا یہ موٹی سے موٹی بات
بھی کوئی شخص نہین سمجھ سکتا ہی کہ اگر تفسیر الفرقان
کسی شخص نے لکھی ہی جس نے سیرۃ محمدیہ
و مقدمہ اور ساتھ ہی یہ بھی تسلیم کیا جاوے کہ وہ
شخص مجنون اور حیرت زدہ نہین ہی۔ بلکہ
نوجوان ہونے کی وجہ سے بدحواس اور مخبوط الحواس
بھی نہین ہی تو کیا تفسیر کے متعدد مقامات
پر طوفان کو عام تسلیم کرتے ہوے وہ اپنی
اُن پر زور اور تفصیلی مضامین کا خیال نہ کرتا
جو سیرۃ محمدیہ کے ذریعہ شائع کیے جا چکے
تھے اور جن مین نہ صرف طوفان کو خاص
تسلیم کیا تھا بلکہ عام طوفان ماننے والون پر

نے طوفان کی بابت قرآن مجید سے بحث
کی ہی جسے مین بجنسہ اسجگہ نقل کر دیتا ہون)

طوفان کے خاص ہونے کا قرآن مجید سے ثبوت

قرآن مجید جو ہر قسم کی تحریف اور ہر غلطی سے
پاک ہی اور جس کے کل مضامین قانون قدرت
سے مطابقت کھاتے ہین طوفان خاص کی
بابت علانیہ شہادت دیتا ہی جسکا درج
کرنا مناسب ہی تاکہ مدت کی عظیم الشان غلط
فہمی مٹے جہان تک غور کیا جاتا ہی یہ بات
ظاہر ہوتی ہی کہ قرآن مجید کی ایک آیت سے
بھی تو طوفان عام ہونے کا اشارہ نہین پایا جاتا
نہ اسکی کسی آیت مین تمام دنیا مین طوفان
کا آنا مذکور ہی اور نہ تمام دنیا کے انسانون کا
ڈوب کر مرجانا۔ اس مین بیان ہوا ہی بلکہ قرآن مجید
مین علانیہ خاص طوفان کا ذکر ہی اور صرف
نوح کی قوم کا ڈوبنا بیان ہوا ہی ہمارے ہان
کے عالمون نے صرف علماء یہود کی پیروی

نکتہ چینیاں کرنے مین اپنی تمام طاقت کو صرف
کرکے ایڑی چوٹی کا زور لگالیا تھا ہماری رائے
مین اور ہر ایک سلیم العقل منصف کے نزدیک
ان صحیح اور صاف واقعات کے مقابلہ مین
ایک حجۃ بھی ایسی پیش نہین کی جاسکتی ہے
جس سے یہ ثابت ہوسکتا ہو کہ یہ تمام
تصانیف ایک ہی شخص کی ہین ورنہ ضرور
مقدمہ تفسیر مین اسکا تذکرہ کرکے ان تمام
نکتہ چینیون کا جواب دیا جاتا جو سیرۃ محمدیہ
مین کی گئی تھین ۔

بفرض محال حیرت صاحب کی خاطر اگر یہ تسلیم
بھی کرلین کہ ان تینون کتب کا مصنف
ایک ہی شخص ہے تو دو باتین غور طلب ہین
اول یہ کہ میان حیرت نے متعدد جگہ
حضرت اقدس کی شان مین ایک
خاص طرز کی زبان درازی کی ہے چنانچہ
۱۵ جنوری ۱۹۰۵ء کے کرزن گزٹ
مین لکھا ہے وہ مرزا صاحب کو ضعف
دماغ کا عارضہ ہے اور اسی وجہ سے آج کل

کرکے اور جو طوفان کی کہانی ان کے ہان چلی آتی
تھی اسکو صحیح سمجھکر بلا لحاظ سیاق کے قرآن مجید
مین جو حقیقت بیان ہوئی ہے وہ اس کے برخلاف
ہے طوفان کا عام ہونا تسلیم کیا ہے چنانچہ اس
مطلب کو ہم قرآن مجید سے ثابت کرتے ہین
اب ہمکو یقین ہے کہ بشپ کالنز و صاحب اس
بات کو قبول فرمائینگے کہ حال کی ترقی یافتہ علم
کی تحقیقات سے بہت پیشتر نئے الہامی
زبان نے پرانی وحیون کی مراد کو جا ہے کتاب
اقدس مین صاف طور سے نہ پایا جاوے
بخوبی سنادیا تھا کہ نوح کا طوفان خاص تھا نہ عام
قرآن مجید مین خدائے تعالے نے فرمایا
(سورہ مومنون آیت ۲۳) ہم نے نوح کو
بھیجا اسکی قوم کی طرف نوح نے کہا اے
قوم بندگی کرو اللہ کی نہین ہے تمہارے لئے
کوئی معبود سوائے خدا کے ،،
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عذاب
ہی اسی قوم کے لیئے آیا تھا جس
کے لئے حضرت نوح بھیجے



انکی کل تقریرون اور تحریرون مین ضعف دماغ
کا رنگ پایا جاتا ہی اور لکھتے وقت یا تقریر کرتے
وقت یہ نہین سوچتے کہ مین کیا کہہ چکا ہون
اور اب کیا کہہ رہا ہون اور میری تحریر و تقریر
کا مطلب دیکھنے والا کیا نکال سکتا ہی مرزا
صاحب کی سراسیمگی ضعف دماغ اور دل کے
پریشانی کا حال اس سے معلوم ہو جاتا ہی
دوسرون کے لیے حضرت کی نصیحت کا دروازہ
کھلا ہوا ہی مگر وہ الفاظ جو بطور نصیحت دوسرن کے
آگے دوہراتے ہین اپر خود عمل نہین کرتے ''
اس کے بعد طولانی تحریر لکھکر حضرت اقدس
کو پیرانہ سالی کی وجہ سے معاذ اللہ مجنون
و مخبوط الحواس بیان کیا ہی۔
میان حیرت کے مذکورہ بالا بیانات پر
اس رسالہ کے چوتھے حصہ مین جس جگہ مینے
تفصیل سے بحث کی ہی وہان یہ ثابت
کرکے دکھادیا ہے کہ اپنی اس
طرز سے اپنے تئین انھون نے مفصلہ
ذیل آیات کا مصداق ...

گئے تھے اور پھر خدائے تعالی نے سورہ انبیا آیت
۷۷ مین فرمایا '' ہم نے مدد کی نوح کی اس قوم
پر جنھون نے جھٹلایا ہماری نشانیون کو بیشک
وہ قوم تھی بری ڈبو دیا ہم نے اُن سب کو اکھٹا ''
اُس سے صاف پایا جاتا ہی کہ وہی قوم
ڈبوئی گئی جنھون نے حضرت نوح کا انکار کیا
تھا اور پھر اللہ تعالے نے سورہ ہود آیت ۳۷
سورہ مومنون آیت ۲۳ فرمایا ہی کہ '' تو مت
کہہ مجھ سے ان لوگون کے لئے جنھون نے نافرمانی
کی کیونکہ وہ ڈوبنے والے ہین پس اس آیت
سے بھی صرف ان ہی لوگون کا ڈوبنا معلوم
ہوتا ہے جنھون نے حضرت نوح کی ہدایت
کو نہین مانا اور پھر خدا نے سورہ نوح آیت ۱
مین فرمایا '' ہمنے بھیجا نوح کو اسکی قوم کی طرف
کہ ڈرا اپنی قوم کو پہلے اس سے کہ آوے انپر
عذاب دکھ دینا '' اور جب کہ حضرت
نوح کی نصیحت انھون نے نمانی
تو حضرت نے دعا مانگی :: ؛
کہ ان پر طوفان کا

ثابت کیا ہے۔

اولم تیفکروا ما باصاحبہم من جنۃ پارہ ۹ سورہ اعراف رکوع ۲۳ صفحہ ۱۹۰

ترجمہ حیرتی (کیا ان لوگون نے اتنا بھی) غور نہین کیا کہ انکی ہمنشین (یعنے محمد صلعم) کو کچھ بھی جنون نہین۔

تفسیر حیرتی دو کافر نہایت ہی بے ادبی سے اللہ پاک کے برگزیدہ اور پیارے رسول محمد صلعم کو مجنون کہتے تھے گو انکی دل اسبات کا یقین رکھتے تھے کہ مجنون کی باتین ایسی نہین ہوتین مگر محض عناد اور تعصب سے بکتے تھے جو کچھ بکتے تھے،،۔+ نیز یہ ثابت کردیا ہی کہ وہ آیت من کان یرید کے مصداق ہین جو سورہ ہود مین ہی اور جس کی تفسیر حیرتی صفحہ ۴۴۲ پر یہ لکھی ہی وہ کافر آنحضرت صلعم کی مخالفت محض دنیوی طمع کے سبب سے اور صرف حسد اور خبث نفس کے تقاضے سے کرتے تھے،، لیکن اسوقت مین حیرت صاحب سے صرف یہ دریافت

عذاب آوے اس سے بھی اسیقدر معلوم ہوتا ہی کہ صرف قوم نوح پر عذاب آیا تھا نہ تمام دنیا پر۔

جو شخص کہ قرآن مجید سے طوفان کا تمام دنیا مین آنا بیان کرتے ہین وہ صرف دو آیتون پر استدلال کرتے ہین اول وہ آیت ہی کہ جب حضرت نوح نے خدائے تعالی سے دعا کی (سورہ نوح آیت ۲۶) کہ،، اے پروردگار مت چھوڑ زمین پر کافرون کا ایک گھر بھی بسا ہوا،، حالانکہ اس آیت سے کسی طرح طوفان کا عام ہونا ثابت نہین ہوتا۔ کیونکہ اس آیت مین جو ارض کا لفظ ہی اسپر بھی الف لام ہے اور کافرون کا جو لفظ ہی اُس پر بھی الف لام ہی پس اس سے صاف ثابت ہی کہ زمین سے وہ ہی زمین مراد ہی جہان نوح کی قوم رہتی تھی اور کافرون سے وہی مراد ہین جنہون نے حضرت نوح کا انکار کیا۔ چنانچہ اس امر کی تائید ان تمام آیتون سے

کرتا ہوں کہ نوجوان ہونے کی وجہ سے اپنی بابت
مخبوط الحواس ہونے کا اقرار تو غالباً تم نہ کرو گے
لیکن اِن مضامین کی بنا پر ہم تم سے ہی یہ فیصلہ
چاہتے ہیں کہ کن کن الفاظ کو اپنے واسطے
قبول کرنے کے لئے تیار ہو۔ میرے قدیمی
دوست تم نے جابجا حضرت اقدس کو
کم ظرف لکھا ہے۔ ہم تم کو ایسے ذلیل لفظ سے
پکارنا یا مخاطب کرنا نہیں چاہتے بلکہ
باوجود تمہاری ایسی حالت کے تم کو عالی ظرف
ہی لکھ دیتے ہیں لیکن تم خود خیال کر کے
سوچو اور سمجھو کہ ناظرین تمہاری ایسی ذلیل
اور ناپاک الفاظ کو بے موقع اور بے محل پڑھ کر
اور پھر تمہاری تحریرات کی ناگفتہ بہ حالت
کو مشاہدہ کر کے کیا عالی ظرف جیسے معزز
لفظ کو تمہارے نام کے ساتھ شامل رکھنا
گوارا کریں گے۔ تم سوچو اور غور کرو کہ مذکورہ
بالا فقرات کو جب سے حضرت اقدس کا
نعوذ باللہ مجنون وغیرہ ہونا تم نے ظاہر
کیا ہے ان کو غور سے پڑھو پھر اپنے تمام مضامین کو سامنے رکھ کر کسی تنہائی کے وقت غور

پائی جاتی ہے جو اُوپر مذکور ہوئیں دوسری وہ ہے
جہاں خدا نے سورہ صافات آیت ۷۷ میں
فرمایا "اور کیا ہم نے نوح ہی کی ذریت
کو بچی ہوئی" میں نہیں سمجھتا کہ اس آیت سے
کس طرح تمام دنیا میں طوفان آنے کا استدلال
کیا جاتا ہے کیونکہ اس آیت کا مطلب صرف
اس قدر ہے کہ جن لوگوں پر طوفان آیا
تھا ان میں سے بجز نوح کی ذریت کے
اور کوئی نہیں بچا پھر اس سے تمام دنیا
پر طوفان کا آنا کیونکر ثابت ہو سکتا
ہے واقعی ہمارے ہاں کے علماء نے
صرف یہودیوں کی پیروی کر کے طوفان
کا عام ہونا قرآن مجید سے نکالنا چاہا
تھا ورنہ ہمارے قرآن مجید سے
طوفان کا عام ہونا نہیں پایا جاتا۔
حاشیہ سیرۃ محمدیہ صفحہ ۹۷ الغایت
صفحہ ۱۹۹۔

تم ہی صادق ہو
ومدبر کرو کہ کیا حضرت اقدس کا الہام "انی مہین من اراد اہانتک" ،
یا نہیں اور جس قسم کی اور جس طرز و انداز کی نکتہ چینی تمنے اُن پر کی وہ تمہارے منہہ پر
الٹ کر پڑی یا نہیں اور اس طرح سے تمہاری ذلت نے اس الہام کی صداقت پر
مہر کردی یا نہیں ۔

پہلی بات جو غور طلب تھی وہ مین بیان کر چکا ہون۔ اب دوسری بات جو سیرۃ محمدیہ اور
تفسیر کا مصنف ایک ہی شخص کو ماننے کی حالت مین غور طلب ہی وہ یہ ہی کہ حیرت صاحب نے
بقول خود یہود کی پیروی کرکے تفسیر کے ذریعہ سے طوفان عام تسلیم کر لیا ہی اس حالت مین
تفسیر پر علمی عقلی مذہبی اور علم جیالوجی وغیرہ کی وہ تمام لاجواب (بقول حیرت) اعتراضات
جنکو سیرۃ محمدیہ مین تمام و کمال لکھا ہی قائم ہو گئے اول تو یہ فرض تھا کہ انکا جواب اگر تفسیر
مین نہین تو مقدمہ مین ضرور دیا جاتا لیکن جس حالت مین ایسا نہین کیا گیا ہی تو اب حیرت
صاحب کا یہ فرض ہی کہ ایک مفصل رسالہ کے ذریعہ سے اپنی تمام تحریرات کو مد نظر رکھکر
اس بیان کو یکسو کرین اور ہمارے شکور ہون کہ یہ نکتہ چینی کرکے نہ صرف رسالہ کے شایع
ہونے پر مالی نفع پہونچانے کی صورت نکالدی ہی بلکہ یہ عمدہ موقع پیدا کر دیا ہی کہ حیرتی تصانیف
کی تعداد مین زیاتی ہو اور مامور من اللہ کے مقابلہ مین کثرت تصانیف کی بابت فخر کرکے
یہ کہنے کا انکو موقع ملے کہ "وہ ہم مرزا صاحب سے کسی بات مین ہیٹے نہین ہین ہماری
تصانیف کی تعداد اُن سے بہت زیادہ ہے"

اور یہ کہنے کے بعد پھر وہ اپنی خوبیون کے خیال مین محو ہو کر احمدی جماعت کو مخاطب
کرکے نہایت فخر سے کہین ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ❊ چشمہ آفتاب را چہ گناہ

مختلف جنگون خصوصاً بدر مین ملائکہ کا نزول

پارہ ۴ سورہ آل عمران رکوع ۳ ترجمہ حیرتی صفحہ ۱۷۔

"اذ تقول للمؤمنین الن یکفیکم ...... مسومین"

ترجمہ حیرتی (اور اے محمد یہ فتح اسوقت دی تھی) جب تم مسلمانون سے کہہ رہے تھے اکہ اے مسلمانو) کیا تمکو (یہ) کافی نہین کہ تمہارا پروردگار تین ہزار فرشتے (آسمان سے) اتار کے تمہاری مدد پہنچائے (نہین ضرور کافی ہے) ہان اگر (اپنے نبی کے ساتھ لڑائی مین) ثابت قدم رہو اور (اسکی مخالفت سے) بچو اور کفار اپنے اسی جوش مین تمپر چڑھ آئین تو تمہارا پروردگار (ابھی) پانچہزار فرشتون سے جو نشان کردہ (گھوڑون پر سوار) ہون گے تمہاری مدد پہنچائیگا

تفسیر حیرتی اب واقعہ بدر کا حال بیان فرمایا جاتا ہے کہ باوجودیکہ تم اسوقت بہت تھوڑے اور حقیر تھے مگر حق جل شانہ نے تمکو فتح عنایت فرمائی جنگ بدر مین مسلمانون کو

مختلف جنگون خصوصاً بدر مین ملائکہ کا نزول

از تبصرۂ محمد

وہ دقیق مسئلہ صرف جنگ احد مین فرشتون کا نازل ہونا اور مشرکین عرب کے خلاف مسلمانون کی مدد کرنا ہے جو آیتین ہم نے نقل کین ان سے یہ نہین پایا جاتا کہ فرشتون نے جنگ کی ہو اور تلوار ہاتھ مین پکڑ کر مشرکین عرب کو قتل کیا ہو جب آیتون کی عبارت پر غور کی جاتی ہے تو اس سے صاف کھلتا ہے کہ صرف یہ قلیل التعداد مسلمانون کے دل بڑھانے کے لئے کہا گیا تھا مثلاً اسکو صفائی سے خدا نے فرمادیا "وما جعله الله الا بشرا" یعنی تاکہ مژدہ حاصل کرو تم ان فرشتون کی امداد سے اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ مژدہ دینے اور دل بڑھانے کے لیے یہ بشارت دی گئی تھی پھر دوسری وجہ یہ ہے کہ تین ہزار سپاہی لیکر ابو سفیان حملہ آور ہوا تھا اس لئے فرشتون کی تعداد بھی ڈھارس دینے کے لئے تین ہزار بیان کی گئی ان باتون سے صاف پایا جاتا ہے

یہ خبر ملی کہ کافرون کی مدد مین کرز بن جابر اور لشکر پہنچنے والا ہی یہ سنکر مسلمان سخت پریشان ہوئے اسوقت آنحضرت علیہ السلام نے مسلمانون سے فرمایا کہ تم کیون پریشان ہوتے ہو کیا تمھین یہ بات کافی نہین کہ خدا تین ہزار فرشتے بھیجکر تمہاری مدد فرمائے آنحضرت علیہ السلام کے اسی قول کو حق جل شانہٗ نقل فرماکر ارشاد فرماتا ہی کہ اگر یہ لوگ ان لوگونکی مدد کو اور لشکر آئیگا تو ہم بھی تمہاری مدد کو پانچہزار فرشتے بھیجدینگے۔ مگر نہ پھر مشرکین کی مدد مین اور آدمی آئے اور نہ اللہ پاک نے پانچہزار فرشتے بھیجے تین ہزار فرشتے البتہ بدر کی لڑائی مین مسلمانون کی مدد کے لئے آئے تھے کئی صحابہ کو آنحضرت صلعم نے فرشتون کی شکل بھی دکھادی تھی اور یہ تو اکثر مسلمانون نے دیکھا کہ قبل اسکے کہ مقابل کے کافر پر حملہ کیا جاوے وہ مرجاتا تھا ایک شخص کے بدن پر کوڑے کا نشان بھی دیکھا گیا۔

کہ اطمینان اور ہمت دینے کے لئے یہ بیان ہوا تھا۔ کیونکہ اگر درحقیقت فرشتے نازل ہوتے تو یہ بھی قران مین ضرور مذکور ہوتا کہ فلان فرشتہ نے فلان مشرک کو قتل کرڈالا حالانکہ جتنے مشرک مارے گئے ان کے قتل کرنیوالے اسوقت معلوم تھے ان تمام باتون کو دیکھکر صاف کھلتا ہی کہ فرشتون کی بشارت صرف ہمت اور جنگ پر آمادہ کرنے اور قدم جمائے رکھنے کے لئے بیان ہوئی ہی۔

تمام مسلمانون کا قریب قریب یہی اعتقاد خلاف قرآن مجید ہی کہ فرشتون نے آکر جنگ کی اور تلوارون سے مشرکین پر فتح حاصل کی انہین یقین ہی کہ فرشتون ہی کا ترپ جنگ کرنے کے لئے اترا تھا۔ اور مسلمانون کا یہ بھی مذہب ہے کہ اگر کوئی اس سے انکار کرے کہ فرشتے تلوارین سونت سونت کر مشرکین عرب پر نہ پل پڑے تو وہ منکر خدا و رسول ہی۔ ان کی اس سخت

پارہ ۹ سورہ انفال رکوع ۱۵ ترجمہ حیرتی صفحہ ۱۹۴
اذ تستغیثون ربکم .... عزیز حکیم
ترجمہ حیرتی جب تم اپنے پروردگار
سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہین
جواب دیا کہ بیشک مین لگا تار ہزار فرشتون
سے تمہاری مدد کرنے والا ہون اور
اس (مدد) کو اللہ نے صرف (تمہاری)
خوشی کے لئے کیا تا کہ تمہارے دل
اس سے مطمئن ہو جائین اور مدد تو اللہ
ہی کی طرف سے (ہوتی) ہی بے شک
اللہ غالب اور حکمت والا ہی
تفسیر حیرتی یہ واقعہ خاص جنگ بدر
کا ہے جب آنحضرت صلعم مقام بدر
مین پہونچے تو کافرون نے پہلے سے
جاکر پانی پر قبضہ کر لیا تھا کافرون کے
پاس سامان جنگ بھی خوب تھا آدمی
بہت تھے اور ایک ہزار لگ کے خونخوار
کافر تھے مسلمان تخمیناً ۳۰۰ تھے
حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے

اور شدید رائے سے خوف معلوم ہوتا
ہی حالانکہ نہ انہون نے قرآن مجید پر غور کیا نہ آیتون
کی منشا کو سوچا جو کچھ دل مین آیا لکھ مارا
اس بات کا خیال کرنا کہ سب ہی مسلمانون
کا یہ مذہب ہے کہ فرشتے نازل ہوئے اور
انہون نے مسلمانون کے پہلو بہ پہلو ہو کر
جنگ کی محض بے سر و پا ہی بہت سے
مسلمان ایسے ہو گئے ہین کہ جنہون نے
قرآن شریف کی آیتون پر غور کیا ہی اور
ان کے مطالب کی تہ تک پہونچے ہین
امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر مین
لکھا ہی کہ ابوبکر اصم اس سے سخت
منکر ہی انہون نے اپنے انکار کی چار
دلیلین بیان کی ہین۔
ایک یہ کہ ایک فرشتہ بھی تمام دنیا کے
غارت کرنے کو کافی تھا پھر فرشتون کی فوج
بھیجنے سے کیا فائدہ تھا۔ ایک فرشتہ
آناً فاناً مین تمام دنیا کو اپنی قوت سے
تباہ و برباد کر سکتا تھا اور ان تین ہزار

منقول ہی آنحضرت صلعم اس حالت کو دیکھکر جناب الہی مین دعا کرنے لگے اور نہایت درد و غم سے یہ التجا کی کہ اے بے نیاز تو اپنے سچے وعدہ کو پورا کر اور مسلمانون کو فتح دے . . . . چنانچہ حق تعالی کی طرف سے یہ آیت نازل ہوئی کہ ہمنے تمہاری فریاد سن لی اور ہم ہزار فرشتے بھیجکر تمہاری مدد کرین گے - بالف من الملائکۃ - صحیح حدیث سے بطریق متعدد ثابت ہی کہ حق تعالی نے اس جنگ بدر مین مسلمانون کی مدد کے لئے فرشتے بھیجے جیسا کہ اس آیت کریمہ مین وعدہ فرمایا ہی اکثر مسلمانون نے فرشتونکو دیکھا بھی -

مخالفون کے مقابلہ مین تین ہزار اور پانچ ہزار فرشتون کے نازل ہونے کی کون ضرورت تھی -

دوسرے یہ کہ جو کفار لڑے تھے ان کو سب لوگ جانتے تھے اور جو صحابہ ان کے مقابل ہوئے انہین بھی لوگ جانتے تھے - پھر یہ نہین کہا جا سکتا کہ فرشتون نے کفار کو مارا تھا -

تیسرے یہ کہ اگر فرشتے لڑے تھے تو وہ لوگون کو دکھائی دیتے تھے یا نہین اور اگر دکھائی دیتے تھے تو آدمیون کی صورت مین دکھائی دیتے تھے یا اور کسی صورت مین اگر آدمیون کی صورت مین دکھائی دیتے تھے تو وہ آنحضرت کے لشکر مین ضرور شریک ہوتے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر تین ہزار یا پانچ ہزار ہوگیا ہوگا حالانکہ اتنا لشکر کسی نے بیان نہین کیا اور قرآن شریف کے بخلاف ہی کیونکہ دشمنون کی آنکھون مین تھوڑا لشکر دکھائی دیتا تھا - اور اگر وہ فرشتے علاوہ انسانی صورت کے کسی اور صورت مین دکھائی دیتے ہین تو وہ دشمنون پر اور ایک آفت خیز دہشت بپا ہوتی اور یہ ایسی ہوتی کہ کہ وہ لوگ دم بھلگتے لڑنا بھر تا کیسا اور ہندہ اور اور خواتین مشرکین کا حضرت امیر حمزہ کے

ناک کان کاٹ کر گلے کا زیور بنانا چہ معنی دارد۔ اور اگر وہ لوگون کی نظرون سے غائب ہوکر جنگ کرتے اور قتل کرتے تھے تو ضرور مسلمانون کو کفار عرب کی آپ سے آپ گردنین اُڑتی دکھائی دیتین۔ اور یہ واقعہ عظیم معجزات مین سے ہوتا اور اسکی اتنی دہوم مچتی کہ ہزارون حدیثین اسی کے بیان مین بھری دکھائی دیتین حالانکہ ضعیف سے ضعیف روایت مین بھی اسکا بیان نہین ہے۔ چوتھے یہ کہ جو فرشتے آئے تھے اُن کے اجسام کثیف تھے یا لطیف اگر کثیف تھے تو اُن کو سب لوگ دیکھتے حالانکہ اُن کو کسی نے نہین دیکھا اور اگر اُن کے اجسام ہوا کی طرح لطیف تھے تو وہ گھوڑون پر سوار ہوکر ہرگز نہ آسکتے تھے۔

حضرت امام فخر الدین رازی نے ان شبہون مین سے کسیکا جواب نہین دیا اور نہ مسلم جواب ممکن تھا نہ ہی ہان معمولی ملانون کی طرح یہ لکھا ہی کہ ایسے شبہے کرنا اُس شخص کو لائق نہین کہ جو قرآن و نبوت کا منکر ہو۔

اگر جو شخص قرآن و نبوت کو مانتا ہوا سے ایسے شبہے کرنے لائق نہین پس ابوبکر اصم کو لائق نتھا کہ ان باتون کا انکار کرتا باوجود اس کے کہ نص قرآن سے اُن کا ہونا پایا جاتا ہی اور ایسی حدیثون مین جو تواتر کے قریب ہین ان کا بیان ہے۔" اگر امام صاحب کے اس قول پر ایک سرسری نظر ڈالی جائے تو دیکھیگا کہ امام صاحب نے ذرا بھی غور نہین کیا اور بچپن کی سُنی سُنائی باتون نے انہین ابوبکر اصم کے قول پر منصفانہ جانچ نہ کرنے دیا۔ اگر وہ ذرا بھی خیال کرتے تو ہرگز انہین اس بات کے کہنے کا موقع نہ ملتا کہ اس امر پر ایمان نہ لانا کہ فرشتون نے جنگ احد مین مسلمانون کی مدد نہین کی نبوت اور قرآن سے انکار کرنا ہی۔ یہ ایک ایسا رکیک اور رہا کا مذہب ہے کہ جو ہرگز قابل اعتماد نہین ہو سکتا مین حیران ہون کہ کیا فرشتون کا ایسے موقع پر نازل ہونا نبوت کا پورا پورا ثبوت ہی۔ یہ بھی عجیب بات ہی کہ تمام نبوت کا دارو مدار ہی اسپر ہو گیا۔

دوسری بات امام صاحب نے بالکل ہی خلاف کہی کہ ایسی حدیثون مین جو تواتر کے قریب ہین اُن کا بیان ہی۔ یہ یقینی غلط اور محض خیالی بات ہی کیونکہ تواتر تو درکنار کسی صحیح اور قوی حدیث سے بھی یہ نہین پایا جاتا کہ فرشتون کے ترپ نے جنگ کی اور تلوارون یا تیرون سے لڑے تمام ضعیف اور موضوع حدیثین ہین کہ جن مین ایسی باتین مذکور ہوئی ہین علما محقق نے کبھی ایسی حدیثون پر اعتبار نہین کیا نہ اصول حدیث سے اِن کی تقویت ہوتی ہے پہلی بات بھی امام صاحب کی صحیح نہین ہی قرآن مین کہان مذکور ہے کہ فرشتے سپاہیون کی صورت مین آئے اور انہون نے کسی صورت مین حاضر و غائب جنگ کی وہ صرف ایک بشارت تھی مسلمانون کے دل قائم رکھنے اور جنگ مین ثابت قدم رہنے کی تاکہ کم تعدادی سے ان کے دل نہ شکستہ ہو جائین اور خوف و ہراس اُن پر نہ چھا جائے جیسا کہ خود خدا نے اِس جگہ سورہ انفال مین فرمایا ہی۔

"وما جعله الله الا بشرا ی لکم ولتطمئن قلوبکم"

مگر اس سورہ مین جنگ بدر کے واقعہ کا جس سے یہ آیت منقول ہی بہت ہی تھوڑا بیان ہی اور سورہ انفال مین وہ واقعہ بالاستعاب بیان ہوا ہی اور اس مین ہزار تین ہزار اور پانچ ہزار فرشتون کی تعداد آئی کہ ہی امداد کے کہنے کی وجہ مین پہلے بیان کر آیا ہون غرض اِن تمام باتون سے یہ پایا جاتا ہے کہ صرف یہ بشارت تھی جو مومنین کی ڈھارس بندھانے کے لئے کی گئی تھی مثلاً چند شخص کسی مصیبت مین پھنس جائین تو ہم یہ کہا کرتے ہین کہ خدا تمہاری مدد کریگا اور تمہین اس مصیبت سے نجات دیگا اور بیشک وہ سب کا نجات دینے والا ہی۔ یا اگر چند اولوالعزم تحصیل علوم کے لئے خوفناک سفر اختیار کرتے ہین تو کہا کرتے ہین (جیسا کہ حدیث مین آیا ہی) صرف ان کا دل بڑھانے کے لئے کہ قدم قدم پر فرشتے اپنے پر بچھاتے ہین یہ بشارت

ہی اُن کی الوالعزمی بڑھانے کے لئے اور ان کا شوق دونا کرنے کے لئے اِس وھارس کو یہ سمجھ لینا کہ فرشتون نے واقعی پر پھیلائے اور بچھاتے ہین دور از عقل ہی اسی طرح سے یہ واقعہ بھی بیان ہوا ہی میرے خیال مین جو شخص ذرا بھی توجہ کریگا اور قرآن کی آیتون پر غور کرے گا اُسے کھُل جائے گا کہ جو کچھ مین نے لکھا ہی وہ بہت صحیح ہی درحقیقت خدا کا یہ منشا بشارت دیکر مومنین کو جنگ مین قائم رکھنے کا تھا (سیرۃ محمدیہ حاشیہ صفحات ۲۹۸ لغایت ۳۰۱)

یہ دن بھی ایک طوفان خیز جاڑے کا دن تھا ایک تیز و تند ہوا کے جھکڑ نے گھاٹی کو گھیر لیا تھا اور سائین سائین کی آوازون نے جو تند ہوا سے پہاڑی سے ٹکرا ٹکرا کر نکل رہی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا مسلمانون کی مدد کے لئے آسمان سے فرشتے اُتر رہے ہین بیشک جو ہر وقت خدا پر اپنا بھروسہ رکھتا ہی اور اُس کی مرضی کی جستجو مین رہتا ہی اسکو فطرت کا ہر کرشمہ خدا ہی کی طرف سے اسکی معاونت مین حادث ہوتا ہوا معلوم ہوتا ہی اس سے زیادہ قناعت اور صبر کیا ہوگا کہ خود لوگون کو کشش مین جان لڑا دی مگر پھر بھی اللہ ہی پر بھروسہ رکھا اور یہ سمجھا کہ جو کچھ ہمین کامیابی حاصل ہوئی ہی خدا اور اُس کے فرشتون کی مدد سے ہوئی ہی ہوا کے تند و تیز جھوکے اور اسکی خوفناک آوازین بیشک وحدت پرستون اور سچے خدا پرستون کے لئے آگاہی تھی جو خدا کی طرف سے دی جا رہی تھی کہ ہوشیار رہو تمہاری ان جان بازیون کا صلہ فتح دی جائے گی چونکہ ہر وقت مسلمان خدا کی مدد کے طلب گار رہتے تھے اس لئے ان کی آنکھون کے آگے اس بھروسہ کے صدقہ پر جو اُنہین خدا پر تھا کہ وہ اپنے پاک بندون کی ضرور مدد کرے گا انہین یہ معلوم ہونے لگا تھا کہ ہوا کے بازؤن پر فرشتے سوار ہو کر آئے ہین اور ہماری مدد کر رہے ہین اور دشمنون کو پریشان کر رہے ہین اس سے غرض صرف اسقدر ہی کہ مسلمان اس عظیم الشان لشکر پر فتح پاکر مغرور نہ ہون بلکہ یہ سمجھین کہ ہمین یہ فتح صرف خدا کی مدد سے حاصل ہوسکتی ہی

اس سے زیادہ انکساری اور حلیمی کا سبق اور کونسا مذہب پڑھا سکتا ہی۔
سیرۃ محمدیہ صفحہ ۲۶۳ لغایت صفحہ ۲۶۴۔
فرشتون کے نازل ہونے کی خوشخبری یا مسلمانون کو یہ معلوم ہونا کہ ہماری مدد کیلئے فرشتے اتر رہے ہین بیشک ایسی حالت مین کہ وہ دشمن کے مقابلہ مین بہت تھوڑے ہون تقویت کا باعث ہی یہ ایک بہت بڑی حکمت ہی کہ دل شکستہ لوگون سے یہ کہا گیا یا ان کو خود یقین ہوگیا کہ ہماری مدد کے لئے خدا نے اپنا لشکر بھیجا ہی ایسا زبردست قوت دینے والا لشکا ہی کہ اس سے بہتر اور کوئی نہین ہو سکتا اگر ہم اپنی مدد پر دوسرے شخص کو سمجھین گے اور ہمین کامل یقین ہوگا کہ بیشک وہ ہمارا مددگار ہی تو چاہے وہ مین موقع پر نہ موجود ہو پھر بھی ہمین تقویت ہوگی اور ہم نہایت دلیر ہوکر اپنی جان لڑا دین گے اور اپنے سے دگنے پر غالب آنے کی کوشش کرین گے۔ بیشک خدا مسلمانون کا مددگار ہے۔ سیرۃ محمدیہ حاشیہ صفحہ ۲۶۳۔
اس جنگ مین دو باتین ہوئی ہین اور وہ ہی قابل توجہ ہین پہلی بات تو یہ ہی کہ مسلمانون کی مدد کے لئے فرشتے نازل ہوئے اور دوسرے مسلمانون پر نیند غالب ہوگئی تاکہ تذبذب اور پریشانی مٹ جائے ان دونو مسئلو پر مسلمان مفسرین نے بہت کچھ طبع آزمائی کی ہی اور اپنا خوب زور طبیعت دکھایا ہی مسیحی مورخون نے بھی ان مسئلو پر کوئی دقیقہ قہقہہ اڑانے کا باقی نہین چھوڑا اگر مین خاص قرآن شریف کی آیت کی طرف توجہ مبذول کرتا ہون جس مین نیند کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔
ہان پہلے فرشتون کے نازل ہونے کی بابت مختصر سا لکھتا ہون ہر زبان مین تقریبا یہ ایک فی ورہ ہوتا ہی کہ اگر اتفاق سے کوئی کام ہمارے ہی ہاتھ سے ہماری بساط سے باہر ہو جاتا ہی تو ہم فوراً بول اٹھتے ہین کہ خدا نے ہماری مدد کی یا ہم کسی ایسی زد سے اتفاقیہ بچ گئے تو کہا کرتے

ہین کہ خدا کا ہاتھ بیچ مین آگیا ورنہ ہم کبھی کے فنا ہو جاتے یا جب بچے گر پڑتے ہین اور اُنکے چوٹ نہین لگتی تو یہ کہتے ہین آتا ہے کہ فرشتون نے ہاتھ رکھ لیا اسی طرح سے جب انتہا درجہ کی مایوسانہ اور شکستہ حالت مین نبی کے استقلال اور خدا پر بھروسہ کہنے کے صدقہ نے فتح دلوادی تو اُن سے کہا گیا کہ فرشتے تمہاری مدد کے لئے آئے تھے اگر در اصل دیکھا جائے تو وہ فرشتے مومنین کے وہ جوشیلے بھروسے تھے جن مین وحدانیت کا نور جلوہ دے رہا تھا اور اُن کا اپنے پیارے نبی کے احکام کی پیروی کرنا ہی بہت بڑی فرشتون کی مدد تھی۔ مسیحی مورخون کا قاعدہ ہے کہ جہان انہون نے کسی مفسر کے کلام مین کوئی شاعرانہ استعارہ یا تشبیہ دیکھی یا کہین مجاز پایا اسکو حقیقت مین لا کر اعتراض جمانے شروع کر دیتے ہین اور اصل واقعات کو نظر انداز کرکے کچھ کا کچھ لکھا کرتے ہین اور پھر تعصب سے یہ نہین دیکھتے کہ ہم کیا لکھ رہے ہین اور ہمین کیا جاہئے اگر وہ نزول ملائک پر ذرا بھی توجہ کرتے تو انکو ہمین اسپر قہقہہ اڑانے کا کوئی موقع نہ ملتا اور اگر دوسرے رخ سے دیکھا جائے تو جب مسیحی دنیا بھی نزول ملائکہ کے قایل ہین تو وہ کسی حالت مین انکار نہین کرسکتے تاہم مسلمانون کے مذہب مین اس قسم کے نزول ملائکہ کو مجازاً اپنے کلام کی رنگینی کے لیئے لایا کرتے ہین اور یہی عرب کے ادیبون کا قاعدہ ہی۔ سیرۃ محمدیہ صفحہ ۲۶۷ لغایت ۲۶۸۔

ریمارکس

(میان حسرت تم خیال تو کرو کہ حضرت اقدس کی بابت تمنے کرزن گزٹ مورخہ ۱۵ جولائی سنہ مین لکھا ہی کہ ’’مرزا صاحب کو مدت سے دماغی عارضہ ہی جس کے وہ خود بھی مقر ہین ایسے دورہ اٹھتے ہین کہ بعض اوقات گھنٹون بیہوش پڑے رہتے ہین اور پھر انہین دردگردہ کا عارضہ

ہی چہرہ زرد کنپٹیاں بیٹھی ہوئی کاسہ سر بالکل نمایان دبلے پتلے ضعیف اسی وجہ سے ایسے
خیالات اُن سے ظاہر ہوتے ہین کہ صحیح دماغ آدمی جس مین کچھ بھی عقل ہو وہ کبھی ایسی
الٹی سیدھی باتین کرکے اپنے کو بدنام نہین کریگا جو لوگ مرزا صاحب کے رد مین کتابین لکھتے
ہین اور اپنا عزیز وقت برباد کرتے ہین مرزا صاحب کی دماغی کمزوری کو دیکھکر اگر خاموش رہتے تو
اچھا تھا ہر شخص خیال کر سکتا ہی کہ جسکا دماغ ایسا کمزور ہوگیا ہو کہ جسے بیٹھے بیٹھے چکر آجاے اُس سے
چچی تلی بات کی کیسی اُمید ہوسکتی ہی ایک شخص ٹر ہانک رہا ہے ہانکنے دو''۔

میان حیرت یاد رکھو جسوقت اس رسالہ کے آئندہ حصہ مین مذکورہ بالا امور پر بحث تم پڑھو
گے تو مشاہدہ کرلوگے کہ تمہارے یہ اقوال عتبہ بن ربیعہ کے اُس قول کے ہم پلہ ہین جسنے رسول
صلعم کو مخاطب کرکے کہا تھا ؞ اگر تجھ مین ایسا مرض پیدا ہوگیا ہی کہ تجھے اس کام کے کرنے
پر مجبور کرتا ہی تو ہم تیرے لئے بڑے بڑے طبیب مہیا کرینگے اور تجھے اُنسے کامل شفا دلوائینگے"
اِسکو تمنے سیرۃ محمدیہ صفحہ ۹۶ ا پر لکھا ہی لیکن اسوقت تمکو چاہئے کہ تھوڑی دیر
کے واسطے اپنی حالت پر غور کرو کہ پوری حالت شباب مین ہو کوئی ظاہری دماغی عارضہ بھی
تمکو نہین ہی اس پر سرخ مثل چقندر بنے ہوئے ہو کنپٹیاں اُبھری ہوئی کاسہ سر ٹھسا ہوا
اور خاصے ہٹے کٹے بنے ہوئے ہو پھر اس حالت حالت پر ایسی الٹی سیدھی باتین کرکے ذلت
اور روسیاہی کا غلیظ ٹوکرا اپنے سر پر کیون رکھ رہے ہو تم سے چچی تلی باتون کی اُمید ہونی چاہئے
تھی لیکن تم خود انصافاً کہو کہ کیا تمنے ڈھول بجانے والے مجنون کو بھی پرے نہین بٹھایا ہے
خود خیال اور غور کرو کہ سیرۃ محمدیہ مین صرف ان مورخون سے جو مفسرون کے شاعرانہ استعارات
مجاز و تشبیہات پر مضحکہ اڑاتے ہین ڈرکر اور دب کر جنگ مین نزول ملائکہ سے انکار کرکے مانو فرشتون
کو قوت دینے کا لکھا اور شاعرانہ استعارہ لکھکر نزول ملائکہ کے خیال کو بے سروپا اور خلاف قرآن شریف

قرار دیدیا صرف یہی نہیں بلکہ امام فخرالدین رازی کو جو نزول ملائکہ کے قائل تھے معمولی ملا کہکر صلواتین سنائین اور اِن تمام احادیث کو جو اسبارے مین امام موصوف کے نزدیک حد تواتر کو پہونچ چکی تھین ضعیف اور وضعی بنادیا لیکن مقدمہ تفسیر مین باوجود اس کے کہ وجود ملائکہ اور ان جنگون وغیرہ کی بابت تفصیل سے بحث کی تھی۔ نزول ملائکہ کے مضمون کی طرف اشارہ تک بھی نہ کیا اور تفسیر مین انہین آیتون کے متعلق جنپر سیرۃ محمدیہ مین بحث کر کے نزول ملائکہ سے انکار کیا تھا حیرت زدہ ہوکر اور انہین احادیث کی بنہ پر جنکو خود ضعیف اور موضوع قرار دیا تھا وہی پہلو اختیار کیا جسکی وجہ سے امام فخرالدین رازی کو کوسا اور برا بھلا کہا تھا۔

اب مین میان حیرت سے دریافت کرتا ہون کہ سیرۃ محمدیہ مین نہایت دریدہ دہنی سے نزول ملائکہ کے عقیدہ پر رد و قدح کرنا اور مقدمہ تفسیر مین اس مضمون کی بابت اشارہ تک بھی نہ کرنا کیا یہ ثابت نہین کرتا ہی کہ اپنے قدیمی خیال پر تم اسوقت تک قایم تھے ورنہ کم از کم ابوبکر اصم کے شبہات اور بعض اپنے ذاتی نکتہ چینیون کا جو نزول ملائکہ کے عقیدہ پر کر چکے تھے۔ جواب دیکر نزول ملائکہ کی ضرورت اور پھر اس کے وقوعہ کو ضرور ثابت کرتے۔ مین دعوے سے کہتا ہون کہ مفسر تفسیر الفرقان حیرتی کا بقول حیرت انہین معمولی ملانون کی پیش کردہ ضعیف اور وضعی احادیث سے استدلال کرنا اسبات کی قطعی دلیل ہی کہ تفسیر کے مضامین کی اس شخص کو مطلقاً خبر نہین ہی جو سیرۃ محمدیہ کا مصنف ہے اگر یہ دونون ایک ہی شخص کی قلم کا نتیجہ ہے تو کیا اسکو اپنی سابقہ نکتہ چینیون کا خیال نہ آتا اور وہ ان کو مدنظر رکھکر قابل اطمینان بحث کر کے اس معاملہ کو یکسو نہ کرتا اور بچارے مسلمانون پر رحم کر کے اُن کو مغالطہ سے نہ بچاتا۔

حیرت صاحب دیکھو یہ واقعات اور یہی باتین ہین جنپر کسی قسم کے جرح ہو ہی نہین سکتے ہے امید ہی کہ اب ظاہری طور پر نہایت کشادہ دلی سے حقیقی مفسر التفسیر حیرتی کو ظاہر کرنے سے

دریغ نہ کرو گے نیز تمہارا یہ بھی فرض ہے کہ ایسے اہم مسئلہ کی بابت تفصیلی بحث کر کے ابو بکر اصم کے شبہات کا جواب ایک علیحدہ رسالہ کے ذریعہ سے شایع کردو تاکہ تصانیف کی تعداد مین اور زیادتی ہو اور مامور من اللہ کے مقابلہ مین کثرت تصانیف پر ناز کرنے کا تمکو زیادہ موقع ملے۔

جنگ بدر اور احد وغیرہ مین مومنین کا سو جانا

پارہ ۴ رکوع ۷ سورہ آل عمران ترجمہ حیرتی صفحہ ۷۵ و ۷۶۔

ثم انزل علیکم من بعد الغم ...... منکم

ترجمہ حیرتی۔ پھر اللہ نے شکست کی (غم کے بعد تمپر اطمینان کی حالت طاری کر دی (اور وہ) اونگھ تھی جو تم مین سے ایک گروہ کو گھیر رہی تھی۔

تفسیر حیرتی۔ عین معرکہ احد مین حق تعالی نے مسلمانون پر نیند غالب کر دی یہان تک کہ بعض صحابہ سے مروی ہے کہ ہاتھ سے تلوار گری پڑتی تھی بعد دفع ہونے اس نیند کے مسلمانون کے دل سے کفار کا رعب

جنگ بدر اور احد وغیرہ مین مومنین کا سو جانا

سیرۃ محمدیہ صفحہ ۲۷۸ لغایت ۲۸۰

رہا نیند کا آجانا بہ قرآن شریف کے ایک لفظ سے سمجھ لیا گیا ہے حالانکہ وہ اس سے مفہوم نہین ہے جیسے کہ جب سخت شکستہ دلی کے بعد مسلمانون کے چھوٹے سے گروہ نے ہجم غفیر پر فتح پائی تو اس پہلی دہشت ہراس و مایوسی کے بعد تقویت و طمانیت و جرات مسلمانون کے دلون مین پیدا ہوئی اس کا ذکر خدا نے دوسری آیت مین ان لفظو سے کیا ہے۔

"اذ یغشیکم النعاس امنۃ منہ" اس آیت اور ایک پہلی آیت مین جو نعاس کا لفظ ہے اسپر عموماً لوگون نے روایتین

نکل گیا اور پھر جو حملہ کیا تو کفار عرب کو شکست
دی اور بعض منافقین جو شریک جنگ تھے
ان کمبختون کو نیند نہ آئی وطائفۃ قد اہمتہم
انفسہم انہین کے حق مین نازل ہوئی۔
وقالوا لااخوانہم - اب حق سبحانہ انہی منافقین
کے اقوال کو نقل فرماتا ہی جو جنگ مین شریک
تھے اور جنکو جان کے خوف سے نیند آئی
تھی وہ لوگ کہتے تھے کہ اگر رسول اللہ صلعم
ہمارے قول پر عمل کرتے اور لڑنے نہ جاتے
تو کیون یہ مصیبت پیش آتی کیون تم لوگ
مقتول ہوتے۔

۱۹۰
پارہ ۹ رکوع ۱۶ سورہ انفال ترجمہ حیرتی صفحہ
اذیغشیکم النعاس .... الاقدام
ترجمہ حیرتی - جب تمہین امن دینے
کے لئے نیند کو تم پر غالب کرتا تھا اور تم پر
آسمان سے پانی برساتا تھا تاکہ تمہین اسکے
ذریعہ سے پاک کردین اور تم سے شیطان کی
نجاست دور کردین تاکہ تمہارے دلون کو
مضبوط کردے اور اس کے ذریعہ سے (تمہارے)

گھڑنی شروع کین اور کہا کہ درحقیقت اس
لڑائی مین وہ گروہ جس نے فتح حاصل کی اونگھ
گیا تھا ایک راوی نے ابو طلحہ کا قول نقل کیا
کہ ہم ایسے اونگھ گئے تھے کہ ہمارے ہاتھ سے
تلوار چھوٹ پڑی تھی - پھر ان بے اصل
روایتون پر علماء نے طبع آزمائی کی ہی اور لکھا ہی
کہ ایسی خوف کی حالت مین اونگھ کا آجانا ایک
معجزہ تھا اور یہ معجزہ اس لئے ہوا تھا نہ مسلمانون
کا ایمان اور خدا کی قدرت پر یقین اور زیادہ
بڑھ جائے اور نیند آجانے سے کسل و ضعف
رفع ہوجاوے اور جن لوگون کو دشمن قتل
رہے تھے ان کا قتل ہونا نہ دیکھین کیونکہ
اگر وہ لوگ جو قتل ہونے سے بچگئے اونگھ
نہ جاتے اور اپنے عزیز و اقارب کو قتل ہوتے
دیکھتے تو ان پر خوف بزدلی چھا جاتی اور
اور جو لوگ باوجود اونگھ جانے کے قتل ہونے
سے بچگئے ان کو خدا کی حفاظت پر زیادہ
یقین ہوگیا اکثر مفسرین کے یہ بے سروپا
خیالات مخالفین کو مضحکہ اڑانے کا اچھا

قدم جما دے۔

تفسیر حیرتی یعنی خدا پاک اللہ جل شانہٗ
نے مسلمانون کا دل مضبوط کرنے کے لیئے
خلاف عادت نیند ان پر غالب کر دی اور اس نیند مین
اکثر لوگون کو نہانے کی حاجت بھی ہوگئی جب
نیند کی غفلت جاتی رہی تو سب کے دلون مین
ایک قوت پیدا ہوگئی اور جنگ کی تکان بالکل
رفع ہوگئی پھر اللہ پاک نے آسمان سے پانی
برسایا جس سے انہون نے طہارت حاصل
کی اور شیطان کی نپاکی ان سے دور ہوگئی اور
ان کے دل مضبوط ہوگئے اور اُن کے قدم
جم گئے۔

موقع دیتے ہین۔ یہین الزامی جوابات کے
دینے سے کیا غرض ہے ہم اپنے قرآن کی
آیتون کو نظر غور سے کیون نہ دیکھین کہ کسی
کسی آیت یا لفظ سے یہ معنی نہین نکلتے۔
خدا کا مسلمانون پر اس خیال سے نیند کا لے
آنا کہ اپنے عزیز و اقارب کو مقتول دیکھکر خوف
نہ کھائین محمدیون کی بزدلی کا نقشہ کھینچتا ہے
خدا کی برکت بیشک مسلمانون پر ہمیشہ نازل
رہی اور اُسکی مدد کا ہاتھ بھی ان کی پشتون
پر رہا لیکن اس نے کبھی قانون قدرت کے
خلاف نہین کیا اگر اسے قانون قدرت
ہی کے خلاف کرنا ہوتا تو اپنے پیارے نبی
کو اتنی تکلیف نہ دیتا نہ اسے دشمنون کے
خوف سے ہجرت کرنی پڑتی اور نہ دشمنون کے ہاتون طرح طرح کی مصیبتین جھیلنی پڑتین پس اس سے
یہ بات نکل آئی کہ جو قانون اُس نے روز ازل ہی سے مقرر کر دیا ہے اُس مین نہ ترمیم ہوسکتی ہے
نہ وہ گھٹ بڑھ سکتا ہے۔ یہ اُس کی قدرت مین تھا اور ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ اس نے مسلمانون
کے دلون کو ایسا جری بنا دیا کہ وہ اس بے سر و سامانی کی حالت مین بھی تند مسلح دشمنون پر بھی
غالب آئے اس سے زیادہ اس کی قدرت کا یقین اور کیا ہو سکتا کہ جس نے چند ٹوٹے پھوٹے
آدمیون کو قوی اور خونخوار کثیر التعداد دشمنون پر غلبہ دیدیا وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے صحابہ تھے اگر ہم معمولی مسلمانوں سے کوئی کام بساط باہر اتفاق سے ہو جاتا ہی تو ہم کس قدر اپنے خدا کی حمد کرتے ہین اور اُس کی لامحدود قوتوں پر کتنا زبردست بھروسہ ہوتا ہے

اکثر مفسرین اسلام کی عادت ہی کہ ضعیف اور موضوع بے اصل روایتوں کو اپنی تفسیروں کا زیور سمجھتے ہین اور کیسی ہی ضعیف بے اصل روایت ان کے کان تک پہونچے قرآن مجید کے اصل مطلب پر غور کئے بغیر قرآن شریف کی آیتوں کو توڑ مروڑ کر اِن بے اصل روایتوں کے متعلق کرنا چاہتے ہین اسی اپنی عادت کے مطابق انہوں نے ان دونوں آیتوں کو بھی توڑا مروڑا ہی۔

پہلی آیت مین انہوں نے امنۃ نعاسا دو بدل و مبدل منہ قرار دیا ہی یعنے ،، امنۃ،، کو مبدل منہ ،، اور ،، نعاسا،، کو بدل اور چونکہ بدل و مبدل منہ مین مقصود بدل ہوتا ہی اس لئے انہوں نے قرار دیا کہ خدا نے فی الحقیقت نیند ہی کو مسلط کیا تھا مگر اس مقام پر بدل کل تو صحیح نہین ہو سکتا اس لئے کہ بدل کل اور مبدل منہ بین اتحاد ذاتی ضرور ہی اور امن اور نعاس مین اتحاد ذاتی نہین اور بدل بعض بھی نہین ہو سکتا کیونکہ اس مین بدل مبدل منہ کا جزو ہونا چاہئے اور نعاس امن کا جزو نہین ہی اور عام طور سے بدل اشتمال بھی نہین ہو سکتا کیونکہ اس مین بدل کا مبدل منہ سے ایک ایسا تعلق ہونا چاہئے کہ اسکا تصور مبدل منہ کے تصور کا مستلزم ہو شاید انہوں نے امنۃ نعاسا کو بدل اشتمال کی وہ قسم قرار دیا ہو جس مین بدل مبدل منہ کا جزو ہوتا ہی اور انہوں نے امن کو نعاس کا جزو قرار دیا ہی گا کہ وہ بغیر امن کے نہین ہو سکتی

سورہ انفال کی آیت سے یہ مطلب حاصل ہوتا نہایت مشکل بلکہ درحقیقت ناممکن ہی مگر ہمارے مفسرین نے اس سیدھی آیت کو بھی توڑ مروڑ ڈالا ہی انہوں نے نعاس کو یغشی فعل متعدی کا مفعول بہ اور امنۃ کو مفعول لہ قرار دیا ہی مگر امنۃ مفعول نہین ہو سکتا تھا اسلئے کہ مفعول لہ ہونے کے لئے ضرور ہے کہ فعل جو عامل ہی اس کا اور مفعول لہ دونوں کا فاعل واحد ہو اس جگہ

یغشی فعل متعدی کا فاعل تو خدا تھا اور امنۃ جو باب لازمی سے ہی وہ ایک صفت ہے
جو خود مخاطبین میں قایم تھی اب ہمارے مفسرین نے نخواہ مخواہ قرآن مجید کو ان بے اصل
کہانیوں سے مطابق کرنے کے لیئے جنکو قبل از غور معانی قرآن بطور سچ تسلیم کر لیا تھا
اور امنۃ کو مفعول لہ نہ ٹھرانے کے لئے تمام سیاق قرآن مجید کو بدل دیا صاحب بیضاوی
فرماتے ہیں کہ ”وہو مفعول لہ باعتبار المعنی فان قولہ یغشیکم النعاس متضمن معنے تغشون“
یعنے امنۃ لفظوں کے اعتبار سے نہیں بلکہ معنوں کے اعتبار سے مفعول لہ ہی کیونکہ خدا
کا یہ کہنا کہ چھا دیا (یعنے اللہ نے) تمپر اونگھ کو اس کے معنے یہ ہین کہ تم اونگھ گئے۔ اونگھہ جانا
بھی ایک صفت ہی جو مخاطبین مین قایم تھی پس گویا دونو کے فاعل مخاطبین ہو گئے اور
امنۃ کا مفعول لہ ہونا درست ہو گیا مگر ہر شخص انصاف سے دیکھ سکتا ہی کہ اس طرح آیت
کے معنے قرار دینا بالکل نظم قرانی کو بدل دینا ہی اول یغشی جو متعدی ہی اسکو باعتبار معنی
مفروضہ لازمی قرار دینا ہی۔ دوسرے تمام سیاق قرانی اس مقام پر اسطرح واقع ہوا ہے
کہ خدا تعالی اپنے احسانون کو یاد دلاتا ہی اور اپنے کو ان کا فاعل بیان کرتا ہی اس آیت کے
قبل بیان فرمایا ہی ”و ان یعدکم اللہ“ پھر فرمایا ”اذ تستغیثون ربکم فاستجاب
لکم“ پھر اس آیت کے بعد فرمایا ”اذ یوحی ربک“ پس اگر ”اذ یغشیکم النعاس“
کو بمعنی تغشون لیا جاوے اور فعل متعدی کو بمعنے لازمی قرار دیا جاوے تو تمام سیاق قرانی
الٹ جاتا ہی بلکہ سلسلہ عطف و معطوف کا درست نہین رہتا۔ ان تمام خرابیون کا سبب
یہ ہی کہ بے اصل رواىتون کو پہلے سے دل مین بیٹھا لیا ہی کہ درحقیقت لڑائی مین لوگ سو رہے
تھے اور پھر اسکی مطابقت کرنیکو اسقدر تکلف کیا ہی۔
قرآن مجید کی دونون آیتون کے معنے نہایت صاف ہین کوئی شخص لڑائی مین نہ سویا تھا

نہ اونگھا تھا بلکہ امنۃ نعاسا سے کنایہ غایت امن اور کامل امن سے ہی انسان اُسیوقت سوتا ہی جبکہ اسکو پورا امن ہو اس لئے نعاسا سے غایت امن یا کامل امن کا کنایہ کیا گیا ہی پس پہلی آیت مین ,,امنۃ،، موصوف ہی اور ,,نعاسا،، اس کی صفت۔ مصادر مین تانیث و تذکیر ضروری امر نہین ہی پس تقدیر کلام کی یون ہی کہ ,,امنۃ کامنۃ النعاس،، یعنے نیند کا سا امن۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شکست ہونے کے بعد لوگون کا دل بڑھایا اور ہمت دلائی تو خدا نے اُنکے دلونپر کامل اور غایت درجہ کا امن اور تسلی و طمانیت ڈالی کہ وہ شکست کے بعد پھر بڑھے اور دشمنون پر فتح پائی۔

تفسیر کبیر مین بھی لکھا ہے کہ بعض لوگون کا قول ہے کہ اس آیت مین نعاس کے لفظ سے کنایہ غایت امن کا ہے لیکن اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ بغیر کسی دلیل کے لفظ نعاس کے حقیقی معنے چھوڑ کر مجازی معنے لئے جاتے ہین۔

مگر یہ اعتراض انکا صحیح نہین ہی کیونکہ اس جگہ لفظ نعاس کو مجازی معنون مین لینے کے لئے خود سورہ انفال کی آیت دلیل موجود ہے جیسے ہم بیان کرتے ہین۔

اور جب کہ ہم نعاس کو امن کامل سے کنایہ کہتے ہین تو اگر ,,امنۃ نعاسا،، کو بدل و مبدل منہ ہی قرار دین تو بھی کچھ حرج نہین ہی کیونکہ امن کامل اور امن مین اتحاد ذاتی ہی اس صورت مین ,,امنۃ نعاسا،، بدل کل ہو جاویگا جیسے کہ سورہ انفال کی آیت مین ہی جو معنے مفسرین نے سورہ انفال کی آیت کے لئے تھے ان کی غلطی اور بے ترتیبی ہم نے اُوپر بیان کر دی ہی اور وہ بے ترتیبی اسیلئے کی گئی تھی کہ جو غلط معنی سورہ آل عمران کی آیت کے قرار دیئے تھے اسی کے مطابق سورہ انفال کی آیت کے معنے ہو جاوین لیکن جب ان تمام خیالات کو جو پہلے سے دل مین بٹھا لئے ہین دور کر دیا جاوے تو سورہ انفال کی آیت کے معنی صاف ہو جاتے ہین

اور سورہ آل عمران کی آیت کے معنے اس مطلب کے بالکل مطابق ہین جو ہم نے بیان کیا ہو۔ سورہ انفال کی آیت کے یہ لفظ ہین "اذ یغشیکم النعاس امنۃ منہ" یعنے جبکہ چھا دیا تمپر خدا نے اونگھ کو کہ وہ امن تھا خدا کی طرف سے اس آیت مین "نعاس" کا لفظ مبدل منہ ہی اور "امنۃ" موصوف ہے اور "منہ" جار مجرور نازلۃ کے متعلق ہو کر صفت ہی موصوف کی صفت دونو ملکر بدل ہین مبدل منہ سے جیسے کہ آیت "بالناصیۃ ناصیۃ کاذبۃ" مین ہی بدل اور مبدل منہ مین مبدل منہ مقصود بالذات نہین ہوتا بلکہ بدل مقصود بالذات ہوتا ہی پس ظاہر ہے کہ نعاس مقصود بالذات نہین ہی بلکہ امن من اللہ مقصود بالذات ہی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ درحقیقت نعاس نازل نہین ہوا تھا بلکہ امن نازل ہوا تھا اور نعاس کا لفظ صرف امن کامل سے کنایہ ہی امن کامل سے امن من اللہ زیادہ تر افضل ہے اس لئے اس کا بدل "وامنۃ منہ" لایا گیا ہی یہ معنی ایسے صاف ہین جنکو ہر شخص ادنے غور کے بعد تسلیم کر سکتا ہی اور دونو آیتون مین بلا کسی تکلف کے مطابقت ظاہر ہوتی ہی۔

اور پہلی آیت مین نعاس کے لفظ کو کنایہ غایت امن سے قرار دینے کو خود دوسری آیت بطور دلیل کے موجود ہی۔ "فافہم وتدبر" اس بحث سے میری غرض صرف یہی ہی کہ قرآن کا اصلی مطلب کھل جائے اور مخالفین اسلام کو مضحکہ اڑانے کا موقع نہ رہے۔ (سیرۃ محمدیہ صفحہ ۲۶۸ بغایت ۲۸۰)

(سیرۃ محمدیہ کی عبارت پڑھنے کے بعد اگر ناظرین سرسید کی تفسیر جلد دوم صفحات ۷۹ بغایت ۸۳ بھی پڑھ لین تو انکو معلوم ہو جاوے گا کہ نقل کرنے مین ایک حرف بھی میان حیرت نے نہین چھوڑا ہی ہمین اس سے کچھ غرض نہین کہ حیرت صاحب نے سرسید کی کورانہ تقلید کی ہی بلکہ دو باتون کا خیال ہی اول تو یہ کہ اپنی تمام تحریرات

ہیں جو مضامین اپنی ذاتی خیالات اور عقائد کی تائید میں نقل کئے ہیں کسی جگہ بھی اس بات کا اظہار نہیں کیا کہ یہ مضمون فلاں کتاب سے نقل کئے ہیں۔ کیونکہ اگر ایسا کرتے تو پھر میاں حیرت کی ایک کتاب بھی ایسی باقی نہ رہتی جسکو انکی ذاتی قابلیت کا نمونہ کہا جاسکتا دوسری عجیب بات جو غور طلب ہے یہ ہے کہ جن روایتوں کو سیرۃ محمدیہ میں ضعیف اور لغو قرار دیکر اسقدر کھینچ تان کی ہے اور نزول ملائکہ اور غیبی امداد آنے سے انکار کیا ہے تفسیر میں انہی ضعیف روایتوں کی بنا پر جنپر خود رد و قدح کی تھی نزول ملائکہ و غیبی امداد کا آنا تسلیم کر لیا ہے یہ بہت ہی موٹی بات ہے کہ سیرۃ محمدیہ میں ان روایتوں پر رد و قدح کرنا اور مقدمہ تفسیر میں ان کی بابت اشارہ تک نہ کرنا اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ اسوقت تک حیرت صاحب کا ان امور میں وہی عقیدہ تھا جو سیرۃ محمدیہ کے تصنیف کے وقت تھا اور مقدمہ میں کشادگی سے بحث کر کے ان اعتراضات کا جواب فرور دیتے جو سیرۃ محمدیہ کے صفحات میں کر چکے تھے۔

اور پھر دوسرے پہلو پر بحث کر کے تفسیر والے خیالات کی تائید کرتے لیکن مقدمہ میں اس کا اشارہ بھی نہ کرنا اور تفسیر میں سیرۃ محمدیہ کے خلاف مضامین کا شائع ہونا اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ تفسیر والے خیالات میاں حیرت کے نہیں ہیں مگر اس کرایہ کے آدمی کے ہیں جو در اصل مترجم و مفسر قرآن ہے،

اس رسالہ میں میاں حیرت کی کتب کے طول طویل عبارتوں کو نقل کرنے سے اگرچہ مضامین میں طول ہو گیا ہے لیکن ان چند تفاسیر کا تمام و کمال نقل کرنا ضروری تھا کہ میاں حیرت کے اس بیہودہ عذر کی لغویت معلوم ہو جاوے جو وہ کہا کرتے ہیں کہ ہماری تحریرات تمام و کمال نقل نہیں کی جاتی ہیں بلکہ ان کو کانٹ چھانٹ کر لکھا جاتا ہے۔ اگر کبھی میاں حیرت سے زبانی گفتگو کا موقع ملا تو سنو! سے زیادہ اس قسم کی نظائر حیرتی تصانیف سے پیش کرنے کے واسطے میں تیار ہوں کہ جنمیں کسی طرح کی کاٹ چھانٹ نہیں کی جاوے گی اور ان میں ایسا ہی اختلاف ہو گا جیسا ہماری مذکورہ بالا پیش کردہ نظائر میں اور جس سے اچھی طرح ثابت ہو جاویگا کہ ایسی ہی فضول متضاد باتوں کی بھرتی بھر کر تصانیف کی تعداد بڑھائی ہے۔ اور ان میں رطب و یابس کا ذخیرہ بھر دیا ہے۔

تمت